روزنامہ ممبئی آبطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ ارشاد فرماتے تھے، سفید کپڑوں کو اختیار کیا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس میں سے ہے، سفید کپڑا ہی زندگی کی حالت میں پہننا چاہیئ اور سفید ہی کپڑے میں مُردوں کو دفن کرنا چاہیئ۔ نیز حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا ''سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ زیادہ پاک صاف رہتا ہے'' (کہ اگر ذرا سا دھبہ بھی کسی چیز کا پڑ جائے تو فوراً محسوس ہو جاتا ہے۔) (ترمذی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 246, Saturday- 05 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۴۶ ۞ ہفتہ، ۵ر ستمبر ۲۰۲۶ء، ۲۲ر ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپئے، صفحات:۸

آپ رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے حج 2027 کے ٹنڈر پر اٹھایا سوال

سنجے سنگھ نے سوال اٹھایا ہے کہ مبینہ طور پر 'اِثراء الخیر' کمپنی کا بار بار انتخاب کیوں کیا گیا؟ انھوں نے اقلیتی امور کی وزارت سے وضاحت طلب کی ہے کہ آخر اس کمپنی کے انتخاب کی بنیاد کیا ہے؟

سنجے سنگھ نے سوال اٹھایا ہے کہ مبینہ طور پر 'اِثراء الخیر' کمپنی کا بار بار انتخاب کیوں کیا گیا؟ انھوں نے اقلیتی امور کی وزارت سے وضاحت طلب کی ہے کہ آخر اس کمپنی کے انتخاب کی بنیاد کیا ہے؟ 'حج 2027' کے جامع سروس پیکیج کے لیے سروس پرووائیڈر کے انتخاب کو لے کر سیاسی تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ عام آدمی پارٹی (آپ) کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ نے ٹنڈر کے طریقۂ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ اس فیصلہ سے ہندوستانی حج عازمین پر اضافی مالی بوجھ پڑ سکتا ہے۔ اس تنازعہ کا مرکز ہندوستانی عازمین کے لیے سعودی عرب میں سروس پرووائیڈر کے طور پر 'اِثراء الخیر' کے انتخاب کو بتایا جا رہا ہے۔ سنجے سنگھ نے سوال اٹھایا ہے کہ مبینہ طور پر اسی کمپنی کا بار بار انتخاب کیوں کیا گیا؟ انھوں نے اقلیتی امور کی وزارت سے اس کمپنی کے انتخاب کی بنیاد پر وضاحت بھی طلب کی ہے۔ انگریزی نیوز پورٹل 'مسلم مرر' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق سنجے سنگھ نے 27 اگست کو 'ایکس' پر ایک پوسٹ جاری کی ہے۔ اس پوسٹ میں کمپنی اور حکومت کے درمیان مبینہ تعلق پر سوال اٹھایا گیا ہے اور دعویٰ کیا گیا ہے کہ گزشتہ سال اس کے انتخاب سے فی حاجی تقریباً 6,000 روپے کا اضافی بوجھ پڑا تھا۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ تازہ ترین فیصلہ سے حج عازمین پر مالی بوجھ مزید بڑھ سکتا ہے۔ 'مسلم مرر' کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ صحافی اور کالم نگار سید ضیغم مرتضیٰ کی جانب سے 'بولی کے عمل' پر سوال اٹھائے جانے کے بعد اس معاملے کو مزید توجہ ملی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ 'کوالٹی اینڈ کاسٹ بیلنس سلیکشن' (کیو سی بی ایس) کے عمل کے تحت 'مشارق المطمیز ہ' ایل 1 بولی دہندہ کے طور پر سامنے آئی تھی، جس نے فی حاجی 01.717,8 سعودی ریال کی شرح پیش کی تھی، جبکہ 'اِثراء الخیر' نے 777,9 سعودی ریال کی بولی لگائی تھی۔ مرتضیٰ نے اندازہ لگایا کہ اس فرق کے نتیجے میں تقریباً 22.1 لاکھ ہندوستانی عازمین پر 300 کروڑ روپے سے زیادہ کا اضافی بوجھ پڑ سکتا ہے۔ تاہم، زیر جائزہ سرکاری ٹنڈر کی معلومات میں ان اعداد و شمار اور الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ نیوز رپورٹ کے مطابق حکومت کے سرکاری ٹنڈر ریکارڈ سے تصدیق ہوتی ہے کہ ہندوستانی حج عازمین کے مکہ واقع دفتر (حج کمیٹی آف انڈیا کی جانب سے آپریٹ ہوتا ہے) نے حج 2027 کے دوران ہندوستانی عازمین کے لیے جامع سروس پیکیج اور متعلقہ آپریشنل سپورٹ خدمات کے لیے بولیاں طلب کی تھیں۔ ٹنڈر اگست 2026 میں جاری کیا گیا تھا اور اس میں ٹنڈر کی متوقع مالیت 200 کروڑ روپے بتائی گئی تھی۔ اس تنازعہ پر اپنا ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے اقلیتی امور کی وزارت نے 28 اگست کو کہا کہ سروس پرووائیڈر کمپنی کا انتخاب قابل اطلاق خریداری کے ضوابط کے مطابق 'مقررہ اور منظم ٹینڈرنگ عمل' کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ وزارت نے یہ بھی کہا کہ اہل بولیوں کی جانچ اور تشخیص مقررہ حکام اور کمیٹیوں نے ٹنڈر دستاویز میں طے کیے گئے پیمانوں کی بنیاد پر کی ہے۔ وزارت نے واضح کیا کہ حتمی انتخاب منظور شدہ تشخیصی طریقۂ کار کی بنیاد پر کیا گیا اور اس پر کسی بھی 'غیر متعلقہ عنصر' کا اثر نہیں تھا۔ وزارت نے یہ بھی کہا کہ انتخاب سے قبل معیار، صلاحیت، آپریشنل تیاری اور مالی پہلوؤں جیسے عوامل کو مدنظر رکھا گیا تھا۔ اس نے بدعنوانی یا بے ضابطگی کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی عازمین کے مفادات کے تحفظ کے لیے تمام حفاظتی اقدامات پر عمل کیا جا رہا ہے۔ بہرحال، عآپ رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے بعد میں سوال اٹھایا کہ کیا وزارت کی وضاحت نے ان کے اٹھائے گئے خدشات کا مناسب جواب دیا ہے! انہوں نے پوچھا کہ مبینہ طور پر مسلسل 4 برسوں تک اسی کمپنی کا انتخاب محض اتفاق قرار دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ اگر کسی دوسری کمپنی کی سفارش مبینہ طور پر تکنیکی کمیٹی نے کی تھی تو آخر کار 'اِثراء الخیر' کو کیوں دیا گیا؟۔

ایران کو عالمی مالیاتی نظام میں تنہا کرنے کی امریکی مہم میں یورپی یونین بھی شامل: اسکاٹ بیسنٹ

واشنگٹن: امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے کہا کہ یورپی یونین ایران کو عالمی مالیاتی نظام میں تنہا کرنے کی امریکی مہم میں شامل ہو گیا ہے اور اس پر مزید اقتصادی دباؤ کی حمایت کی ہے۔ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے کہا ہے کہ یورپی یونین باضابطہ طور پر ایران کو عالمی اقتصادی نظام میں تنہا کرنے کی امریکی کوشش میں شامل ہو گیا ہے۔ انہوں نے یورپی یونین کے اس موقف کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر ایران پر اقتصادی دباؤ بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ بیسنٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک بیان میں کہا: ''یورپی یونین باضابطہ طور پر آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ میں شامل ہو گیا ہے اور ہم اس کے مضبوط اور ابتدائی موقف کی قدر کرتے ہیں۔'' امریکی وزیر خزانہ نے مزید کہا، ''امریکہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مضبوطی سے کھڑا ہے کہ ایرانی حکومت اپنے جوہری عزائم، ہتھیاروں کے پروگراموں اور دہشت گرد گروہوں کو مالی مدد فراہم کرنے کے لیے عالمی مالیاتی نظام کا غلط استعمال نہ کر سکے۔'' انہوں نے کہا کہ دنیا ایرانی حکومت کو واضح پیغام دے رہی ہے اور ہم اس وقت تک نہیں رکیں گے جب تک مالی معاونت کے باقی رہ جانے والے ہر ذریعے کو منقطع نہیں کر دیا جاتا۔ بیسنٹ کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب جی-20 کے وزرائے خزانہ اور مرکزی بینکوں کے گورنروں کی میٹنگ کے دوران یورپی یونین نے ایران پر اضافی اقتصادی دباؤ کی حمایت کی ہے۔ یورپی کمیشن نے دو روز قبل امریکی شہر ایئش ول میں ہونے والی جی-20 مالیاتی اجلاس کے دوران ایک بیان جاری کیا تھا۔ اس میں ایران پر اقتصادی دباؤ بڑھانے کی کوششوں کی حمایت کی گئی تھی، جس میں امریکہ کی قیادت میں جاری اقتصادی دباؤ کی مہم کو مزید آگے بڑھانے کا امکان بھی شامل تھا۔ یورپی یونین کی جانب سے ایران پر مزید اقتصادی دباؤ کی حمایت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکہ اپنے اتحادیوں کو ایران کی مالی سرگرمیوں اور عالمی مالیاتی نظام تک اس کی رسائی محدود کرنے کے لیے زیادہ فعال کردار ادا کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

سمندر میں روس کراچی روٹ پر ہندوستانی جہاز کو ڈرون حملہ کا سامنا

بمشکل بچی ۲۳ر ہندوستانی ملاحوں کی جان

ایف ایس یو آئی جنرل سکریٹری منوج یادو نے اس واقعہ کے تعلق سے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ جہاز پر ہوئے حملہ کے دوران دوسرا ڈرون بھی دیکھا گیا۔ روس کے نوورو سیسک سے کراچی جا رہے ہندوستانی عملہ والے مال بردار جہاز 'ایم وی باریون' (آئی ایم او 9151412) پر ڈرون حملہ کی خبر ہے۔ 2 ستمبر 2026 کو ہوئے اس حملے میں ڈرون جہاز کے اگومو ڈیشن ایریا سے ٹکرا گیا، جس کے بعد آگ لگ گئی۔ اچھی بات یہ رہی کہ جہاز پر سوار عملہ نے فوری طور پر آگ پر قابو پا لیا اور جہاز اپنے انجن کے سہارے آگے بڑھتا رہا۔ ایف ایس یو آئی جنرل سکریٹری منوج یادو نے اس واقعہ کے تعلق سے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ حملہ کے دوران دوسرا ڈرون بھی دیکھا گیا۔ جہاز پر 23 ہندوستانی ملاح سوار تھے اور سبھی کے محفوظ ہونے کی اطلاع سامنے آئی ہے۔ منوج یادو نے مزید کہا کہ اس واقعہ کو لے کر ہندوستانی ملاحوں کی حفاظت پر سنگین سوال اٹھ رہا ہے۔ ہندوستانی ملاح بین الاقوامی تجارت کو ہموار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور کسی بھی تنازعہ کا حصہ نہیں ہوتے۔ اس کے باوجود ہندوستانی عملہ والے تجارتی جہازوں کو مسلسل سیکورٹی خطرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس سے قبل آبنائے ہرمز میں 21 ہندوستانی ملاحوں والے ایک کنٹینر جہاز پر ایرانی کشتیوں نے فائرنگ کی تھی۔ ہندوستانی ملاحوں کی تنظیم 'ایف ایس یو آئی' نے حال ہی میں اس واقعہ کی ویڈیو جاری کی۔ ویڈیو میں ایرانی ریوولوشنری گارڈز (آئی آر جی سی) سے وابستہ کشتیوں کو جہاز کے قریب دیکھا جا سکتا ہے۔ جہاز پر فائرنگ کے بعد شیشے ٹوٹ گئے اور سامان بکھر گیا۔ اس حملہ کے دوران جہاز پر موجود عملہ کے اراکین اپنی جان بچانے کے لیے اندر چھپ گئے۔ اچھی بات یہ رہی کہ جہاز پر موجود سبھی 21 ہندوستانی ملاح محفوظ رہے۔ قابل ذکر ہے کہ خلیجی خطے میں عدم تحفظ کے باعث ہندوستان نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں پر ہندوستانی ملاحوں کی نئی تعیناتی پر روک لگا رکھی ہے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت لیا گیا تھا، جب ہرمز کے علاقوں میں ہوئے حملوں میں کچھ ہندوستانی ملاحوں کی موت ہوئی تھی۔ رپورٹس کے مطابق 28 فروری سے اب تک اس خطے میں ہوئے حملوں میں کم از کم 14 ہندوستانی ملاحوں کی جان جا چکی ہے۔

دہلی پولیس کے 'ایف آر ایس' نے جیل میں بند ۲۵ر ملزمان کو بھی 'موجود' دکھایا

جنتر منتر پر طلبہ تحریک کے دوران دہلی پولیس کے چہرہ شناخت نظام نے 2873 افراد کو مجرمانہ ریکارڈ سے ملایا

نئی دہلی: جنتر منتر پر طلبہ تحریک کے دوران دہلی پولیس کے چہرہ شناخت نظام نے 2873 افراد کو مجرمانہ ریکارڈ سے ملایا، مگر ان میں 25 ایسے ملزمان بھی شامل تھے جو اس وقت جیل میں بند تھے۔ دہلی کے جنتر منتر پر چلائی گئی طلبہ تحریک کے دوران استعمال کیے گئے دہلی پولیس کے چہرہ شناختی نظام (ایف آر ایس) کی کارکردگی پر سنگین سوالات اٹھ گئے ہیں۔ پولیس نے سپریم کورٹ کو بتایا تھا کہ احتجاج کے دوران اس نظام نے 2873 ایسے افراد کی شناخت کی، جن کا چہرہ پولیس کے مجرمانہ ریکارڈ سے ملتا تھا۔ تاہم 'دی انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ کے مطابق، ان میں کم از کم 25 ایسے ملزمان بھی شامل تھے جو احتجاج کے دوران جیل میں بند تھے۔ رپورٹ کے مطابق، پولیس کے نظام نے ان افراد کو جنتر منتر کے مظاہرے میں موجود دکھایا، حالانکہ شناخت کیے جانے کے وقت وہ جیل میں تھے۔ اس تضاد نے نہ صرف ایف آر ایس کی درستگی بلکہ اس کے ذریعے حاصل ہونے والے نتائج کی قابل اعتماد حیثیت پر بھی سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ پولیس کے مطابق، 2873 افراد میں 205 ایسے تھے جن کے خلاف سنگین نوعیت کے مقدمات درج تھے۔ ان میں 101 افراد پر قتل، 61 پر عصمت دری، 6 پر بچوں کو جنسی جرائم سے تحفظ کے قانون (پوسکو) اور 37 پر اقدامِ قتل کے مقدمات درج ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ دہلی پولیس نے سپریم کورٹ میں یہ بھی واضح کیا تھا کہ کسی شخص کے خلاف صرف چہرہ شناخت نظام کے نتیجے کی بنیاد پر کارروائی نہیں کی جاتی۔ تاہم جیل میں موجود افراد کو احتجاجی مقام پر موجود دکھائے جانے کے معاملے نے اس ٹیکنالوجی کے استعمال کے طریقۂ کار اور اس سے حاصل ہونے والے نتائج کی جانچ کی ضرورت کو نمایاں کر دیا ہے۔ ایف آر ایس کیمرے کے ذریعے کسی شخص کے چہرے کی تصویر حاصل کر کے اسے پولیس کے پاس موجود پرانے ریکارڈ سے ملاتا ہے۔ 2022 میں آر ٹی آئی کے جواب میں دہلی پولیس نے بتایا تھا کہ نظام کسی چہرے کے ساتھ 80 فیصد تک مماثلت ظاہر کرے تو اسے 'مثبت شناخت' سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، ایسی مماثلت حتمی شناخت یا کسی جرم میں ملوث ہونے کا ثبوت نہیں ہوتی۔ چہرے کی شناخت کے نتیجے پر کیمرے کا زاویہ، روشنی، تصویر کا معیار، چہرے پر ماسک کی موجودگی اور پولیس کے ریکارڈ میں محفوظ تصویر کا معیار سمیت کئی عوامل اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس معاملے میں یہ سوال بھی اہم ہے کہ پولیس کے ذریعے شناخت کیے گئے 873,2 افراد میں کتنے لوگ زیرِ سماعت مقدمات کے ملزم تھے۔

مختصر مگر اہم خبریں

کیرالہ میں وجین حکومت کے فیصلوں کی جانچ کا دائرہ وسیع، ستیسن حکومت کا مزید تحقیقات کا حکم

تروانت پورم: کیرالہ کی ستیسن حکومت نے سابق وزیر اعلیٰ پنرائی وجین کے دس سالہ دورِ حکومت کے فیصلوں کی جانچ تیز کر دی ہے۔ بلیچنگ پاؤڈر، ادویہ کی خرید اور پولیس زیادتی سمیت کئی معاملات تحقیقات کے دائرے میں آ گئے ہیں۔ کیرالہ میں وی ڈی ستیسن کی قیادت والی موجودہ حکومت نے سابق وزیر اعلیٰ پنرائی وجین کے دس سالہ دورِ حکومت کے فیصلوں کی جانچ کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔ میسی معاملے اور کیرالہ پبلک سروس کمیشن (پی ایس سی) کے امتحان میں بے ضابطگیوں سے شروع ہونے والی تحقیقات اب الاپوزھا میں پولیس کی زیادتی، بلیچنگ پاؤڈر کی خریداری اور ریاستی ملکیت والی آیورویدک دوا ساز کمپنی 'اوشدھی' میں خریداری سے متعلق بے ضابطگیوں تک پہنچ گئی ہیں۔ کیرالہ میڈیکل سروسز کارپوریشن کے ذریعے بلیچنگ پاؤڈر کی خریداری میں 32.7 کروڑ روپے کی بے ضابطگی کی تحقیقات محکمۂ ونجیلنس کے سپرد کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ریاستی ملکیت والی آیورویدک دوا ساز کمپنی 'اوشدھی' میں 4.2 کروڑ روپے کی خریداری سے متعلق بے ضابطگیوں کی بھی تحقیقات کی جائیں گی۔ ان دونوں تحقیقات کا اعلان ایک روز قبل کیا گیا تھا۔ تاہم، ان کی اہمیت صرف الگ الگ معاملات تک محدود نہیں ہے۔ مسلسل نئی تحقیقات شروع کیے جانے سے یہ اشارہ مل رہا ہے کہ موجودہ حکومت سابق حکومت کے دور میں کیے گئے مالی اور انتظامی فیصلوں کی وسیع پیمانے پر جانچ کر رہی ہے۔ حکومت کے سامنے پہلے ہی کئی سیاسی طور پر حساس معاملات موجود ہیں۔ ان میں فٹبال اسٹار لیونل میسی اور ارجنٹینا کی قومی ٹیم کے مجوزہ کیرالہ دورے سے متعلق مالی بے ضابطگیوں کی تحقیقات بھی شامل ہیں۔ اس معاملے کی تحقیقات اے ڈی جی پی پی وجین کی سربراہی میں خصوصی تحقیقاتی ٹیم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک الگ خصوصی تحقیقاتی ٹیم کیرالہ پبلک سروس کمیشن کے امتحانی نظام میں بے ضابطگیوں کی تحقیقات کر رہی ہے۔ الاپوزھا میں پولیس کی زیادتی کے الزامات کی جانچ کے لیے بھی الگ ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ حکومت نے الاپوزھا، کوتایم اور ایرناکولم اضلاع میں ایکسائز افسران پر بار مالکان سے ہر ماہ رقم وصول کرنے کے الزامات کی ونجیلنس جانچ کا بھی حکم دیا ہے۔ اس طرح مختلف محکموں سے متعلق متعدد معاملات کی تحقیقات ایک ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ حکومت کے اقدامات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ سابق حکومت کے دور میں کیے گئے مالی اور انتظامی فیصلوں سے متعلق الزامات کو مرحلہ وار جانچ کے دائرے میں لایا جا رہا ہے۔ ستیسن حکومت کے اقدامات کا موازنہ 2016 کے سیاسی واقعات سے بھی کیا جا رہا ہے۔ اس وقت اسمبلی انتخابات سے قبل بائیں بازو کی جماعتوں نے اُس وقت کی اومن چانڈی حکومت کے فیصلوں کے خلاف جارحانہ مہم چلائی تھی۔ اقتدار میں آنے کے بعد پنرائی وجین حکومت نے انتخابات سے قبل کے مہینوں میں کابینہ کے ذریعے کیے گئے فیصلوں کی گہری جانچ شروع کرائی تھی۔ ان فیصلوں کو بدعنوانی اور انتظامی بے ضابطگیوں کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ تاہم بعد کی تحقیقات میں وہ وسیع سیاسی یا انتظامی جواب دہی سامنے نہیں آ سکی جس کا انتخابی مہم کے دوران وعدہ کیا گیا تھا۔ تقریباً ایک دہائی بعد کیرالہ کی سیاسی صورت حال بدل چکی ہے۔ وجین حکومت کو اقتدار سے باہر کرنے کے بعد اب ستیسن حکومت خصوصی تحقیقاتی ٹیموں اور ونجیلنس اداروں کے ذریعے سابق حکومت کے دور سے متعلق الزامات کی تحقیقات کرا رہی ہے۔

سونتر بھاردواج بلند شہر سے حراست میں

جنتر منتر پر نشو آزاد کے والد سے مار پیٹ کا الزام

نئی دہلی: سونتر بھاردواج کی گرفتاری کے مطالبے کو لے کر کارکن جنتا پارٹی کے نمائندوں نے جمعہ کو دہلی کے پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے کے باہر احتجاج بھی کیا تھا۔ احتجاج کے دوران CJP کے نمائندوں نے بتایا تھا کہ دہلی پولیس نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ جنتر منتر پر مظاہرے کے دوران نشو آزاد کے والد پر حملہ کرنے کے ملزم سونتر بھاردواج کو 72 گھنٹوں کے اندر گرفتار کر لیا جائے گا۔ دہلی پولیس نے جمعہ کو سونتر بھاردواج کو اتر پردیش کے بلند شہر سے حراست میں لیا ہے۔ الزام ہے کہ انہوں نے جنتر منتر پر احتجاج کے دوران کارکن جنتا پارٹی (CJP) کارکن نشو آزاد کے والد سنجے کمار کے ساتھ مار پیٹ کی تھی۔ سونتر بھاردواج کی گرفتاری کے مطالبے کو لے کر کارکن جنتا پارٹی کے نمائندوں نے جمعہ کو دہلی کے پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے کے باہر احتجاج بھی کیا تھا۔ احتجاج کے دوران CJP کے نمائندوں نے بتایا تھا کہ دہلی پولیس نے انہیں یقین دہانی کرائی ہے کہ جنتر منتر پر مظاہرے کے دوران نشو آزاد کے والد پر حملہ کرنے کے ملزم سونتر بھاردواج کو 72 گھنٹوں کے اندر گرفتار کر لیا جائے گا۔ اس معاملے میں پولیس نے ایف آئی آر میں ایس سی-ایس ٹی ایکٹ کی دفعات بھی شامل کی ہیں۔ پولیس کی جانب سے اب سونتر بھاردواج کو حراست میں لیے جانے کے بعد معاملے میں مزید قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس سے قبل سونتر بھاردواج نے جنتر منتر پر احتجاج کے دوران CJP کارکن نشو آزاد کے والد سے مار پیٹ کے الزامات پر اپنی صفائی پیش کی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ جس واقعے کو حملہ قرار دیا جا رہا ہے، وہ دراصل خود دفاع یعنی 'سیلف ڈیفنس' میں کیا گیا اقدام تھا۔ سونتر بھاردواج کا کہنا تھا کہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ہجوم انہیں پیٹ پیٹ کر ہلاک کر سکتا تھا۔ انہوں نے اپنے اقدام کو بھیڑ سے بچنے کے لیے کیا گیا دفاعی عمل قرار دیا تھا۔ یہ معاملہ اس وقت مزید سنگین ہو گیا جب سوشل میڈیا پر سونتر بھاردواج کے ایک پوڈ کاسٹ انٹرویو کی کلپ وائرل ہوئی۔ اس ویڈیو میں اسے مبینہ طور پر یہ کہتے ہوئے دیکھا گیا کہ احتجاج کے دوران نشو آزاد کے والد سنجے کمار کے سر پر وار کیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق، پوڈ کاسٹ میں سونتر بھاردواج نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے سنجے کمار کی کھوپڑی پر وار کیا، تاہم اس کے باوجود وہ جیل جانے سے بچ گئے۔

انڈیگو طیارہ لینڈنگ کے بعد سری نگر ایئرپورٹ پر حادثہ کا شکار

بریک سسٹم ہوا فیل، ٹوٹ گیا طیارہ کا اگلا حصہ

حادثہ کے بعد طیارہ میں سوار مسافروں میں افراتفری مچ گئی۔ حالانکہ طیارے میں سوار تمام مسافر اور عملہ کے اراکین محفوظ ہیں اور کسی کے زخمی ہونے کی خبر نہیں ہے۔ ممبئی سے سری نگر پہنچی انڈیگو کی فلائٹ '6ای 225' لینڈنگ کے بعد حادثہ کا شکار ہو گئی۔ طیارہ پارکنگ کے لیے جا رہا تھا، اسی دوران فلائٹ کا بریک سسٹم فیل ہو گیا، جس سے وہ رک نہیں سکا اور پارکنگ بے میں لگے پول روی ڈی جی ایس سسٹم سے ٹکرا گیا۔ ٹکر سے طیارے کے اگلے حصے یعنی نوز سیکشن کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس حادثہ کے بعد طیارہ میں سوار مسافروں میں افراتفری مچ گئی۔ حالانکہ طیارے میں سوار تمام مسافر اور عملہ کے اراکین محفوظ ہیں اور کسی کے زخمی ہونے کی خبر نہیں ہے۔ مسافروں اور عملہ کے اراکین کو دستی سیڑھیوں کا استعمال کر کے محفوظ طریقے سے طیارے سے باہر نکالا گیا۔ سبھی مسافروں کو طیارے سے اتار لیے جانے کی تصدیق ہو چکی ہے۔ اب اس واقعہ کی مکمل معلومات جمع کی جا رہی ہیں۔ نقصان کے باعث طیارے کو فی الحال پرواز بھرنے سے روک دیا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس واقعہ کی معلومات اور اس سے متعلق حالات کی جانچ مقررہ طریقہ کار کے مطابق متعلقہ حکام کی جانب سے کی جائے گی۔ جانچ مکمل ہونے کے بعد ہی صحیح وجہ کا پتہ چل سکے گا اور فی الحال ابتدائی طور پر وجہ کے بارے میں کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا رہا ہے۔ حادثہ کے بعد ایئرپورٹ کا کام کاج معمول کے مطابق چل رہا ہے اور فلائٹ کی آمد و رفت مقررہ وقت کے مطابق جاری ہے۔ سری نگر ایئرپورٹ تمام مسافروں اور اسٹیک ہولڈرز کے لیے محفوظ اور ہموار کام کاج یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ واضح رہے کہ جمعرات کو بھی انڈیگو مسافر طیارہ کو مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دوحہ سے بنگلورو جا رہی انڈیگو کی فلائٹ '6ای 1302' کی مسقط میں ایمرجنسی لینڈنگ کرائی گئی تھی۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس فلائٹ کے پائلٹ کی اچانک طبیعت خراب ہونے کے بعد طیارے کو احتیاطی طور پر مسقط ڈائیورٹ کیا گیا تھا۔

دہلی میں موسلا دھار بارش سے آئی جی آئی ایئرپورٹ بنا سوئمنگ پول، جگہ جگہ بھرا پانی

کئی پروازیں جے پور ڈائیورٹ، ٹرمینل اور احاطے میں پانی بھرنے سے مسافروں اور وہاں آنے جانے والے لوگوں کو خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا

نئی دہلی: ایئرپورٹ کے ٹرمینل اور احاطے میں پانی بھرنے سے مسافروں اور وہاں آنے جانے والے لوگوں کو خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ خراب موسم اور ایئرپورٹ کے حالات کا اثر فضائی آپریشن پر بھی پڑا، جس کے باعث دہلی میں لینڈ کرنے والی تین پروازوں کو جے پور ڈائیورٹ کرنا پڑا۔ جمعہ کو دہلی میں ہوئی موسلا دھار بارش کے بعد اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر کئی مقامات پر پانی جمع ہو گیا۔ ایئرپورٹ کے ٹرمینل اور احاطے میں پانی بھرنے سے مسافروں اور وہاں آنے جانے والے لوگوں کو خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ خراب موسم اور ایئرپورٹ کے حالات کا اثر فضائی آپریشن پر بھی پڑا، جس کے باعث دہلی میں لینڈ کرنے والی تین پروازوں کو جے پور ڈائیورٹ کرنا پڑا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق دہلی ایئرپورٹ پر انڈیگو کی دو اور ایئر انڈیا کی ایک پرواز لینڈ نہیں کر سکی۔ ان میں بنگلورو سے دہلی آنے والی انڈیگو کی پرواز 6E-869، پورنیہ سے دہلی آنے والی پرواز 6E-6560 اور سری نگر سے دہلی آنے والی ایئر انڈیا کی پرواز AI-1818 شامل ہیں۔ دہلی میں لینڈنگ ممکن نہ ہونے کے بعد تینوں پروازوں کو جے پور ایئرپورٹ کی جانب موڑ دیا گیا، جہاں تمام طیاروں نے لینڈنگ کی۔ پروازوں کے ڈائیورژن کی وجہ سے مسافروں کو بھی اضافی انتظار کرنا پڑا۔ بتایا گیا ہے کہ دہلی ایئرپورٹ کے حالات معمول پر آنے اور دہلی ایئر ٹریفک کنٹرول (اے ٹی سی) سے کلیئرنس ملنے کے بعد تینوں پروازوں کو دوبارہ دہلی کے لیے روانہ کیا جائے گا۔ تیز بارش کے باعث دہلی ایئرپورٹ پر فلائٹ آپریشن متاثر ہوا ہے۔ ایئرپورٹ پر پانی جمع ہونے کی صورتحال کے حوالے سے ایک مسافر ماسی نے بتایا کہ انہوں نے اس سے پہلے ایئرپورٹ پر ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ ان کے مطابق ایئرپورٹ پر کافی زیادہ پانی جمع ہے اور وہ تقریباً آدھے گھنٹے سے وہیں کھڑی ہیں۔ مسافر نے بتایا کہ وہ پانی کی سطح کم ہونے کا انتظار کر رہی ہیں، تاکہ ارائیول گیٹ کی جانب جا سکیں۔ بارش کے باعث ایئرپورٹ پر پیدا ہونے والی اس صورتحال کی ویڈیو بھی سامنے آئی ہے، جس میں مختلف مقامات پر پانی جمع دکھائی دے رہا ہے۔ بتا دیں کہ جمعہ کی دوپہر دہلی میں ہوئی موسلا دھار بارش کے بعد چند ہی گھنٹوں میں ایئرپورٹ کے ٹرمینل-3 پر پانی بھر گیا۔ پانی مسافروں کے بیٹھنے کی جگہ تک پہنچ گیا۔ ایئرپورٹ کا عملہ وائپر اور دیگر ذرائع کی مدد سے پانی نکالنے میں مصروف ہے۔ جس حصے میں پانی جمع ہوا ہے، اس کے نیچے زیر زمین میٹرو بھی چلتی ہے، اس لیے پانی کو نیچے جانے سے روکنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایئرپورٹ کے ایک ملازم نے بتایا کہ انہوں نے اس سے پہلے ایسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ عام طور پر بارش کے بعد پانی نکل جاتا تھا، لیکن تقریباً ایک گھنٹے کی بارش میں ہی حالات خراب ہو گئے۔ جمعہ کو دہلی۔ این سی آر کے کئی علاقوں میں موسلا دھار بارش ہوئی۔ محکمہ موسمیات نے دہلی کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے، جبکہ گڑگاؤں میں بارش کا اورنج الرٹ ہے۔ شدید بارش کے بعد دارالحکومت کی کئی سڑکوں پر بھی پانی بھر گیا، جس کے باعث لوگوں کو آمد و رفت میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔

ممبئی گنیش اتسو پر ڈی جے پر مکمل پابندی

شہر میں عید میلاد النبیؐ کے جلوس میں ایک بھی ڈی جے کا استعمال نہیں کیا گیا
ممبئی شہر کا ماحول خراب کرنے والے فرقہ پرستوں پر کارروائی ہوگی: دیوین بھارتی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گنیش اتسو پر ڈی جے پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے اور گنپتی منڈلوں کو بھی میٹنگ میں مطلع کیا گیا ہے اگر کوئی بھی گنیش اتسو میں ڈی جے کا استعمال کرتا ہے تو اس پر کارروائی ہوگی اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ کے رہنمایانہ اصول کے مطابق ڈسیبل کی پابندی لازمی ہے ڈھول تاشے اور زیادہ آواز پر بھی شکایت موصول ہونے پر کارروائی ہوگی۔ ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی نے یہ دعوی آج یہاں ایک میٹنگ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی شہر میں نظم ونسق خراب کرنے والوں کو بخشا نہیں جائے گا اگر کوئی بھی حالات خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس پر پولیس سخت کارروائی کریگی اس کے ساتھ ہی فرقہ پرستوں کو بھی دیوین بھارتی نے سخت انتباہ دیا ہے۔ عید میلاد النبی میں امسال ایک بھی ڈی جے نہیں۔ ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی نے کہا کہ ممبئی خلافت ہاؤس سے نکلنے والے تاریخی عید میلاد النبی جلوس میں امسال ایک بھی ڈی جے جلوس میں شامل نہیں تھا اسی طرز پر گنیش اتسو میں بھی ڈی جے کا استعمال نہیں ہوگا اور گنیش منڈلوں نے بھی پولیس کو یقین دلایا ہے کہ وہ قانون کی تابعداری کریں گے۔ ممبئی شہر میں مبینہ بنگلہ دیشیوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے ممبئی میں 2023ء میں 326 بنگلہ دیشیوں 2024ء میں ایک ہزار 61 اور 2026ء میں اب تک ایک ہزار 66 بنگلہ دیشی تارکین وطن کو ان کے ملک بنگلہ دیش بھیجا گیا ہے اس کے ساتھ بنگلہ دیشیوں کو حراست میں لینے کیلئے اب ہر اسائی مراکز بھی قائم کئے گئے ہیں جب تک بنگلہ دیشیوں کی ڈیپورٹیشن کا مرحلہ مکمل نہیں ہوتا اس وقت تک انہیں ہر اسائی مرکز ڈیٹینشن سینٹر میں رکھا جائے گا دیوین بھارتی نے بتایا کہ ممبئی پولیس نے شہر میں بنگلہ دیشیوں کے خلاف کارروائی میں شدت پیدا کر دی ہے۔ سائبر جرائم کے معاملات پر قابو پانے کیلئے بیداری مہم میں بھی شدت پیدا کر دی گئی ہے 1930 کے معرفت کئی دھوکہ دہی کا شکار متاثرین کی رقومات واپسی کی گئی ہے ڈیجیٹل گرفتاری کے نام پر بزرگوں سے دھوکہ دہی کے معاملہ میں پولیس اسٹیشنوں کی سطح پر بیداری مہم شروع کی گئی ہے 2022ء میں 4,9 فیصد 2024 میں 21 فیصد اور 2025ء میں 18 فیصد اور اب 2026ء میں 18 فیصد معاملات میں پیسوں کی واپسی کو یقینی بنایا گیا ہے اس کے ساتھ ہی 91 فیصد رقومات متاثرین کی واپس کی گئی ہے۔ ممبئی شہر میں انٹی نارکوٹکس سیل نے 12 سو 6 کروڑ کی نارکوٹکس ضبط کی گئی ہے جس میں ایم ڈی سمیت دیگر منشیات شامل ہے۔ تین کیسوں میں 34 ملزمین کے خلاف مکوکا کا اطلاق کیا گیا ہے اور پیٹ این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کئی ملزمین پر نظر بندی کارروائی کی گئی ہے اس کے ساتھ ہی 13 ڈرگس اسمگلروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں نظر بند کیا گیا

اور اب یہ جیل میں ہے۔ ممبئی میں کالجوں اسکولوں کے اطراف پان ٹپری سمیت دیگر دکانوں کے خلاف پولیس نے سخت کارروائی کی ہے ممبئی و مضافاتی علاقوں میں اسکولوں اور کالجوں کے اطراف سے پان ٹپری کو پوری طرح سے نیست و نابود کر دیا گیا ہے شہر میں ایک بھی پان ٹپری اسکولوں اور کالجوں کے اطراف برداشت نہیں کی جائے گی اس قسم کے احکامات بھی جاری کئے گئے ہیں یہ دعوی ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی نے کیا ہے۔ ممبئی شہر میں ٹریفک کے معاملات اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر کارروائی کرتے ہوئے 4 سو 33 کروڑ روپے کا چالان کیا ہے جس میں بغیر ہیلمنٹ مخالف سمت ڈرائیونگ سمیت 24 اقسام کی خلاف ورزیاں شامل ہیں جرائم پیشہ افراد پر بھی پولیس نے سخت کارروائی کی ہے جس میں 7 سو 49 تڑی پار کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی 68 پر مکوکا کا اطلاق کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی اس میں ایسے افراد میں شامل ہے جو دہشت پیدا کر کے ہفتہ وصولی کیا کرتے تھے گزشتہ سال مفرور ومطلوب ملزمین کے خلاف ممبئی پولیس نے جو مہم شروع کی تھی اس کی مناسبت سے 20 سال سے مفرور مطلوب 45 ملزمین کو پکڑا گیا ہے کل 559 مفرور ملزمین کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی نے بتایا کہ دہی ہانڈی پر بھی قانون کی پاسداری لازمی ہے اگر کوئی خلاف ورزی کرتا ہے تو ان منڈلوں پر بھی کارروائی ہوگی۔ ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی نے بتایا کہ انڈر ورلڈ سے دھمکیاں موصول ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن ممبئی پولیس جرائم پیشہ سے نمٹنے کیلئے پوری طرح مستعد ہے بشنوئی گینگ سے متعلق بھارتی نے کہا کہ ان کے نیٹ ورک پر کارروائی کی جارہی ہے

اٹلی: میلونی کی حکومت دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے طویل حکمراں پارٹی بنی

اٹلی میں میلونی کی حکومت ایک ہزار ۱۳۴۱ دن مکمل کرکے دوسری جنگِ عظیم کے بعد اٹلی کی سب سے طویل عرصے تک حکومت کرنے والی پارٹی بن گئی

اٹلی میں میلونی کی حکومت ایک ہزار ۱۳۴۱ دن مکمل کرکے دوسری جنگِ عظیم کے بعد اٹلی کی سب سے طویل عرصے تک حکومت کرنے والی پارٹی بن گئی، جبکہ گزشتہ انتظامیہ اکثر سیاسی بحرانوں، انحراف اور اتحادی تنازعات کی وجہ سے گر جاتی تھیں، مگر میلونی اب تک اپنے حکمراں اتحاد کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہی ہیں۔ اطالوی وزیرِ اعظم جارجیا میلونی نے جمعہ کو ایک تاریخی سیاسی سنگ میل کا جشن منایا جب ان کی سخت دائیں بازو کی حکومت اٹلی کی دوسری جنگ عظیم کے بعد تاریخ میں سب سے طویل عرصے تک قائم رہنے والی انتظامیہ بن گئی، اس موقع پر ہزاروں حامی ریلی کے لیے جمع ہوئے، جبکہ قریب ہی مظاہرین نے احتجاج کیا۔ میلونی اب ۱۳۴۱ دنوں سے ایسی حکومت کی سربراہ ہیں، جس نے کروڑ پتی میڈیا ٹائیکون اور سابق وزیرِ اعظم سلویو برلسکونی کا گزشتہ ریکارڈ ایک دن سے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ یہ سنگ میل اس ملک میں خاص طور پر اہم ہے جس نے ۸۰ سالوں میں ۶۸ حکومتوں کا تجربہ کیا ہے، جہاں پچھلی انتظامیہ اکثر سیاسی بحرانوں، انحراف اور اتحادی تنازعات کی وجہ سے گر جاتی تھیں، مگر میلونی اب تک اپنے حکمراں اتحاد کو برقرار رکھنے میں کامیاب رہی ہیں۔ اس موقع پر حکمراں جماعت کے حامیوں نے ایک تقریب کا انعقاد کیا ہے، جس میں سرکاری نعرے ''مستحکم ترین حکومت، مضبوط ترین اٹلی'' کے تحت ان تقریبات میں روشنی کے شٹوز اور ڈی جے پرفارمنس شامل ہوں گی۔ حکومت سے توقع ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کو اجاگر کرے گی، جس میں ۱۰ لاکھ سے زائد اضافی ملازمتوں کی تخلیق اور ذاتی انکم ٹیکس میں مبینہ طور پر ۲۱ بلین یورو (۲۴ بلین ڈالر) کی کمی شامل ہے۔ بعد ازاں اٹلی کی مالی حالت بھی اس کے بھاری قرضوں کے بوجھ کے باوجود نمایاں طور پر بہتر ہوئی ہے۔ تاہم، ناقدین کا کہنا ہے کہ مالی استحکام کا اثر مضبوط معاشی نمو یا بہتر معیارِ زندگی میں نہیں ہوا۔ سی جی آئی ایل ٹریڈ یونین کے سربراہ ماریزیو لینڈینی نے تقریب سے قبل کہا کہ کیا اجرتوں میں اضافہ ہوا؟ نہیں۔ پیٹرول مہنگا ہوا، ملازمتوں میں غیر یقینی صورتحال بڑھی، لوگ کم ریٹائر ہو رہے ہیں اور صحت کا نظام کم مؤثر طریقے سے کام کر رہا ہے۔'' تاہم میلونی نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے دور میں بین الاقوامی سطح پر اٹلی کا اثر و رسوخ بڑھا ہے۔ تاہم، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ ان کے تعلقات، جنہیں کبھی قریبی دوستی قرار دیا جاتا تھا، کو شدید دھچکا لگا جب انہوں نے پوپ پر حملہ کرنے پر ٹرمپ کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ یاد رہے کہ میلونی کے اتحاد میں ان کی برادرز آف اٹلی، سالوینی کی انتہا پسند دائیں بازو کی امیگریشن مخالف لیگ اور سینٹر-رائٹ فورزا اٹالیا پارٹی شامل ہیں۔ اس اتحاد نے مل کر تقریباً ۳۰۰ قوانین اور احکامات منظور کیے ہیں، جن میں سے اکثر کا تعلق سیکیورٹی خطرات سے ہے، جس میں معمولی جرائم سے لے کر ریو پارٹیز اور موسمی احتجاج تک کے مسائل شامل ہیں۔ میلونی کی برادرز آف اٹلی، جس کی جڑیں نو-فاشسٹ سیاسی روایت میں ہیں، نے ۲۰۲۲ء کا انتخابات غیر قانونی نقل مکانی کے خلاف مہم چلا کر جیتا تھا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس کی پالیسیوں نے تارکین وطن کی آمد میں ۸۰ فیصد کمی کی ہے۔ تاہم، سیاسی رفتار کو برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ حکومت اگلے انتخابات کے قریب آ رہی ہے۔ لا سٹامپا اخبار کی اداریہ نگار فلاویا پرینا نے جمعرات کو روم میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میلونی کو یہ بتانا ہوگا کہ وہ ووٹ سے پہلے ان آخری مہینوں کو کیسے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں، یہ ایک بہت دلچسپ سوال ہے۔ جبکہ حامی حکومت کی طویل عمر کا جشن منانے کے لیے جمع ہوئے ہیں، وہیں میلونی کے مخالفین تاریخی مرکز میں حکومت مخالف مظاہرے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ مظاہرے کے منتظمین نے حکومت پر جنگی اور ہتھیاروں کی معیشت اور پولس ریاست بنانے کا الزام لگایا، جبکہ یہ بھی کہا کہ اس کی پالیسیوں نے تارکین وطن کے خلاف دشمنی کا ماحول پیدا کیا ہے۔ مزید برآں میلونی کو اپنے سیاسی دائیں بازو سے مزید چیلنج کا بھی سامنا ہے۔ ایک سابق جنرل میلونی کی برادرز آف اٹلی سے بھی زیادہ دائیں بازو کی جماعت کے لیڈر کے طور پر ابھرے ہیں۔ اس پارٹی کے تیزی سے عروج نے اسے انتخابی پول میں لیگ اور فورزا اٹالیا دونوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، جس نے ممکنہ طور پر اتلیکے دائیں بازو کے سیاسی منظرنامے پر میلونی کی بالادستی کے لیے نیا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ جب حامی میلونی کے ریکارڈ توڑ جشن کے لیے جمع ہیں، وزیرِ اعظم کے سامنے ایک مزید پیچیدہ سوال ہے: کیا وہ اپنی حکومت کی تاریخی طویل عمر کو ۲۰۲۷ء میں ایک اور انتخابی فتح میں بدل سکتی ہیں؟۔

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں احمدی رہنما کو گولی مار کر قتل

لاہور: پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک بزرگ احمدی رہنما کو نامعلوم مسلح افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے، جس سے کمیونٹی کے خلاف مسلسل دشمنی اور اشتعال انگیزی پر نئے خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ احمدیہ برادری کے مطابق، 65 سالہ صفدر محمود کو 2 ستمبر کی شام منڈی بہاؤالدین ضلع میں عیدگاہ گراؤنڈ کے دروازے کے قریب قتل کر دیا گیا۔ کمیونٹی کے ارکان نے بتایا کہ حملہ آوروں نے فائرنگ کی، اور محمود موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور دو بیٹے ہیں۔ جنازہ پاکستان کی احمدیہ کمیونٹی کے صدر مقام ربوہ شہر میں ادا کیا گیا۔ اہل خانہ نے الزام لگایا کہ محمود کو اس کے عقیدے کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا۔ ان کے بیٹے کامران صفدر نے پولیس کو درج کرائی گئی شکایت میں کہا کہ ہمارے والد کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ یہ قتل ایک منظم ٹارگٹ کلنگ تھا جس کا مقصد احمدیوں میں خوف و ہراس اور مذہبی منافرت پھیلانا تھا۔ منڈی بہاؤالدین کے سٹی پولیس سٹیشن کے تفتیشی افسر افضال احمد نے بتایا کہ پولیس نے نامعلوم حملہ آوروں کی تلاش شروع کر دی ہے۔ احمد نے یو سی اے نیوز کو بتایا، مقدمہ کی مختلف زاویوں سے تفتیش کی جا رہی ہے، جس میں متاثرہ کی حالیہ دوسری شادی اور اس کے کاروباری معاملات شامل ہیں۔ احمد نے کہا کہ مذہبی مقصد قائم کرنا بہت جلد ہے۔ اس سے پہلے کے ایک واقعے میں، جون 2024 میں، منڈی بہاؤالدین ضلع کے ایک دیہی علاقے سعد اللہ پور میں دو احمدیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ احمد نے کہا کہ اس معاملے میں مشتبہ شخص ایک مقامی مدرسے کا نوعمر طالب علم تھا جو ایک میلوی کی تقریر سے متاثر تھا اور احمدیوں کو کافر سمجھتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مقدمے کی سماعت جاری ہے اور جرم ثابت ہونے پر ملزم کو سزائے موت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ پولیس افسر نے دعویٰ کیا کہ تحریک لبیک پاکستان (ٹی ایل پی) کے کارکنوں کے خلاف کریک ڈاؤن کے بعد احمدی کمیونٹی اس وقت علاقے میں پرامن طریقے سے رہ رہی ہے۔ انتہائی دائیں بازو کی، پاپولسٹ اسلامسٹ سیاسی جماعت کو اکتوبر 2025 میں ملک میں توہین مذہب کے قوانین کے سخت نفاذ کے لیے مہم کے دوران پرتشدد مظاہروں اور مہلک جھڑپوں کے بعد انسداد دہشت گردی کے قوانین کے تحت پابندی لگا دی گئی تھی۔ احمدیہ برادری، جو 19 ویں صدی میں برطانوی ہندوستان میں ابھری، خود کو مسلمان سمجھتی ہے لیکن ختم نبوت کے معاملے پر مرکزی دھارے کے اسلام سے مختلف ہے۔ پاکستان نے 1974 میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور ان پر اسلامی اصطلاحات اور علامتوں کے استعمال پر پابندی لگا دی۔ 2023 کی مردم شماری میں ملک میں احمدیوں کی تعداد 684,162 تھی۔ احمدیہ کے ترجمان امیر محمود نے کہا کہ تازہ ترین قتل اس سال پاکستان میں کسی احمدی کا مذہب کی بنیاد پر ہونے والا پہلا قتل تھا۔ انہوں نے 3 ستمبر کو ایک بیان میں کہا منڈی بہاؤالدین، پاکستان کے دیگر حصوں کی طرح، احمدیوں کے خلاف دشمنی اور اشتعال انگیزی کی جاری مہم کا مشاہدہ کر رہا ہے۔ پنجاب کی اقلیتی مشاورتی کونسل کے رکن سہیل عالم نے قتل کو افسوسناک قرار دیا لیکن کہا کہ حالیہ برسوں میں احمدی مخالف تشدد میں کمی آئی ہے۔ قاتل کی بروقت گرفتاری اور فوری انصاف منڈی بہاؤالدین میں احمدیوں کو یقین دلا سکتا ہے کہ وہ محفوظ ہیں۔

پاکستان میں 15 لاکھ بچے آن لائن جنسی استحصال اور بدسلوکی کا شکار

اسلام آباد: پاکستان میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے 12 سے 17 سال کی عمر کے تقریباً ہر 16 میں سے ایک بچے کو صرف ایک سال کے دوران ٹیکنالوجی کے ذریعے جنسی استحصال یا بدسلوکی کی کم از کم ایک شکل کا سامنا کرنا پڑا، جس کا تخمینہ تقریباً 15 لاکھ بچوں کے برابر ہے۔ تحقیق کے مطابق پاکستان میں اس عمر کے انٹرنیٹ استعمال کرنے والے تقریباً 6 فیصد بچوں کو آن لائن جنسی استحصال اور بدسلوکی کا سامنا ہوا۔ جنسی بلیک میلنگ، دھمکیاں اور مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ قابل اعتراض مواد بچوں کے لیے ابھرتے ہوئے بڑے خطرات میں شامل ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ متاثرہ بچوں کے لیے مدد حاصل کرنا بھی آسان نہیں۔ خوف، سماجی بدنامی، خاندان کے ممکنہ ردعمل اور خود کو قصوروار ٹھہرائے جانے کا خدشہ بچوں کو واقعات رپورٹ کرنے سے روکتا ہے۔ تحقیق کے مطابق مجرم بچوں کی معاشی کمزوری، طاقت کے عدم توازن، بدنامی کے خوف اور راز افشا ہونے کے خدشے کو استعمال کرتے ہوئے انہیں دباؤ میں رکھتے ہیں اور خاموش رہنے پر مجبور کرتے ہیں۔ پاکستان کے قانونی اور تحقیقاتی نظام میں بھی خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بچوں کے فرانزک انٹرویوز لازمی طور پر خصوصی تربیت یافتہ ماہرین سے کرانے کی شرط نہ ہونے کے باعث متاثرہ بچوں کو نامناسب یا غیر حساس سوالات کے ذریعے دوبارہ ذہنی اذیت پہنچنے کا خطرہ رہتا ہے۔ تحقیق میں حکومت، قانون نافذ کرنے والے اداروں، عدلیہ، اسکولوں، خاندانوں اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز سے بچوں کے آن لائن تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات، بہتر رپورٹنگ نظام اور متاثرین تک مدد اور انصاف کی رسائی مضبوط بنانے کی سفارش کی گئی ہے۔

مشرق وسطیٰ جنگ کے اثرات

بنگلہ دیش میں 6 لاکھ ملازمتیں ختم ہونے اور غربت بڑھنے کا خدشہ

ڈھاکہ: مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے معاشی اثرات بنگلہ دیش کے لیے سنگین ثابت ہو سکتے ہیں، جہاں تقریباً 6 لاکھ ملازمتیں ختم ہونے اور غربت میں کمی کی رفتار شدید متاثر ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک جائزے کے مطابق 2026 میں تقریباً 17 لاکھ افراد کے غربت سے نکلنے کی توقع تھی، تاہم موجودہ بحران کے باعث یہ تعداد صرف 5 لاکھ رہنے کا امکان ہے۔ 2025 میں بھی اندازاً 14 لاکھ مزید افراد غربت کا شکار ہوئے تھے۔ جنگ کے باعث عالمی توانائی قیمتوں میں اضافے نے بنگلہ دیش پر اضافی دباؤ ڈال دیا ہے۔ ملک اپنی خام تیل اور ایل این جی کی ضروریات کا بڑا حصہ مشرق وسطیٰ سے پورا کرتا ہے، جس کے باعث عالمی منڈی میں قیمتوں اور رسد میں تبدیلی کا براہ راست اثر ملکی معیشت پر پڑ رہا ہے۔ توانائی بحران کے نتیجے میں بجلی کی پیداوار، صنعت اور کھاد کی تیاری بھی متاثر ہو رہی ہے۔ گیس کی قلت کے باعث یوریا کی پیداوار میں رکاوٹ اور قیمتوں میں اضافے کا خدشہ ہے، جس سے زرعی شعبے پر مزید دباؤ پڑ سکتا ہے۔ حکومتی خزانے پر بھی توانائی سبسڈی کا بوجھ بڑھنے کا امکان ہے، جبکہ مہنگی درآمدات ملک کے زرمبادلہ اور مالیاتی صورتحال کے لیے مزید مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر مشرق وسطیٰ کا بحران طویل ہوا تو مہنگائی، روزگار میں کمی، توانائی کی بلند قیمتوں اور زرعی اخراجات میں اضافے کا سب سے زیادہ اثر بنگلہ دیش کے غریب اور کم آمدنی والے طبقے پر پڑ سکتا ہے۔

جیل میں عمران خان کی صحت بگڑنے کا خدشہ، بیٹوں نے تشویش ظاہر کی

اسلام آباد: پاکستان کے سابق وزیرِ اعظم عمران خان کے بیٹوں قاسم اور سلیمان خان نے اپنے والد کی صحت اور جیل میں ان کے حالات پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں عمران خان کی زندگی کے بارے میں خدشات لاحق ہیں۔ گزشتہ چھ ماہ سے دونوں بیٹوں کی اپنے والد سے فون پر بھی بات نہیں ہوئی۔ قاسم خان کے مطابق خاندان کی ایک خاتون رکن نے حال ہی میں عمران خان کو فوجی اسپتال میں مختصر طور پر دیکھا اور بتایا کہ ان کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ ان کے بقول عمران خان کو بلند فشارِ خون، دل کی دھڑکن میں بے ترتیبی اور اضطراب جیسی شکایات کا سامنا ہے۔ سلیمان خان نے دعویٰ کیا کہ ان کے والد کو جیل میں پڑھنے کا مواد نہیں دیا جاتا اور انہیں اپنی کوٹھری سے باہر نکلنے کے بھی بہت محدود مواقع ملتے ہیں۔ ان کے مطابق عمران خان کو ایک چھوٹی اور تاریک کوٹھری میں رکھا گیا ہے جہاں شدید گرمی کے باوجود ایئر کنڈیشننگ کی سہولت نہیں۔ پاکستان کی سپریم کورٹ عمران خان کے نجی اسپتال میں آزاد ڈاکٹروں سے علاج کا حکم دے چکی ہے۔ ان کے خاندان کا کہنا ہے کہ انہیں اہل خانہ اور وکلا سے ملاقات، آزاد طبی معائنہ اور بیٹوں سے فون پر رابطے کی سہولت بھی ملنی چاہیے۔ دوسری جانب پاکستانی حکومت عمران خان کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات کی تردید کرتی ہے اور اس کا مؤقف ہے کہ وہ طبی طور پر فٹ ہیں اور انہیں قواعد کے مطابق سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ عمران خان تین سال سے زائد عرصے سے قید ہیں اور مختلف مقدمات میں انہیں مجموعی طور پر 30 سال سے زیادہ کی سزائیں سنائی جا چکی ہیں۔ ان کے حامی ان مقدمات کو سیاسی انتقام قرار دیتے ہیں، جبکہ ان کے بیٹوں کا کہنا ہے کہ ان کے والد کو سیاست اور عوامی زندگی سے مکمل طور پر دور رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ترکی نے رواں سال میں ۲۵ ہزار سے زائد افغان تارکین وطن کو حراست میں لیا

مائیگریشن اتھارٹی کا کہنا ہے کہ حراست میں لیے گئے افراد ترکی میں رہائش کے جائز اجازت ناموں یا قانونی دستاویزات کے بغیر مقیم تھے

انقرہ: ترکی کے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف مائیگریشن مینجمنٹ کے جاری کردہ نئے اعداد و شمار کے مطابق، ترک حکام نے 2026 کے پہلے آٹھ مہینوں کے دوران 25,314 افغان مہاجرین کو حراست میں لیا، جس سے افغانوں کو ملک بھر میں گرفتار کیے جانے والے غیر دستاویزی غیر ملکیوں کا سب سے بڑا گروہ بنا۔ سرکاری اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ترک پولیس اور ہجرت کے حکام نے جنوری اور اگست کے درمیان متعدد قومیتوں کے تقریباً 95,000 غیر دستاویزی تارکین وطن کو حراست میں لیا کیونکہ انقرہ نے غیر قانونی نقل مکانی اور انسانی اسمگلنگ کے نیٹ ورک کو نشانہ بنانے کے لیے ملک گیر کارروائیاں جاری رکھی تھیں۔ حراست میں لیے جانے والوں میں سب سے زیادہ تعداد افغانوں کی تھی، اس کے بعد شام، ازبکستان، ترکمانستان، ایران، مراکش، عراق، مصر، سوڈان اور یمن کے تارکین وطن تھے۔ مائیگریشن اتھارٹی کا کہنا ہے کہ حراست میں لیے گئے افراد ترکی میں رہائش کے جائز اجازت ناموں یا قانونی دستاویزات کے بغیر مقیم تھے۔ اس نے اس بارے میں تفصیلات فراہم نہیں کیں کہ گرفتار کیے گئے افراد میں سے کتنے کو ملک بدر کیا گیا، حراست میں رکھا گیا، یا امیگریشن کے طریقہ کار سے گزر رہے ہیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار غیر قانونی نقل مکانی کے خلاف ترکی کی تیز مہم کی نشاندہی کرتے ہیں، جس میں حالیہ برسوں میں غیر دستاویزی تارکین وطن، خاص طور پر افغان شہریوں، سرحدی گزرگاہوں، ٹرانزٹ راستوں اور بڑے شہروں کے خلاف متواتر کارروائیاں جاری رکھی ہیں۔ اقوام متحدہ نے اس سے قبل رپورٹ کیا تھا کہ 2026 کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران 13,000 سے زائد افغان تارکین وطن کو ترکی سے ملک بدر کیا گیا، باوجود اس کے کہ افغانستان میں انسانی صورت حال کے بارے میں مسلسل تشویش پائی جاتی ہے۔ بین الاقوامی تنظیموں نے بارہا متنبہ کیا ہے کہ ترکی سے ملک بدر کیے گئے بہت سے افغانوں کو واپسی پر تحفظ کے اہم خطرات کا سامنا ہے، جس میں معاشی مشکلات، نقل مکانی اور طالبان کے دور میں پابندیاں شامل ہیں۔ ترکی دنیا کی سب سے بڑی تارکین وطن آبادی میں سے ایک کی میزبانی کرتا ہے اور اس نے نقل مکانی کے نفاذ کو سخت کر دیا ہے کیونکہ سرحدی سلامتی اور پناہ گزینوں کی پالیسی پر حالیہ گھریلو سیاسی بحثوں سے پہلے غیر قانونی نقل مکانی پر عوامی دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ پولیس کے چھاپوں، شناخت کی جانچ پڑتال اور سرحدی نفاذ کی کارروائیوں کے ذریعے توسیع ہوئی ہے۔ ترک حکام نے یہ بھی بتایا کہ اسی عرصے کے دوران 342,8 افراد کو انسانی اسمگلنگ اور تارکین وطن کی اسمگلنگ میں ملوث ہونے کے شبے میں حراست میں لیا گیا۔ پولیس اور ترک کوسٹ گارڈ نے

پادری ایزراجن رہا، چین کی جیلوں میں مزید مسیحی مذہبی رہنماؤں کی قید پر تشویش

بیجنگ: چین میں معروف پادری ایزراجن کی رہائی کے بعد ملک میں قید دیگر مسیحی مذہبی رہنماؤں کی صورتحال ایک بار پھر توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔ مذہبی آزادی کے حامیوں نے دیگر زیر حراست پادریوں اور مسیحی کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ایزراجن کی رہائی کو ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے، تاہم انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ اس سے چین میں مسیحی برادری کو درپیش وسیع تر پابندیوں کا مسئلہ ختم نہیں ہوا۔ چین میں سرکاری طور پر منظور شدہ مذہبی اداروں سے باہر سرگرم چرچ، جنہیں عموماً ''ہاؤس چرچ'' کہا جاتا ہے، طویل عرصے سے حکومتی نگرانی اور پابندیوں کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ مذہبی آزادی کے حامیوں کے مطابق متعدد پادریوں اور مسیحی کارکنوں کو ان کی مذہبی سرگرمیوں کے باعث حراست اور قانونی کارروائی کا سامنا ہے۔ دوسری جانب چینی حکومت کا مؤقف ہے کہ مذہبی سرگرمیاں ملکی قوانین اور سرکاری ضوابط کے مطابق ہونی چاہئیں۔ ایزراجن کی رہائی کے بعد اب توجہ ان مذہبی رہنماؤں پر مرکوز ہے جو بدستور جیلوں یا حراست میں ہیں۔

بلوچ وائس فار جسٹس نے زہری میں کرفیو کے دوران جبری گمشدگیوں، ڈرون حملے کا الزام لگایا

کوئٹہ: بلوچستان میں مقیم حقوق کی تنظیم بلوچ وائس فار جسٹس نے طویل کرفیو کے دوران زہری میں جبری گمشدگیوں، فوجی آپریشن میں شدت اور شہریوں پر ڈرون حملے کا الزام عائد کرتے ہوئے رپورٹ شدہ واقعات کی آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، گروپ نے کہا کہ وہ بلوچستان کے زہری میں شدید فوجی آپریشنز، جبری گمشدگیوں اور عام شہریوں پر ڈرون حملے کی رپورٹوں کی شدید مذمت کرتا ہے، اور یہ الزام لگایا کہ کئی مہینوں سے کرفیو نافذ ہے۔ اس میں مزید دعویٰ کیا گیا ہے کہ زہری کے علاقے کے کئی علاقوں میں فوجی آپریشن کیے جا رہے ہیں۔ بلوچ وائس فار جسٹس نے یہ بھی الزام لگایا کہ ایک خاتون جو پانی جمع کرنے گئی تھی مبینہ طور پر پاکستانی فورسز کے کواڈ کاپٹر حملے میں ماری گئی۔ گروپ نے بتایا کہ اس واقعے میں ایک اور خاتون سمیت دو دیگر افراد مبینہ طور پر زخمی ہوئے ہیں۔ حقوق گروپ نے تسلیم کیا کہ مبینہ طور پر ہلاک یا زخمی ہونے والوں کی شناخت اور موجودہ حالت کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کی جا سکتی ہے۔ اس میں مزید دعویٰ کیا گیا ہے کہ کرفیو کے دوران زہری بھر میں موبائل فون سروس معطل کر دی گئی تھی، جس سے رہائشیوں کے ساتھ رابطے محدود ہو گئے تھے اور مبینہ طور پر حراست میں لیے گئے، لاپتہ، ہلاک یا زخمی ہونے والوں سے متعلق رپورٹس کی تصدیق کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ رپورٹ شدہ واقعات کو انسانی حقوق کی سنگین تشویش قرار دیتے ہوئے، بلوچ وائس فار جسٹس نے کہا، شہریوں کو نشانہ بنانا، لوگوں کو جبری گمشدگی کا نشانہ بنانا، اور معلومات اور مواصلات تک رسائی کو محدود کرنا انسانی حقوق کے سنگین خدشات کو جنم دیتا ہے اور فوری، آزادانہ تحقیقات کی ضرورت ہے۔ گروپ نے اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں پر زور دیا کہ وہ ان الزامات کی تحقیقات کریں اور لاپتہ ہونے والوں کے ٹھکانے اور حفاظت کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ اس نے پاکستانی حکام سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ وہ سیکیورٹی فورسز کی جانب سے کی جانے والی کسی بھی خلاف ورزی کے لیے احتساب کو یقینی بنائیں، حراست میں لیے گئے یا لاپتہ رہائشیوں کے بارے میں معلومات فراہم کریں اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون کے مطابق شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔ بلوچ وائس فار جسٹس نے زہری میں شہریوں کے خلاف ہونے والی زیادتیوں کو فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کیا اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ بلوچستان میں مبینہ خلاف ورزیوں کا نوٹس لے۔

نیپال سیلاب میں ہلاکتوں کی تعداد 1,252 تک پہنچ گئی

چین کے سرکاری میڈیا نے قبل ازیں تبت میں مزید ۲۱ افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی تھی

کھٹمنڈو: تبت۔ نیپال سرحد پر تباہ کن سیلاب سے نیپال میں کم از کم 1,252 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ڈیزاسٹر اتھارٹی نے جمعرات کو کہا کہ مجموعی طور پر ہلاکتوں کی تعداد 270,1 سے زیادہ ہو گئی ہے۔ چین کے سرکاری میڈیا نے قبل ازیں تبت میں مزید 21 افراد کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی تھی، جس سے 26 اگست کو آنے والی تباہی سے مجموعی تعداد 273,1 ہو گئی تھی۔ نیپال میں لاپتہ افراد کی تعداد 216,4 رہی، کیونکہ امدادی کارروائیاں جنگی بنیادوں پر جاری ہیں۔ چین میں سرکاری میڈیا کا کہنا ہے کہ 541 افراد لاپتہ ہیں، جس سے مجموعی تعداد 757,4 ہو گئی ہے۔ 30 سے زائد قومیتوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً 600 غیر ملکی بھی لاپتہ ہیں، جن میں ہندوستانیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ بدھ کو محکمہ خارجہ کے مطابق، تقریباً 75 امریکی بھی بے حساب ہیں۔ کھٹمنڈو میں، کچھ لاپتہ غیر ملکیوں کے مایوس خاندانوں نے کہا کہ وہ اپنے پیاروں کے بارے میں کسی بھی معلومات کے لیے ہسپتالوں اور مردہ خانے تلاش کر رہے ہیں۔ 53 سالہ امریکی سنجیو رائے نے کہا، ''میں مایوسی محسوس کر رہا ہوں، بہت دن ہو گئے ہیں، یہ جاننے کے بعد کہ اس کی بیوی کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ پہاڑی اضلاع میں آنے والے سیلاب نے سڑکیں، پل اور دیگر بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے، جس سے امدادی سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ امدادی ایجنسیوں نے کہا کہ وہ چین کے ساتھ سرحد کے قریب مشکل سے متاثرہ اضلاع میں امداد پہنچانے کے لیے پورٹرز کو تعینات کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ نیپال کے لیے اقوام متحدہ کی رہائشی کوآرڈینیٹر لیلا پیٹرز ڈیئی نے کھٹمنڈو میں صحافیوں کو بتایا، ''ہم حکومت سے اس بات پر بات کر رہے ہیں کہ امداد پہنچانے کے لیے ہیلی کاپٹر، کارگو ڈرون کا استعمال کیسے کیا جائے۔ آپ کے ملک کی خوبصورتی (یہ ہے) کہ آپ کے پاس پورٹرز ہیں۔ لہذا ہمیں جلد سے جلد امداد پہنچانے کے لئے ان آسان ذرائع میں بھی واپس جانا ہوگا۔ نیپال میں طویل عرصے سے ٹریکنگ اور کوہ پیمائی کی مہمات کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جانے والے، پورٹر سخت حالات میں کھڑی پگڈنڈیوں میں دنوں تک بھاری بوجھ اٹھانے کے لیے جانے جاتے ہیں۔ نیپالی فوج کے اہلکار اور ریسکیو ٹیمیں، بشمول غیر ملکی ماہرین، جمعرات کو بھی ایسے زندہ بچ جانے والوں کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں جن کا خدشہ ہے کہ کئی بائیڈرو پاور سرنگوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ فوج نے کہا کہ سرنگوں میں زندہ بچ جانے والوں کی تلاش کے لیے کھدائی کرنے والوں اور دیگر بھاری آلات کا استعمال جاری ہے۔

زیرِ زمین بینکاری اور حوالہ پیشہ ور منی لانڈرنگ کے اہم ذرائع

ایف اے ٹی ایف کی خصوصی رپورٹ میں خلاصہ

پیرس: ایف اے ٹی ایف کی جانب سے آج جاری کی گئی ایک نئی رپورٹ میں زیرِ زمین بینکاری اور حوالہ سمیت اسی نوعیت کی دیگر خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے ذریعے غیر قانونی مالی سرگرمیوں کو سہولت فراہم کیے جانے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق رپورٹ میں ان نظاموں کے ذریعے منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے بڑھتے ہوئے خطرے کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بعض معاملات میں صرف چند ماہ کے دوران زیرِ زمین بینکاری اور حوالہ پر مبنی طریقہ کار کے ذریعے 500 ملین یورو سے زیادہ رقم سفید کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق زیرِ زمین بینکاری اور اسی نوعیت کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کا جرائم پیشہ عناصر کی جانب سے غلط استعمال دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ رپورٹ میں شامل 80 فیصد سے زیادہ ممالک نے ان نظاموں کو پیشہ ورانہ منی لانڈرنگ کے اہم ذرائع یا طریقوں میں شمار کیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ اسی نوعیت کی خدمات بعض جائز مقاصد کے لیے بھی استعمال ہو سکتی ہیں تاہم بیشتر ممالک میں زیرِ زمین بینکاری یا غیر رجسٹرڈ مالی خدمات فراہم کرنا عمومی طور پر جرم ہے اور ایف اے ٹی ایف کے مقرر کردہ معیارات کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہے۔ ایف اے ٹی ایف کے معیارات کے تحت ممالک سے سفارش کی گئی ہے کہ ایسی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے لیے اجازت نامہ یا رجسٹریشن لازمی قرار دی جائے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ زیرِ زمین بینکاری اور حوالہ کے نیٹ ورک وقت کے ساتھ تبدیل ہوئے ہیں اور اب ان کا تعلق تیزی سے انتہائی منظم پیشہ ورانہ منی لانڈرنگ سے جڑتا جا رہا ہے۔ اس رجحان میں منی لانڈرنگ کی مختلف سرگرمیوں کو ماہر افراد کے حوالے کرنا اور منی لانڈرنگ کو باقاعدہ تجارتی کاروباری ماڈل میں تبدیل کرنا شامل ہے۔ رپورٹ کے مطابق زیرِ زمین بینکاری کے نظام اور اسی نوعیت کی خدمات فراہم کرنے والے ادارے اب تیزی سے کاروباری ڈھانچے کی شکل اختیار کر رہے ہیں۔ ان کے ذریعے انتہائی پیچیدہ اور بڑے پیمانے پر پھیلائے جانے کے قابل سرحد پار منی لانڈرنگ کے پیشہ ورانہ نیٹ ورک وجود میں آ رہے ہیں۔ یہ نیٹ ورک کم کمیشن پر بڑی مقدار میں رقم یا مالی قدر کو تیزی سے ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل کرنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ ایف اے ٹی ایف نے خبردار کیا ہے کہ وکلا اکاؤنٹنٹس آڈیٹرز نوٹریز کمپنیوں کی تشکیل میں معاون ایجنٹ مالی مشیر جائیداد کے ایجنٹ اور جوئے خانوں سے وابستہ افراد بھی ان منصوبوں کو سہولت فراہم

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

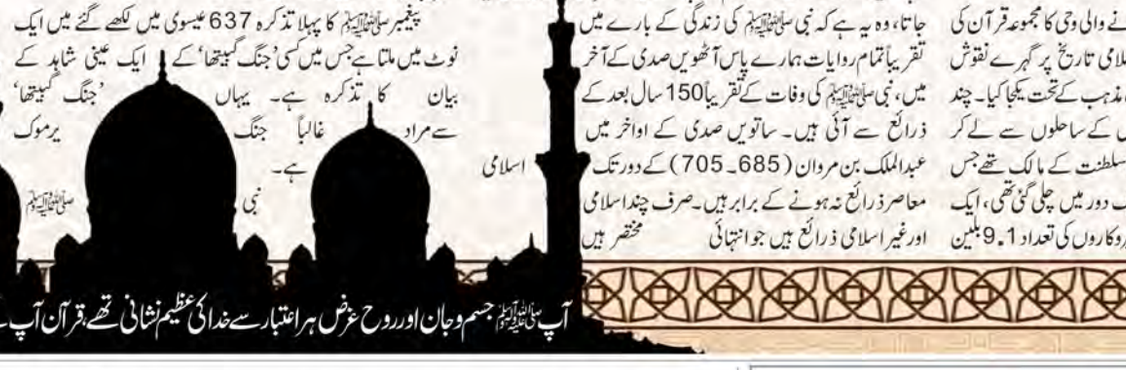

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۵ ستمبر ۲۰۲۶

ترقی کے دعوے اور عوامی بدحالی

وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک ویڈیو پیام جاری کرتے ہوئے دعوی کیا ہے کہ ہندوستان نے 8.7 فیصد کی شرح سے ترقی کی ہے۔ وزیر اعظم نے یہ دعوی کیا ہے کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ دنیا بھر میں معاشی بدحالی کا عروج ہے۔ کئی ممالک میں حالات ابتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کورونا کے بعد سے اب تک دنیا بھر کے حالات میں کوئی سدھار نہیں آیا ہے۔ اس کے باوجود ہندوستان تیز رفتاری سے ترقی کر رہا ہے۔ وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ ہندوستان کے آس پاس کے ممالک کی حالت بھی ابتر ہے اور وہاں بھی معاشی سرگرمیاں متاثر ہو کر رہ گئی ہیں۔ ہندوستان نے تاہم سبھی مشکلات کو پار کرتے ہوئے ترقی کیا سفر طئے کیا ہے۔ ان کا دعوی تھا کہ ملک نے 8.7 فیصد کی شرح سے ترقی کی ہے جو سارے ملک کیلئے ایک اچھی علامت ہے۔ وزیر اعظم نے ساتھ ہی یہ اپیل بھی دہرائی کہ ملک کے عوام بیرونی ممالک کے سفر سے گریز کریں۔ اگر وہ بیرونی ممالک میں شادیک رنا چاہتے ہیں تو اس سے بھی گریز کیا جائے اور وکست بھارت کے خواب کو یقینی بنانے کیلئے بلا ضرورت سونا خریدنے سے بھی فی الحال رک جائیں۔ ایک ہی بیان میں وزیر اعظم نے دو متضاد باتیں کی ہیں۔ اگر واقعی ملک اس شرح سے ترقی کر رہا ہے تو پھر ملک کے عوام کو بیرونی سفر اور سونا خریدنے سے روکنے کی وجہ سمجھ سے باہر ہی کہی جاسکتی ہے۔ وزیر اعظم نے بالواسطہ طور پر راہول گاندھی پر تنقید کی۔ قائد اپوزیشن کا نام لئے بغیر انہوں نے کہا کہ کچھ جھوٹ کی گونج چلائی جارہی ہے کہ ملک میں حالات درست نہیں ہیں اور معاشی مشکلات کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اگر واقعی ملک میں معاشی مشکلات کے اندیشے لاحق نہیں ہیں تو پھر بیرون ملک سفر اور سونا خریدنے سے رکنے کی اپیل بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ وکست بھارت کی جو بات ہے تو یہ خواب بھی اسی طرح کا ہے جس طرح کا دو کروڑ ملازمتوں کا تھا۔ یہ بھی اسی طرح کا خواب ہے کہ ملک میں 100 اسمارٹ شہر بنائے جائیں گے۔ یہ خواب بھی اسی طرح کا ہے کہ ہر شہری کے کھاتہ میں 15 لاکھ روپئے آئیں گے۔ ہندوستان بھر کے آج جو حالات ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ جہاں حکومت کی جانب سے تیز رفتار ترقی کے دعوے کئے جارہے ہیں تو اس بات کا بھی جواب دینا چاہئے کہ ملک کے عوام بدحالی کا شکار کیوں ہو رہے ہیں۔ مہنگائی کی وجہ سے عوام کو جو مشکلات پیش آرہی ہیں وہ ناقابل بیان کہی جاسکتی ہیں۔ پکوان گیس سے لے کر تیل تک' پٹرول سے لی کر ڈیزل تک' دالوں سے لی کر چاول تک' ادویات سے لے کر چپنی تک ہر شئے مہنگی ہوتی چلی جارہی ہے جبکہ عوام کی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے ملازمتوں کی فراہمی بالکل بھی بند ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ خانگی شعبہ میں بھی بڑی کمپنیوں کی جانب سے مسلسل ملازمتوں میں تخفیف کی جارہی ہے۔ مصنوعی ذہانت کے نام پر عملہ کی تعداد گھٹائی جارہی ہے۔ انہیں دوسرے روزگار تلاش کرنے کو کہا جارہا ہے۔ عوام ضرورت کی ہر شئے کیلئے اضافی پیسے ادا کرنے پر مجبور کئے جارہے ہیں اور اس جانب توجہ دینے کیلئے حکومت تیار ہی نہیں ہے۔ عام آدمی کو راحت پہونچانے کی بجائے زی نیٹ ورک کے بانی سبھاش چندرا کے 22 ہزار کروڑ روپئے کے بھاری قرضہ کو محض ساڑھے چھ کروڑ میں ختم کر دیا گیا ہے۔ اس سے حکومت کے ایجنڈہ کا پتہ چلتا ہے جبکہ یہ سبھاش چندرا وہی ہیں جن کو بی جے پی ارکان اسمبلی نے تائید کرتے ہوئے ہریانہ سے راجیہ سبھا کیلئے انتخاب میں مدد کی تھی۔ دیہی علاقوں کے عوام کی مشکلات بھی بے تحاشہ ہوگئی ہیں۔ انہیں بھی ضروریات زندگی کی تکمیل کیلئے پہلے سے زائد مشکل حالات کا سامنا ہے۔ مڈل کلاس طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہے۔ سفید پوشی کا بھرم رکھنے کی کوشش میں اس کی کمر ٹوٹ رہی ہے۔ نہ ضروریات زندگی کا سامان قابل رسائی ہے نہ علاج عوام کیلئے سستا ہے۔ ملک واقعی ترقی کر رہا ہے تو پھر حکومت کو یہ جواب دینا چاہئے کہ اس ترقی کے ثمرات محض کارپوریٹس تک کیوں محدود ہیں اور عوام کو اس کے ثمرات سے محروم کیوں رکھا جارہا ہے۔

اپنی شناخت بھی، وطن کی خدمت بھی

ہندوستان صرف ایک ملک نہیں، ایک مزاج بھی ہے؛ ایک ایسا مزاج جس میں رنگ بہت ہیں، راستے بہت ہیں، آوازیں بہت ہیں، مگر زمین ایک ہے۔ یہاں مسجد کی اذان بھی سنائی دیتی ہے، مندر کی گھنٹی بھی؛ گوردوارے کی صدا بھی ہے اور چرچ کی گھنٹی بھی۔ یہی تنوع ہندوستان کی حقیقت ہے اور اسی حقیقت کے درمیان ہمیں اپنے عقیدے، اپنی شناخت اور اپنے قومی کردار کا تعین کرنا ہے۔ مگر آج ایک سوال خاموشی سے ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے: کیا دوسروں کا احترام کرنے کے لیے اپنی شناخت کو دھندلا دینا ضروری ہے؟ کیا بھائی چارہ اس وقت پیدا ہوگا جب ایک مسلمان دوسرے مذہب کی مذہبی رسم میں شریک ہوگا؟ کیا سیکولر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے مذہبی امتیاز کو عوامی زندگی سے مٹا دے؟

مولانا قاری اسحاق گورا

ہندوستان صرف ایک ملک نہیں، ایک مزاج بھی ہے؛ ایک ایسا مزاج جس میں رنگ بہت ہیں، راستے بہت ہیں، آوازیں بہت ہیں، مگر زمین ایک ہے۔ یہاں مسجد کی اذان بھی سنائی دیتی ہے، مندر کی گھنٹی بھی؛ گوردوارے کی صدا بھی ہے اور چرچ کی گھنٹی بھی۔ یہی تنوع ہندوستان کی حقیقت ہے اور اسی حقیقت کے درمیان ہمیں اپنے عقیدے، اپنی شناخت اور اپنے قومی کردار کا تعین کرنا ہے۔ مگر آج ایک سوال خاموشی سے ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے: کیا دوسروں کا احترام کرنے کیلئے اپنی شناخت کو دھندلا دینا ضروری ہے؟ کیا بھائی چارہ اس وقت پیدا ہوگا جب ایک مسلمان دوسرے مذہب کی مذہبی رسم میں شریک ہوگا؟ کیا سیکولر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے مذہبی امتیاز کو عوامی زندگی سے مٹا دے؟ اور کیا سیاسی مقبولیت کی خاطر عقیدے کی سرحدیں اتنی نرم کر دی جائیں کہ کل خود ہمیں معلوم نہ رہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ یہ سوال کسی ایک شخص، جماعت یا طبقے سے زیادہ ہماری اجتماعی سوچ سے متعلق ہیں۔ خصوصاً ہندوستان کی مسلم قیادت کیلئے یہ سوال غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ مسلمان اس ملک کا شہری ہے، اس ملک کے آئین کا احترام کرتا ہے، اس ملک کی تعمیر میں اس کا حصہ ہے، اس ملک کی خوشی اور غم میں شریک ہے۔ اسے ملک کی ترقی، امن، تعلیم، معیشت اور انصاف کیلئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ لیکن اس تمام قومی کردار کے باوجود وہ اپنے ایمان، عقیدے اور دینی شناخت سے دستبردار ہونے کا پابند نہیں۔ وطن سے وفا، دین سے جفا کا نام نہیں۔

یہ ایک ایسا جملہ ہے جس میں شاید ہماری موجودہ بحث کا بڑا حصہ سمٹ جاتا ہے۔ مسلم سیاسی رہنما کے لیے سب سے خوبصورت راستہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین پر بھی قائم رہے اور ملک کے ہر شہری کے لیے خیر کا سبب بھی بنے۔ اسلام نے مسلمانوں کو دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے نہیں روکا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی۔" (الممتحنہ: 8) یہ آیت ہمارے لیے ایک واضح میزان ہے۔ نیکی بھی ہو، انصاف بھی ہو، تعلق بھی ہو، احترام بھی ہو، مگر اس کے ساتھ ایمان کی میزان بھی ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ مسلمان کسی غیر مسلم پڑوسی کے گھر جاسکتا ہے، اس کے دکھ میں شریک ہوسکتا ہے، اس کی بیماری میں عیادت کر سکتا ہے، ضرورت میں مدد کر سکتا ہے، اس کے ساتھ کاروبار کر سکتا ہے، ملک کی بہتری کے لیے اس کے ساتھ کھڑا ہوسکتا ہے۔ لیکن کسی دوسرے مذہب کے عقیدے یا عبادت کو اپنے مذہبی عمل کا حصہ بنانا ایک الگ معاملہ ہے۔ یہ فرق معمولی دکھائی دے سکتا ہے، مگر شناخت ہمیشہ معمولی چیزوں ہی سے بنتی اور بگڑتی ہے۔ آج سیاسی زندگی میں ایک نیا انداز نمایاں ہو رہا ہے۔ کیمرہ جہاں پہنچتا ہے، سیاست بھی وہاں پہنچ جاتی ہے۔ مذہبی تہوار آتا ہے، سیاسی چہرے نظر آتے ہیں؛ مذہبی مقام پر حاضری ہوتی ہے، تصویر بنتی ہے؛ کوئی رسم ادا ہوتی ہے، ویڈیو بنتی ہے؛ اور پھر چند لمحوں کا منظر کئی دنوں تک "بھائی چارے" کے عنوان سے گردش کرتا رہتا ہے۔ یہاں ہمیں ذرا ٹھہرنا چاہیے۔ کیمرہ منظر دکھاتا ہے، پس منظر نہیں۔ تصویر چہرہ دکھاتی ہے، نیت نہیں۔ اور سیاست اکثر وہی دکھاتی ہے جو دکھانا چاہتی ہے۔ اس لیے عوام کو بھی اور خصوصاً مسلمانوں کو بھی تصویروں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ اگر کوئی مسلم رہنما دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے درمیان جاتا ہے تو یہ بذاتِ خود کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔ وہ جائے، ملے، بات کرے، محبت کا پیغام دے، ان کے مسائل سنے، ان کے حقوق کی حفاظت کی بات کرے۔ یہی تو ایک جمہوری معاشرے کی خوبصورتی ہے۔ لیکن اگر کسی مقام پر اس سے ایسی مذہبی رسم ادا کرنے کی توقع کی جائے جو اس کے اپنے عقیدے کا حصہ نہیں تو اسے احترام کے ساتھ اپنی حد پہچاننی چاہیے۔ یہ حد نفرت کی دیوار نہیں۔ یہ شناخت کی لکیر ہے۔ اور ہر لکیر تقسیم نہیں کرتی؛ بعض لکیریں حدود محفوظ کرتی ہیں۔

ایک مسلمان رہنما اگر کسی مذہبی عبادت میں شریک ہونے سے معذرت کرے تو اسے نفرت کا پیغام بنانے کی ضرورت نہیں۔ وہ مسکرا کر کہہ سکتا ہے کہ "میں آپ کے عقیدے کا احترام کرتا ہوں، لیکن اپنی عبادت اپنے عقیدے کے مطابق کرتا ہوں۔" یہ جملہ شاید کسی لمبی تقریر سے زیادہ خوبصورت پیغام دے سکتا ہے۔ کیونکہ احترام کا بہترین درجہ یہ ہے کہ میں تمہیں تمہارے مقام پر رہنے دوں اور تم مجھے میرے مقام پر۔ مسلم قیادت کو اسی حکمت کی ضرورت ہے۔ نہ ایسی سختی کہ ہر سماجی تعلق کو بھی مذہبی مسئلہ بنا دیا جائے، نہ ایسی نرمی کہ مذہبی حدود ہی بے معنی ہو جائیں۔ نہ نفرت، نہ مرعوبیت۔ نہ تصادم، نہ خود فراموشی۔ بلکہ استقامت کے ساتھ وسعت۔ یہی ہندوستانی مسلم قیادت کا مطلوبہ مزاج ہونا چاہیے۔ مسلم رہنما کو اپنے ملک کے ہر شہری کا رہنما بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے دروازے پر آنے والے سے اس کا مذہب نہیں پوچھا جانا چاہیے۔ کسی غریب کی مدد کرتے وقت اس کی شناخت نہیں دیکھی جانی چاہیے۔ کسی مظلوم کے لیے آواز اٹھاتے ہوئے اس کی عبادت گاہ نہیں دیکھی جانی چاہیے۔ اگر کسی ہندو خاندان کو مدد چاہیے تو مسلمان رہنما مدد کرے۔ اگر کسی سکھ نوجوان کو روزگار چاہیے تو اس کے لیے کوشش کرے۔ اگر کسی عیسائی بچے کو تعلیم کی ضرورت ہے تو اس کے لیے آواز اٹھائے۔ اور اگر کسی مسلمان کے ساتھ ناانصافی ہو تو اس کے حق کے لیے بھی اسی قوت سے کھڑا ہو۔ یہی سیاست میں اسلام کا اخلاقی چہرہ ہو سکتا ہے۔

ہمیں اپنے مسلم رہنماؤں سے یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ صرف مسلمانوں کے مسائل کی بات کریں؛ ہمیں یہ مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ انصاف کی بات کریں۔ کیونکہ انصاف جب تقسیم ہو جائے تو حق بھی تقسیم ہو جاتا ہے۔ اور جب حق تقسیم ہو جائے تو معاشرہ بھی تقسیم ہو جاتا ہے۔ مسلم قیادت کو اپنی سیاست کا مرکز "مذہبی نمائش" کے بجائے عوامی خدمت بنانا چاہیے۔ اسکول بہتر ہوں۔ مدارس میں جدید تعلیم آئے۔ نوجوان ہنرمند بنیں۔ خواتین تعلیم حاصل کریں۔ غریب کو روزگار ملے۔ بیمار کو علاج ملے۔ مزدور کو اس کی محنت کا حق ملے۔ کمزور کو قانون کا سہارا ملے۔ اور ہر شہری کو یہ احساس ہو کہ اس کا نمائندہ صرف تقریر کرنے والا نہیں بلکہ کام کرنے والا ہے۔ اگر مسلم رہنما یہ کام کرے گا تو اسے اپنے اخلاص کا ثبوت دینے کے لیے کسی دوسرے مذہب کی عبادت گاہ میں مذہبی رسم ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ خدمت خود تعارف بن جائے گی۔ کردار خود دعوت بن جائے گا۔ انصاف خود پہچان بن جائے گا۔ اور اخلاق خود وہ زبان بن جائے گا جسے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہاں مسلمانوں کے لیے بھی ایک اہم اصلاحی پہلو ہے۔ ہمیں اپنے سیاسی رہنماؤں کو صرف اس لیے پسند نہیں کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے مذہب کا نام لیتے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کرتے کیا ہیں۔ نعروں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ تصویروں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ جلسوں سے آگے دیکھنا ہوگا۔ ہمیں پوچھنا ہوگا کہ ہمارے بچوں کے لیے کیا کیا؟ نوجوانوں کے لیے کیا کیا؟ غریبوں کے لیے کیا کیا؟ تعلیم کے لیے کیا کیا؟ روزگار کے لیے کیا کیا؟ قانون اور انصاف کے معاملے میں کیا کردار ادا کیا؟

مسلم معاشرے کو بھی اپنی ترجیحات درست کرنا ہوں گی۔ ہم کسی رہنما کی ایک تصویر دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں، لیکن اس کے پورے سیاسی سفر کا حساب نہیں لیتے۔ کسی ایک مذہبی موقع پر اس کی موجودگی ہمیں متاثر کر دیتی ہے، مگر ہم یہ نہیں دیکھتے کہ اس نے عوامی زندگی میں کتنی دیانت، کتنی محنت اور کتنی خدمت دکھائی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں عوامی شعور کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ اور مسلم رہنماؤں کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ اپنی مذہبی شناخت چھپانا سیکولرزم نہیں۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو اپنے اسلام سے شرمندہ کیوں؟ اپنے عقیدے کے ساتھ قائم رہتے ہوئے سب کے حقوق کی حفاظت کیوں نہیں کر سکتے؟ اپنی نماز کے پابند رہتے ہوئے ملک کی خدمت کیوں نہیں کر سکتے؟ اپنے مذہبی اصولوں پر قائم رہتے ہوئے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کیوں نہیں کر سکتے؟ یقیناً کر سکتے ہیں۔ بلکہ شاید یہی زیادہ مضبوط راستہ ہے۔ ایک مسلمان کی سب سے بڑی طاقت یہ نہیں کہ وہ دوسروں کی طرح دکھائی دے، بلکہ یہ ہے کہ وہ اپنے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کے لیے خیر بن جائے۔ مسلم رہنما کو چاہیے کہ بین المذاہب تعلقات میں احترام کو بنیاد بنائے، عبادت کی مشابہت کو نہیں۔ ملاقات کرے، مگر مذہبی عقیدے کی حد جانے۔ مبارک باد دے، مگر عبادت میں شریک نہ ہو۔ امن کی بات کرے، مگر عقیدے میں ابہام پیدا نہ کرے۔ ملک کی خدمت کرے، مگر دین کو سیاسی مصلحت کی نذر نہ کرے۔ یہی وہ توازن ہے جس کی آج شدید ضرورت ہے۔ اور اگر کسی مسلم رہنما سے کوئی ایسا عمل سرزد ہو جائے جو شرعی اعتبار سے درست نہ ہو تو ہمیں بھی اپنے اندازِ اصلاح پر غور کرنا ہوگا۔ ہر غلطی کرنے والے کو "منافق" کہنا اصلاح نہیں۔ ہر اختلاف کرنے والے کو دشمن سمجھ لینا بھی اصلاح نہیں۔ دلوں کا فیصلہ اللہ کے پاس ہے۔ ہمیں عمل کی بات کرنی چاہیے، شخص کی نہیں۔ اصلاح کرنی چاہیے، تحقیر نہیں۔ نصیحت کرنی چاہیے، نفرت نہیں۔

کیونکہ ایک غلطی کی اصلاح کے لیے ایک دل توڑ دینا ضروری نہیں ہوتا۔ یہی علماء، دانشوروں اور عوام سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ مسلم قیادت کو دین اور سیاست کے درمیان صحیح توازن سمجھنے میں مدد دیں۔ مسلم رہنما بھی علماء سے رہنمائی لیں، اپنے فیصلوں میں دینی حساسیت کو ملحوظ رکھیں اور یہ سمجھیں کہ ان کا ذاتی عمل بھی عوام کے لیے پیغام بن جاتا ہے۔ ایک عام مسلمان کی لغزش شاید ایک فرد تک محدود رہے، لیکن ایک عوامی رہنما کا عمل کبھی کبھی پوری نسل کے لیے مثال بن جاتا ہے۔ اس لیے جتنا منصب بڑا، اتنی احتیاط بڑی۔ یہ احتیاط کمزوری نہیں، ذمہ داری ہے۔ آخر میں ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ ہندوستان میں مسلم قیادت کو دو چیزوں میں سے کسی ایک کا انتخاب نہیں کرنا: دین یا وطن۔ یہ کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ ایک مسلمان اپنے دین کا پابند رہتے ہوئے اپنے وطن کا بہترین شہری بن سکتا ہے۔ وہ اپنے عقیدے میں مضبوط رہتے ہوئے دوسروں کے حقوق کا محافظ بن سکتا ہے۔ وہ اپنی مذہبی شناخت کے ساتھ کھڑا رہتے ہوئے ہندوستان کی جمہوریت، آئین، امن اور ترقی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتا ہے۔ دین دل میں ہو، خدمت ہاتھ میں ہو، انصاف زبان پر ہو اور انسانیت نظر میں ہو۔ شاید مسلم قیادت کے لیے اس سے بہتر تعارف کوئی نہیں۔ ہمیں ایسی قیادت چاہیے جو مذہب کو نفرت کا ہتھیار نہ بنائے، سیاست کو مذہبی نمائش نہ بنائے اور سیکولرزم کو خود فراموشی کا نام نہ دے۔ جو مسجد سے نکل کر بازار کے آدمی تک پہنچے، مدرسے سے نکل کر یونیورسٹی کے طالب علم تک پہنچے، اپنے ووٹر سے آگے اپنے شہر تک پہنچے اور اپنے شہر سے آگے پورے ملک کی فکر کرے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

ایک سے زیادہ نکاح: شریعت کی اجازت یا معاشرے کی نظر میں جرم؟

ہمارے معاشرے میں ایک عجیب ذہنیت پیدا ہوگئی ہے۔ اگر کوئی شخص ایک نکاح کرے تو اسے شریف، سنجیدہ اور مہذب سمجھا جاتا ہے، لیکن اگر کوئی شخص دوسری شادی کرلے، اور وہ بھی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے، تو فوراً اس پر انگلیاں اٹھنے لگتی ہیں۔ لوگ اس کے کردار پر سوال کرتے ہیں، اسے عیاش، خودغرض اور غیر ذمہ دار جیسے القاب دینے لگتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک سے زیادہ نکاح بذات خود کوئی گناہ ہے؟ کیا اسلام نے دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کی اجازت نہیں دی؟ اللہ تعالی نے اجازت دی ہے اللہ تعالی قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً۔ (سورۃ النساء:3) ترجمہ: تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں، دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو صرف ایک (سے نکاح کرو) اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لئے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے۔ تمام امّت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لئے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے اسلام قبول کیا، اس کی آٹھ بیویاں تھیں، آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے صرف چار رکھنا۔ (ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی من اسلم وعندہ نساء۔۔۔ الخ، ۲ / ۳۹۶، الحدیث: ۲۲۴۱) فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا: پھر اگر تمہیں عدل نہ کر سکنے کا ڈر ہو۔ آیت میں چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی صورت میں سب کے درمیان عدل نہیں کر سکو گے تو صرف ایک سے شادی کرو۔ اسی سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی چار میں عدل نہیں کر سکتا لیکن تین میں کر سکتا ہے تو تین شادیاں کر سکتا ہے اور تین میں عدل نہیں کر سکتا لیکن دو میں کر سکتا ہے تو دو کی اجازت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بیویوں کے درمیان عدل کرنا فرض ہے، اس میں نئی، پرانی، کنواری یا دوسرے کی مطلقہ، بیوہ سب برابر ہیں۔ یہ عدل لباس میں، کھانے پینے میں، رہنے کی جگہ میں اور رات کو ساتھ رہنے میں لازم ہے۔ ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ غور کیجئے! قرآن کریم نے ایک سے زیادہ نکاح کی واضح اجازت بیان فرمائی ہے، لیکن ساتھ ہی عدل کی شرط بھی رکھی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ "ایک س

کمر توڑ مہنگائی اور بنیوں کی ذخیرہ اندوزی نے خوردنی اشیاء پر قیامت برپا کر دی گئی ہے بی جے پی حومت نے جس طرح سے ریکارڈ پہ ریکارڈ بنا رہی کوئی اس کو توڑ نہیں سکتا ہے خوردنی اشیاء کی بے تحاشہ منگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے ہر طرف لوٹ مار ہے مہنگائی ہے پہلے اشیاء خورد ونوش قیمتوں کے دام دو روپیہ پانچ روپیہ بڑھتے تھے بی جے پی حکومت نے ایک مشت بیس روپیہ چالیس روپیہ بڑھا دیا ہے اور اس پر طرہ ہے کی ہم نے بہت اچھا کام کیا ہے، عوام کو آسانیاں فراہم کی ہے یہ مہنگائی نہیں ہے بلکہ عوام کے جیب پر اور گھر کی دولت پر ڈاکہ ڈالے جا رہے ہیں عوام کو مذہبی افیون میں مبتلاء کر کے بیقوف بنایا جا رہا ہے کئی فرضی کاموں میں دھارمک نعروں میں اندھ بھگتوں کو الجھا دیا گیا اسی میں وہ مست ہیں کوڑ یا تراہیں مندر میں الجھا دو اور حکومت کرو اندھ بھگت کو عوام مخالف پوری شدت سے عوام میں فرقہ وارانہ ذہنیت پیدا کر دو اور اپنا الو سیدھا کرو۔

کمر توڑ مہنگائی میں چینی نے عوام کو بے چین کر دیا ہے

ڈاکٹر عبداللہ فیصل

کمر توڑ مہنگائی اور بنیوں کی ذخیرہ اندوزی نے خوردنی اشیاء پر قیامت برپا کر دی گئی ہے بی جے پی حومت نے جس طرح سے ریکارڈ پہ ریکارڈ بنا رہی کوئی اس کو توڑ نہیں سکتا ہے خوردنی اشیاء کی بے تحاشہ منگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے ہر طرف لوٹ مار ہے مہنگائی ہے پہلے اشیاء خورد ونوش قیمتوں کے دام دو روپیہ پانچ روپیہ بڑھتے تھے بی جے پی حکومت نے ایک مشت بیس روپیہ چالیس روپیہ بڑھا دیا ہے اور اس پر طرہ ہے کی ہم نے بہت اچھا کام کیا ہے، عوام کو آسانیاں فراہم کی ہے یہ مہنگائی نہیں ہے بلکہ عوام کے جیب پر اور گھر کی دولت پر ڈاکہ ڈالے جا رہے ہیں عوام کو مذہبی افیون میں مبتلاء کر کے بیقوف بنایا جا رہا ہے کئی فرضی کاموں میں دھارمک نعروں میں اندھ بھگتوں کو الجھا دیا گیا اسی میں وہ مست ہیں کوڑ یا تراہیں مندر میں الجھا دو اور حکومت کرو اندھ بھگت کو عوام مخالف پوری شدت سے عوام میں فرقہ وارانہ ذہنیت پیدا کر دو اور اپنا الو سیدھا کرو، بی جے پی حکومت کس کس کا حساب دے گی اگر ان سے حساب مانگا جائے تو ہر معاملے میں ہندو مسلم کرتی ہے فرقہ پرستی ہندو مسلم میں دوری گائے کے نام پر سیاست ہندو مسلم کرتے ہیں جبکہ حقیقت کچھ اور ہے بی جے پی کے دور حکومت میں ہندستان اول نمبر پر ہے بیف اسپورٹ میں پوری دنیا میں چینی کی بڑھتی قیمتوں نے مٹھائی کی قیمت میں بھی اضافہ کر دیا۔

ملک میں ان دنوں چینی کے بحران کے باعث قیمت 70/80 سے روپے فی کلو تک اضافہ ہوا ہے جس کے باعث مٹھائیوں کی قیمت میں بھی اضافہ ہوا ہے اور مٹھائیاں تک مہنگی ہوگئیں۔ ملک ہندستان میں عوام پریشان ہیں کھانے کے لئے محتاج ہیں خوردنی اشیاء کی قیمتوں میں زبردست اضافہ نے گھریلو بجٹ کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے کھانے پینے کی چیزیں اور اوپر سے ٹیکس نے غریب عوام پر بوجھ پڑ گیا ہے اس کے علاوہ بجلی کی قیمتوں میں 18.14 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور گزشتہ ماہ میں گیس کی قیمتوں میں زبردست فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا جب کہ ہر قسم کی ٹرانسپورٹ فیصد تک مہنگی ہوگئی۔ ہاؤس رینٹ میں زبردست فیصد اضافہ ہوا، ایک ماہ میں ادویات کی قیمتوں میں 16.0 فیصد تک اضافہ، ڈاکٹر کلینک فیس، ڈینٹل سہولیات اور میڈیکل ٹیسٹ بھی مزید مہنگے ہو گئے۔ دوران پلاسٹک کی مصنوعات 3.74 فیصد مہنگی ہوگئیں۔

بڑھتی ہوئی مہنگائی آج کے دور کا ایک ایسا سنگین مسئلہ ہے جس نے غریب اور متوسط طبقے کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ مہنگائی کے اسباب اشیائے خورونوش کی قیمتیں: آٹا، گھی، دالیں اور سبزیوں کی قیمتوں میں مسلسل اور تیز رفتار اضافہ توانائی بحران: پٹرول، ڈیزل، بجلی اور گیس کے نرخ بڑھنے سے ہر چیز مہنگی ہو جاتی ہے معاشی عدم استحکام ناقص معاشی پالیسیاں، ذخیرہ اندوزی اور روپے کی گرتی ہوئی قدر عوام کی مالی مشکلات بنیادی ضروریات سے محرومی غریب خاندانوں کے لیے دو وقت کی روٹی کا حصول مشکل ہو گیا ہے، اور وہ ایک وقت کا کھانا کھانے پر مجبور ہیں۔ صحت اور تعلیم کا زوال: علاج معالجہ اور بچوں کی تعلیم اتنی مہنگی ہو گئی ہے کہ عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہے۔ قرضوں کا بوجھ روزمرہ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے لوگ قرض لینے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ حل اور تجاویز حکومت کو چاہیے کہ وہ ذخیرہ اندوزوں اور منافع خوروں کے خلاف سخت کارروائی کرے۔ یوٹیلیٹی بلز اور بنیادی اشیاء پر سبسڈی دی جائے تاکہ عوام کو ریلیف مل سکے۔ بے روزگاری کے خاتمے اور

روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے لیے موثر معاشی اصلاحات کی جائیں۔ چینی کے دام نے توڑا ریکارڈ، 44 سے بڑھ کر 60-65 روپے کلو پہنچی قیمت؛ تہواروں سے پہلے مہنگائی کا جھٹکا چینی کی قیمتوں میں اگست کے دوران اچانک زبردست اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ صرف 17 دن میں چینی کے دام تقریباً 19 روپے فی کلو تک بڑھ گئے۔ تھوک بازار میں قیمت 44 روپے سے بڑھ کر تقریباً 60 روپے اور کئی جگہ خوردہ قیمت 65 روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے۔ تاجروں کے مطابق کم اسٹاک، تہواروں سے پہلے بڑھتی مانگ اور بازار میں ذخیرہ کیے جانے کو قیمت بڑھنے کی بڑی وجوہات میں شمار کیا جا رہا ہے۔ اتر پردیش کے کچھ بازاروں میں تاجروں نے ایجنٹوں کی جانب سے مسلسل زیادہ نرخ پر چینی فروخت کیے جانے کی بھی بات کہی ہے۔

قیمتوں میں اضافے کا اثر صرف گھریلو بجٹ پر نہیں پڑ رہا بلکہ چائے، مٹھائی اور دیگر کھانے پینے کی اشیا بھی مہنگی ہونے کا خدشہ ہے۔ حکومت نے ذخیرہ اندوزی روکنے کے لیے چینی پر اسٹاک لمٹ بھی نافذ کی ہے، لیکن فی الحال قیمتوں میں تیزی برقرار ہے۔ غریبی پر بوجھ ایک ایسا دردناک سماجی اور معاشی سچ ہے جہاں غریب انسان بنیادی ضرورتوں کے لیے بھی عام لوگوں سے زیادہ قیمت چکاتا ہے۔ اسے معاشی زبان میں پوورٹی پینلٹی (Poverty Penalty) یا غریبی کا جرمانہ کہا جاتا ہے۔ غریب طبقے پر بڑھتے ہوئے بوجھ کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں معاشی اور روزمرہ کا بوجھ مہنگائی کی مار روزمرہ کے استعمال کی چیزیں (جیسے آٹا، دال، گھی) جب مہنگی ہوتی ہیں تو اس کا سب سے زیادہ اثر غریب کی جیب پر پڑتا ہے کیونکہ ان کی آمدنی کا ایک بڑا حصہ صرف کھانے پینے پر خرچ ہو جاتا ہے۔ چھوٹی خریداری، زیادہ قیمت غریب انسان پیسوں کی کمی کی وجہ سے مہینے کا راشن ایک ساتھ نہیں خرید سکتا۔ وہ روزانہ کی بنیاد پر چھوٹے پیکٹ (Sachets) خریدتا ہے، جو ہول سیل (Wholesale) کے مقابلے میں بہت مہنگے پڑتے ہیں۔ بنیادی سہولیات کا فقدان مہنگا علاج سرکاری ہسپتالوں میں ناقص انتظامات کی وجہ سے غریب مجبوراً پرائیویٹ کلینک جاتا ہے، جہاں ایک ہی بیماری اس کے پورے مہینے کے بجٹ کو تباہ کر دیتی ہے۔ تعلیم کا بوجھ بچوں کو اچھے مستقبل کے لیے پرائیویٹ اسکولوں میں بھیجنا غریب والدین کے لیے ایک بھاری مالی بوجھ بن چکا ہے نفسیاتی اور سماجی بوجھ مسلسل ذہنی دباؤ کل کا کھانا کہاں سے آئے گا کرایہ کیسے ادا ہوگا؟ یہ فکریں انسان کو وقت سے پہلے بوڑھا اور بیمار کر دیتی ہیں عزتِ نفس کا نقصان معاشرے میں غریب کو اکثر وہ عزت اور حقوق نہیں ملتے جو ایک امیر کو ملتے ہیں، جس سے ان میں مایوسی جنم لیتی ہے۔ اور آدمی اسی اکھیڑ بن میں رات دن پریشان رہتا۔

ارکان پارلیمنٹ کی افسوس ناک کارکردگی اور مودی کی شاہ خرچی

سرفراز احمد قاسمی

جمہوریت میں عوامی نمائندوں اور ارا کین پارلیمنٹ کا کردار محض انتخابات جیت کر ایوانوں تک پہنچنے کا نام نہیں، بلکہ ان لوگوں پر یہ بنیادی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ عوام کے مسائل کو سمجھیں، ان کی آواز بنیں، حکومت سے جواب طلب کریں اور قانون سازی کے عمل میں فعال کردار ادا کریں۔ افسوس ہے کہ بھارت میں عوامی نمائندگی کا یہ بنیادی تصور رفتہ رفتہ کمزور ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ انتخابات کے دوران عوام سے بلند بانگ وعدے کیے جاتے ہیں، ترقی، روزگار، تعلیم، صحت، مہنگائی اور بنیادی سہولیات کے مسائل حل کرنے کے بڑے بڑے دعوے ہوتے ہیں، مگر انتخابی کامیابی کے بعد اکثر نمائندوں اور عوام کے درمیان ایک ایسی خلیج پیدا ہو جاتی ہے جسے پاٹنا آسان نہیں ہوتا۔ عوام اپنے مسائل کے حل کے لیے سرکاری دفاتر اور لیڈران کے دروازوں کے چکر لگاتے رہتے ہیں، جبکہ ان کے منتخب نمائندے سیاسی مصروفیات، جماعتی وفاداریوں اور انتخابی مفادات میں زیادہ الجھے نظر آتے ہیں، پارلیمنٹ اور اسمبلیاں دراصل سنجیدہ بحث، قانون سازی اور حکومت کے احتساب کے مراکز ہونے چاہئیں لیکن اکثر یہ ایوان شور و ہنگامے، سیاسی الزام تراشی اور باہمی کشمکش کی نذر ہو جاتے ہیں۔ عوامی مسائل پر گہری اور نتیجہ خیز بحث کے بجائے سیاسی جماعتوں کی باہمی جنگ زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جن لاکھوں ووٹروں نے اپنے نمائندوں کو منتخب کر کے ایوانوں میں بھیجا، کیا ان کی اصل آواز واقعی وہاں سنی جاتی ہے؟ آج ملک کو بے روزگاری، مہنگائی، معاشی ناہمواری، کسانوں کے مسائل، تعلیمی بحران، صحت کی سہولیات اور سماجی بے چینی جیسے سنگین چیلنجوں کا سامنا ہے۔ ایسے حالات میں عوامی نمائندوں سے توقع تھی کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کی حقیقی صورتحال پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرتے، حکومت سے سخت سوالات کرتے اور پالیسی سازی میں سنجیدہ کردار ادا کرتے۔ مگر بدقسمتی سے بہت سے نمائندوں کی سرگرمیاں صرف انتخابی سیاست، جلسوں، نعروں اور سیاسی بیان بازی تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ عوام اپنے نمائندوں کی پارلیمانی کارکردگی سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے۔ کتنے سوالات اٹھائے گئے؟ کتنی بحثوں میں شرکت کی گئی؟ اپنے حلقۂ انتخاب کے لیے کیا اقدامات کیے گئے؟ عوامی مسائل کے حل کے لیے کون سی کوششیں ہوئیں؟ یہ تمام سوالات ہر انتخاب سے پہلے عوام کو اپنے نمائندوں سے ضرور پوچھنے چاہئیں۔ جمہوریت صرف ووٹ ڈالنے کا نام نہیں بلکہ مسلسل احتساب کا نظام ہے۔ اگر عوام اپنے نمائندوں سے جواب طلب کرنا چھوڑ دیں تو نمائندگی کا پورا تصور کمزور پڑ جاتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام شخصیت، مذہب، ذات، برادری اور جذباتی نعروں سے بالاتر ہو کر اپنے نمائندوں کی حقیقی کارکردگی کا جائزہ لیں، بھارت جیسے وسیع اور متنوع جمہوری ملک میں ایک فعال، باخبر اور ذمہ دار پارلیمنٹ ہی عوامی مسائل کے حل کی امید بن سکتی ہے۔ لیکن یہ کیسے ہوگا جہاں پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کسی جواب دہی کے لئے نہیں آتے، ادھر پارلیمنٹ چلتی رہتی اور حکمراں باہر ممالک کے ٹور پر ہوتے ہیں یا پھر ملک میں رہ کر بھی پارلیمنٹ کی کارروائی میں شریک نہیں ہوتے اور نہ اسے اہمیت دیتے ہیں، عوامی نمائندوں کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ پارلیمنٹ کی نشست کوئی اعزاز یا مراعات حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ ایک عظیم عوامی ذمہ داری ہے، وقت آ گیا ہے کہ ملک کی عوام اپنے نمائندوں سے صرف وعدے نہیں بلکہ کارکردگی کا حساب مانگیں۔ کیونکہ ایک مضبوط جمہوریت کا انحصار صرف اچھے حکمرانوں پر نہیں بلکہ ذمہ دار عوام اور جواب دہ نمائندوں پر بھی ہوتا ہے۔

ہندوستان میں مقامی سطح پر ترقیاتی کاموں کو رفتار دینے کے لیے 1993 میں رکن پارلیمنٹ مقامی علاقہ ترقیاتی منصوبہ شروع کیا گیا تھا، اس منصوبے کے تحت ملک کے ہر منتخب رکن پارلیمنٹ کو اپنے حلقے کی

بنیادی ضروریات اور ترقیاتی کاموں کے لیے ہر سال پانچ کروڑ روپے کا فنڈ دیا جاتا ہے، اس کے قواعد واضح ہیں، یہ رقم صرف عوامی اثاثوں کی تعمیر، سرکاری زمین پر اور سرکاری کنٹرول والے اداروں کے لیے ہی خرچ کی جا سکتی ہے۔ 2011/12 سے ہر رکن پارلیمنٹ کے لیے یہ رقم سالانہ پانچ کروڑ روپے مقرر ہے، لیکن کیا ہمارے ارا کین پارلیمنٹ اس بھاری بھرکم فنڈ کا صحیح استعمال کر رہے ہیں؟ حالیہ اعداد و شمار جو کہانی بیان کرتے ہیں وہ کافی حد تک مایوس کن ہیں، 18ویں لوک سبھا (2024 تا 2029) اور راجیہ سبھا کے مجموعی طور پر 745 ارا کین پارلیمنٹ کے لیے نظام میں کل مختص رقم 544.11 کروڑ روپے ہے، لیکن اس بھاری بھرکم بجٹ میں سے اب تک پورے ملک میں صرف تین ہزار 8.539 کروڑ روپے ہی خرچ کئے جا سکے ہیں، اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ مجموعی مختص فنڈ کا صرف 7.30 فیصد حصہ ہی ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق 18ویں لوک سبھا 27 مئی 2026 تک کے تمام 543 موجودہ ارا کین کے لیے منصوبے کے تحت مجموعی 265.8 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، وزارت شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق لوک سبھا ارا کین پارلیمنٹ نے اب تک مجموعی طور پر 790.88 عوامی کاموں کی سفارش کی ہے، جن کی مالیت تقریباً 787.4 کروڑ روپے ہے، ان میں سے 524.67 کاموں کو منظوری دی گئی ہے، جن کی مالیت 547.3 کروڑ روپے ہوتی ہے، لیکن صرف 807.21 کام ہی مکمل ہو سکے ہیں، جن کی مالیت ایک ہزار 47 کروڑ روپے ہے، ایم پاورڈ انڈین کی رپورٹ کے مطابق 36 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں کی کارکردگی میں نمایاں فرق ہے، شمال مشرقی ریاستوں کے ارا کین پارلیمنٹ نے فنڈ کا سب سے بہتر استعمال کیا ہے۔ ناگالینڈ پورے ملک میں سرفہرست ہے، جہاں مختص رقم کا 3.82 فیصد حصہ 4.35 کروڑ میں سے 1.29 کروڑ روپے خرچ کیا جا چکا ہے، اس کے بعد میزورم 8.73 فیصد 9.31 کروڑ میں سے 5.23 کروڑ روپے کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے، سرفہرست پانچ ریاستوں میں میگھالیہ 63.9 فیصد، سکم 3.63 فیصد اور اروناچل پردیش 8.62 بھی شامل ہیں، بڑی ریاستوں کی صورتحال ہرگز حوصلہ افزا نہیں ہے، اتر پردیش نے اپنے فنڈ کا 45.8 فیصد استعمال کیا ہے، جہاں 1.776.7 کروڑ میں سے 814.6 کروڑ روپے خرچ کئے گئے ہیں، جبکہ جھارکھنڈ نے 42.4 فیصد، بہار نے 39.7 فیصد، پنجاب نے 38.3 فیصد اور مدھیہ پردیش نے 3.37 فنڈ خرچ کیا ہے، سب سے نچلے درجے والی بڑی ریاستوں میں اڈیشہ 13.2 فیصد، مہاراشٹرا 17.3 فیصد اور کیرالہ 3.17 فیصد کے ساتھ شامل ہیں، سب سے خراب کارکردگی مرکز کے زیر انتظام خطوں کی رہی ہے۔ دادر نگر حویلی اور دمن و دیو میں فنڈ کا استعمال صفر فیصد رہا 2.39 کروڑ روپے کے فنڈ میں سے ایک روپے بھی خرچ نہیں ہوا، لداخ نے محض 3.7 فیصد، انڈومان و نکوبار نے 9.6 فیصد، جبکہ ملک کی راجدھانی دہلی اور چندی گڑھ نے صرف 5.9 فیصد فنڈ استعمال کیا ہے، انفرادی کارکردگی کی بات کریں تو انتہائی حیرت انگیز اعداد و شمار سامنے آئے ہیں، 54 ارا کین پارلیمنٹ نے اپنے فنڈ سے ایک روپے بھی خرچ نہیں کیا، جبکہ کئی سرکردہ ارا کین پارلیمنٹ کا خرچ ایک فیصد سے بھی کم رہا، ایم پاورڈ انڈین کی رپورٹ کے مطابق سکندرآباد سے رکن پارلیمنٹ جی کشن ریڈی کو 7.14 کروڑ روپے کا فنڈ ملا لیکن انہوں نے صرف چار لاکھ روپے یعنی 0.3 فیصد خرچ کئے، کلیان سے رکن پارلیمنٹ شری کانت ایک ناتھ شندے نے 14.7 کروڑ روپے میں سے صرف 25.3 لاکھ روپے یعنی 0.2 فیصد خرچ کئے، جودھ پور، راجستھان سے رکن پارلیمنٹ گجندر سنگھ شیخاوت نے 14.7 کروڑ روپے میں سے صرف 4.91 لاکھ روپے، 0.3 فیصد خرچ کئے، بلڈھانہ سے پرتاپ راجدھو 0.8 فیصد اور ہریانہ سے راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ کارتکے شرما 0.6 فیصد کی کارکردگی بھی انتہائی خراب رہی، اس کے برعکس ارا کین پارلیمنٹ نے اپنے حلقوں میں 80 فیصد سے زیادہ فنڈ خرچ کیا ہے، ان میں ارون کمار ساگر 87.3 فیصد، متھلیش کمار 1.87 فیصد، گیتا عرف چندر پربھا 85.5 فیصد اور جاوید علی خان 81.1 فیصد شامل ہیں، میزورم کے ون لال وینا 84.7 فیصد اور ناگالینڈ کی ایس فانگون کونیاک 84.0 بھی سرفہرست کارکردگی دکھانے والوں میں شامل ہیں، قابل ذکر ہے کہ اس منصوبے کے تحت 12 زمروں میں 112 قسم کے کاموں کی اجازت ہے، اس کے باوجود اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 71 فیصد کام صرف تین اہم شعبوں تک محدود رہے، بجلی سب سے زیادہ 23.440 سفارشات 4.26 فیصد توانائی کے شعبوں میں کی گئیں، جن میں بیشتر اسٹریٹ لائٹس کی تنصیب سے متعلق ہیں، سڑکیں اور پل 475.21 کاموں 2.24 فیصد کے ساتھ سڑکیں دوسرے نمبر پر رہیں۔

ایک طرف تو عوامی نمائندے وارا کین پارلیمنٹ کی یہ افسوسناک اور مایوس کن کارکردگی ہے تو دوسری طرف مودی کے غیر ملکی دوروں پر ایک سال میں 74 کروڑ روپے سے زائد خرچ کیے جا رہے ہیں، رپورٹ کے مطابق مرکزی حکومت نے وزیر اعظم نریندر مودی کے غیر ملکی دوروں پر آنے والے اخراجات کی تفصیلات پارلیمنٹ میں پیش کی ہیں، وزارت خارجہ نے پچھلے دنوں راجیہ سبھا میں بتایا کہ وزیر اعظم کے غیر ملکی دوروں پر رواں سال اب تک تقریباً 58.74 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں، راجیہ سبھا میں عام آدمی پارٹی کے سنجے سنگھ اور سی پی آئی ایم کے ڈاکٹر وی شیوا داس نے وزیر اعظم کے غیر ملکی دوروں سے متعلق غیر نشان زد سوال نمبر 2172 پوچھا تھا، ارا کین پارلیمنٹ نے 2021 سے اب تک ہر سال اور دوروں کے لحاظ سے ہونے والے اخراجات، دستخط کیے گئے معاہدوں اور ملک میں آنے والی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی تفصیلات مانگی تھیں، جس کے جواب میں وزیر مملکت برائے امور خارجہ پوبترا مارگریٹا نے تحریری جواب میں بتایا کہ وزیر اعظم مودی کے 2021 سے جولائی 2026 تک کے غیر ملکی دوروں پر 550 کروڑ روپے سے زائد خرچ کیے گئے، جبکہ 2026 میں اب تک تقریباً 58.74 کروڑ روپے خرچ کیے جا چکے ہیں، مئی 2026 کے دورے میں ناروے کا سفر 46.17 کروڑ روپے کے ساتھ سب سے مہنگا رہا، اس کے بعد اسرائیل کے دورے پر 92.11 کروڑ، سیشلز پر 22.8 کروڑ، سویڈن پر 33.6 کروڑ، ملیشیا پر 57.5 کروڑ اور نیوزی لینڈ کے دورے پر 44.5 کروڑ روپے کا خرچ آیا ہے، 2025 میں وزیر اعظم کے دوروں پر کل 83.187 کروڑ روپے کا خرچ آیا جو گزشتہ برسوں میں سب سے زیادہ ہے، اس سال مودی فرانس، امریکہ، ماریشس، تھائی لینڈ سمیت 23 ممالک کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔

ارا کین پارلیمنٹ میں اکثر ممبران مجرمانہ ریکارڈ رکھتے ہیں، بھارت میں 326 ارکان پارلیمنٹ (MPs) پر مجرمانہ مقدمات درج ہیں۔ سپریم کورٹ میں ایمیکس کیوری (Amicus Curiae) سینئر ایڈوکیٹ وجے ہنساریا کی طرف سے پیش کی گئی رپورٹ کے مطابق، یہ تعداد مجموعی طور پر ملک کے تقریباً 45 فیصد بیٹھنے والے ارکان پارلیمنٹ کے برابر ہے۔ ایوان کے لحاظ سے مقدمات کا سامنا کرنے والے ارکان کی تفصیل درج ذیل ہے: لوک سبھا: 543 ارکان میں سے 251 ارکان (تقریباً 46 فیصد) پر مقدمات درج ہیں۔ راجیہ سبھا: 233 ارکان میں سے 75 ارکان پر کیسز چل رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، ان ارکان پارلیمنٹ پر سنگین اور عام جرائم سمیت مجموعی طور پر "192,4 زیر التوا مجرمانہ مقدمات" چل رہے ہیں۔ ان میں سے 210 ارکان ایسے ہیں جن پر انتہائی سنگین نوعیت کے الزامات (جیسے اقدام قتل، قتل، اغوا، اور خواتین کے خلاف جرائم) ہیں، جن میں جرم ثابت ہونے پر 5 سال یا اس سے زیادہ کی سزا ہو سکتی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بی جے پی اور کانگریس دونوں کے کئی منتخب ارکان ان مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں، 22 دسمبر 2025 تک درج ذیل سرگرمیاں انجام دی گئیں۔ یہ حال ہے پارلیمنٹ اور وہاں کے عوامی نمائندوں کا، اب وقت آ گیا ہے کہ عوام خاموش تماشائی بننے کے بجائے اپنی جمہوری ذمہ داری کو سنجیدگی سے ادا کریں۔ صرف ہر پانچ سال بعد ووٹ ڈال دینا کافی نہیں ہے، بلکہ منتخب نمائندوں کا مسلسل احتساب ضروری ہے۔ عوام کے لیے ایک واضح لائحۂ عمل یہ ہونا چاہیے، اپنے علاقے کے رکنِ پارلیمنٹ اور رکنِ اسمبلی کی کارکردگی کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے۔ یہ دیکھا جائے کہ انہوں نے پارلیمنٹ یا اسمبلی میں کتنے سوالات اٹھائے، کن مباحثوں میں حصہ لیا اور اپنے حلقۂ انتخاب کے بنیادی مسائل کے حل کے لیے کیا عملی اقدامات کیے۔

غزلہ

خود کھڑکیاں کھلنے لگیں، خود بند ہوا در
پھر شام ہوئی اور مجھے کھانے لگا ڈر

مدت سے مئے ہست چکھی تک نہیں میں نے
اک جامِ تہی روز ہی کہتا ہے: مجھے بھر!

اب دل میں کسی یاد کا پر تک نہیں ہلتا
وہ دن بھی تھے موروں سے بھرا رہتا تھا یہ تھر

ہر لمحہ اکھڑتے ہیں کبھی پاؤں، کبھی سانس
یہ وقت کی چوٹی ہے، اسے کون کرے سر!

اک سوکھے ہوئے غم کی مہک آتی ہے مجھ کو
میں توڑ نہ پاؤں گا اداسی کا گلِ تر

چل! چل! یہ زرِ خواب سمیٹ اور نکل جا!
بازار نہیں ہے، یہ مرا گھر ہے، مرا گھر!

میں دیکھ رہا تھا یونہی یادوں کی پتنگیں
یک لخت کوئی ڈور پھری میرے گلے پر

میں سامنے آتا ہوں تو کہتا ہے یہ سیلاب:
تو راستہ روکے گا بے؟ چل بھاگ! پرے مر!

اس باغ میں سو طرح کے گل کھل گئے ہوں گے
اچھا! تو میں چلتا ہوں قفس؟۔۔۔ اوہ! مرے پر

سعید شارق

ڈاکٹر احسان تابش ایک شخص نہیں، اردو ادب کی ایک روشن روایت

سید آصف امام کاکوی

اردو ادب کی دنیا میں بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جنہیں صرف شاعر، ادیب، مصنف، نقاد یا صاحبِ قلم کہہ دینا ان کی شخصیت کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا۔ وہ اپنی ذات سے بلند ہو کر ایک عہد، ایک روایت اور ایک تہذیبی تسلسل کی علامت بن جاتی ہیں۔ ان کے وجود سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ادب ابھی زندہ ہے، لفظوں میں ابھی تاثیر باقی ہے، قلم آج بھی دلوں کو چھو سکتا ہے اور کتاب آج بھی انسان کے باطن میں روشنی پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ ڈاکٹر احسان تابش صاحب بھی میرے نزدیک ایسی ہی ایک شخصیت ہیں۔ ان کا نام میرے لیے محض ایک شاعر، ادیب یا صاحبِ علم کا نام نہیں، بلکہ محبت، احترام، شفقت، تجربے، رہنمائی اور ایک بڑے بھائی جیسے تعلق کا نام ہے۔ ان کی علمی، ادبی اور تخلیقی خدمات کا اعتراف دراصل اردو زبان و ادب کی اس روشن روایت کو سلام پیش کرنا ہے جس نے صدیوں سے انسان کے احساسات، جذبات، تہذیب، تاریخ اور اجتماعی شعور کو اپنے دامن میں محفوظ رکھا ہے۔ ڈاکٹر احسان تابش نے اپنی زندگی کا ایک طویل اور قیمتی حصہ علم و ادب کی خدمت میں گزارا ہے۔ ان کے قلم میں الفاظ کی خوب صورتی ضرور ہے، مگر اس سے کہیں زیادہ اہم ان الفاظ کے پیچھے موجود وہ حساس دل ہے جو زندگی کو قریب سے دیکھتا ہے، انسانی دکھ کو محسوس کرتا ہے، معاشرتی تبدیلیوں کو سمجھتا ہے اور اپنے عہد سے سوال بھی کرتا ہے۔ ان کی تحریر میں نرمی ہے تو گہرائی بھی؛ سادگی ہے تو فکری وسعت بھی؛ احساس ہے تو مشاہدہ بھی۔ یہی امتزاج کسی بھی صاحبِ قلم کو محض لکھنے والے سے ایک معتبر ادیب بنا دیتا ہے۔ بہار کی سرزمین ہندوستان کی تہذیبی تاریخ میں ہمیشہ سے ایک منفرد مقام رکھتی رہی ہے۔ اس سرزمین نے علم و دانش کے مراکز بھی دیکھے، روحانی روایتوں کو بھی پروان چڑھایا، آزادی کی تحریک کے نشیب و فراز بھی دیکھے اور زبان و ادب کے ایسے چراغ بھی روشن کیے جن کی روشنی دور تک پہنچی۔ اسی بہار میں گیا ایک ایسا تاریخی اور تہذیبی شہر ہے جس کا ذکر آتے ہی ذہن میں صدیوں پر محیط ایک تہذیبی منظر نامہ ابھر آتا ہے۔ گیا صرف ایک جغرافیائی خطہ نہیں؛ یہ تاریخ، روحانیت، تہذیب، انسانی میل جول اور فکری روایتوں کا ایک خوب صورت سنگم ہے۔ اس شہر کی فضا میں ایک عجیب سی سنجیدگی، نرمی اور روحانی تاثیر محسوس ہوتی ہے۔ یہاں کی مٹی میں تاریخ کے کئی ادوار دفن ہیں اور یہاں کے تہذیبی ماحول نے ہمیشہ علم اور فکر کو جگہ دی ہے اسی سرزمین پر ڈاکٹر احسان تابش کا اپنے آبائی گھر میں رہ کر اردو ادب کی خدمت کرنا میرے لیے خاص طور پر باعثِ مسرت ہے۔ آج کے زمانے میں جب بہت سے لوگ بڑے شہروں کی چمک دمک اور ادبی مراکز کی طرف ہجرت کو کامیابی کی علامت سمجھتے ہیں، ڈاکٹر صاحب کا اپنی مٹی سے جڑے رہنا خود ایک پیغام ہے۔ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ ادب کے لیے ضروری نہیں کہ قلم کسی بڑے شہر کی بلند عمارت میں بیٹھ کر ہی لکھا جائے۔ اگر دل میں زبان کی محبت اور ذہن میں فکر کی روشنی ہو تو ایک گھر کا چھوٹا سا کمرہ بھی ادب کا آستانہ بن سکتا ہے۔ بہار میں اردو کی تاریخ محض کتابوں اور ادبی اداروں تک محدود نہیں رہی۔ اردو نے یہاں زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنا اثر قائم کیا۔ تعلیم، صحافت، شاعری، نثر، مشاعرے، ادبی نشستیں، مذہبی و سماجی مجالس اور عوامی گفتگو ہر جگہ اردو نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ پٹنہ ہو، گیا ہو، دربھنگہ، بہار شریف، آرا یا مظفر پور بہار کے مختلف خطوں میں اردو نے ایک مشترکہ تہذیبی زبان کے طور پر لوگوں کو قریب کیا۔ اردو کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ اس نے مختلف زبانوں، تہذیبوں اور معاشرتی طبقات کے درمیان پل کا کردار ادا کیا۔ اس کے لہجے میں ہندوستانی مٹی کی خوشبو ہے اور اس کے مزاج میں گنگا جمنی تہذیب کی کشادگی۔ ڈاکٹر احسان تابش کی ادبی زندگی اسی وسیع روایت کا ایک خوب صورت تسلسل ہے۔ وہ اردو کو صرف ایک زبان نہیں سمجھتے بلکہ ایک تہذیبی ورثہ سمجھتے ہیں، جسے محفوظ کرنا اور نئی نسل تک منتقل کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ڈاکٹر احسان تابش: ایک شخصیت جو خود ایک درسگاہ ہے ڈاکٹر احسان تابش سے ملاقات ہمیشہ میرے لیے ایک ادبی تجربہ رہی ہے۔ ان کی گفتگو میں ایک عجیب سی کشش ہے۔ ان کے لہجے میں شفقت، الفاظ میں تجربہ اور بات میں ایک ایسی پختگی محسوس ہوتی ہے جو برسوں کے مطالعے اور مشاہدے سے پیدا ہوتی ہے۔ ان کی شخصیت کو قریب سے دیکھنے پر محسوس ہوتا ہے کہ وہ صرف شاعر یا ادیب نہیں بلکہ ایک صاحبِ فکر انسان ہیں۔ وہ جب کسی موضوع پر گفتگو کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان کے الفاظ کے پیچھے ایک پوری زندگی کا تجربہ موجود ہے۔ ان کی مسکراہٹ میں اپنائیت ہے، آنکھوں میں شفقت ہے اور گفتگو میں ایک ایسا خلوص ہے جو سامنے والے کو بے تکلف کر دیتا ہے۔ اسی لیے میں اکثر سوچتا ہوں کہ کچھ لوگ کتابیں لکھت

آج ایس آر سی سی میں طلبہ روبرو ہوں گے وزیر اعظم

کالج کے 100 سالہ سفر پر اپنے خیالات کا کریں گے اظہار

نئی دہلی: تجارت اور معاشیات کی تعلیم کے لیے ملک بھر میں اپنی الگ شناخت رکھنے والا سری رام کالج آف کامرس گزشتہ ایک صدی سے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم فراہم کرنے کے ساتھ انہیں پیشہ ورانہ اور سماجی زندگی کے لیے تیار کرتا آرہا ہے۔ دہلی یونیورسٹی کے معروف سری رام کالج آف کامرس کے لیے 5 ستمبر کا دن خاص ہونے جارہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کالج کے صد سالہ جشن میں شرکت کریں گے اور اس موقع پر موجود لوگوں سے خطاب کریں گے۔ وہ کالج کے 100 سالہ سفر اور اس کی تعلیمی خدمات پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ تجارت اور معاشیات کی تعلیم کے لیے ملک بھر میں اپنی الگ شناخت رکھنے والا سری رام کالج آف کامرس گزشتہ PM Modi سے ایک صدی سے طلبہ کو اعلیٰ تعلیم فراہم کرنے کے ساتھ انہیں پیشہ ورانہ اور سماجی زندگی کے لیے تیار کرتا آرہا ہے۔ کالج کی بنیاد 1926 میں معروف صنعت کار اور سماجی کارکن سر سری رام نے رکھی تھی۔ اس کے بعد سے یہاں سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ نے کاروبار، انتظامیہ، تعلیم، پالیسی سازی اور عوامی زندگی سمیت مختلف شعبوں میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ وزیر اعظم کا یہ دورہ یوم اساتذہ کے موقع پر ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے تقریب کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ یوم اساتذہ کے موقع پر ملک بھر میں اساتذہ اور شعبۂ تعلیم سے وابستہ افراد کی خدمات کو یاد کیا جاتا ہے۔ اسی ماحول میں سری رام کالج آف کامرس کی 100 سالہ کامیابیوں اور اس کی شاندار تعلیمی وراثت کا جشن منایا جائے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ پروگرام صرف رسمی خطاب تک محدود نہیں رہے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کالج کے طلبہ سے براہ راست گفتگو بھی کر سکتے ہیں۔ اس دوران طلبہ کے خیالات، ان کے سوالات اور مستقبل سے متعلق ان کی سوچ جاننے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔ نوجوانوں کے ساتھ براہ راست مکالمہ اس پروگرام کا اہم حصہ مانا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کا سری رام کالج آف کامرس سے تعلق نیا نہیں ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وہ 2013 میں گجرات کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے بھی اس کالج کا دورہ کر چکے ہیں اور طلبہ سے خطاب کیا تھا۔ تقریباً ایک دہائی بعد اسی ادارے کے صد سالہ جشن میں ان کی موجودگی کو کالج اور طلبہ دونوں کے لیے اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم کے اس پروگرام کو سیاسی نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جا رہا ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں اور جنریشن زیڈ کے ساتھ براہ راست رابطہ بڑھانے کی بھارتیہ جنتا پارٹی کی کوششوں کے تناظر میں یہ دورہ توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ملک کی بڑی نوجوان آبادی تعلیم، روزگار، ٹیکنالوجی، کاروباری مواقع اور مستقبل کے امکانات جیسے مسائل پر سرگرم ہے۔ ایسے میں معروف کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ سے براہ راست مکالمہ سیاسی جماعتوں کے لیے بھی اہم سمجھا جاتا ہے۔ سری رام کالج آف کامرس جیسے معروف تعلیمی ادارے میں وزیر اعظم مودی کی موجودگی کو اسی وسیع تر نوجوانوں سے رابطے کی کوشش کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ پروگرام کا مقصد: وزیر اعظم کا یہ دورہ بی جے پی کی Gen Z اور نوجوانوں تک رسائی کی مہم کا حصہ ہے۔ وہ طلبہ کے ساتھ براہِ راست مکالمہ کریں گے جس میں نوجوانوں کی خواہشات، تعلیم، روزگار اور ملک کے مستقبل پر بات چیت ہوگی۔

برکس سربراہی اجلاس کیلئے نئی دہلی تیاریاں عروج پر

نئی دہلی کے اس علاقے میں عید کے دن سخت پوئیس بندوبست رہا

نئی دہلی: نئی دہلی میونسپل کونسل (این ڈی ایم سی) نے 11 سے 13 ستمبر تک بھارت منڈپم میں منعقد ہونے والی برکس سمٹ- 2026 کے لیے تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ سمٹ کے پیش نظر وی آئی پی روٹس، بڑی سڑکوں، بازاروں اور ہوٹلوں کے علاقوں میں جہاں مندوبین ٹھہرے ہوئے ہیں، وہاں صفائی-ستھرائی، خوبصورتی، ہریالی، دیکھ بھال اور آرائشی روشنی کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ این ڈی ایم سی کے وائس چیئرمین کلجیت سنگھ چہل نے جمعہ کو کہا کہ سربراہی اجلاس کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کے وکست بھارت کے وژن کے مطابق دارالحکومت میں وکست بھارت کی ایک جھلک نظر آئے گی۔ کلجیت سنگھ چہل نے کہا کہ بین الاقوامی سطح کی اس تقریب کے لیے نئی دہلی کو صاف-ستھرا، سرسبز، خوبصورت اور عالمی معیار کا روپ دیا جا رہا ہے۔ کانفرنس سے پہلے 17 بڑے گول چکروں، 11 ہوٹل احاطوں اور این ڈی ایم سی کی 10 بڑی عمارتوں پر آرائشی لائٹنگ لگائی جا رہی ہے۔ ان تمام پروجیکٹس کے ورک آرڈرز جاری کر دیے گئے ہیں اور ان کی تنصیب کا کام شروع ہو چکا ہے۔ 9 ستمبر تک تمام کام مکمل کرنے کا ہدف ہے۔ این ڈی ایم سی کے وائس چیئرمین نے بتایا کہ 17 بڑے گول چکروں پر برقی آرائشی لائٹنگ لگائی جا رہی ہے۔ ان میں ٹیبل چوک، ونڈسر پلیس، منڈی ہاؤس، شانتی پتھ-کوٹیلیہ، شانتی پتھ-چانکیہ شیل، شانتی پتھ-ستیہ مارگ، آر ایم ایل، تین مورتی، کیو پوائنٹ، کلیریجز ہوٹل، سمراٹ ہوٹل، اشوکا ہوٹل، تیتھی، لوک کلیان میٹرو اسٹیشن، مان سنگھ، یارک پلیس اور پی ایم گول چکر شامل ہیں۔ چہل نے بتایا کہ اجلاس سے قبل 11 بڑے ہوٹل کمپلیکس کو بھی آرائشی لائٹس سے روشن کیا جائے گا۔ ان میں ہوٹل تاج پیلس، آئی ٹی سی موریہ، اشوکا ہوٹل، سمراٹ ہوٹل، دی لیلا ہوٹل، تاج مان سنگھ، کلیریجز ہوٹل، شانگری لا ہوٹل، لی میریڈین اور امپیریل ہوٹل کے علاوہ دیگر نامزد ہوٹل کمپلیکس شامل ہیں۔ ان ہوٹلوں کے اردگرد سڑکوں پر موجود درختوں کو بھی آرائشی لائٹس سے روشن کیا جائے گا۔ این ڈی ایم سی کی دس اہم عمارتوں اور نشانیوں کو بھی آرائشی روشنیوں سے روشن کیا جائے گا۔ ان میں پالیکا کیندر، این ڈی ایم سی فیز-2، کنوٹشن سینٹر، چندر لوک بلڈنگ، آشیرواد اولڈ ایج ہوم، چرخہ میوزیم، سینٹرل پارک اور پالیکا بازار کا علاقہ، اے اے وی مندر مارگ، لوک نائک بھون اور چانکیہ بھون شامل ہیں۔ برکس مندوبین کی آمد و رفت اور قیام والے اہم راستوں، ہوٹلوں کے علاقوں اور بازاروں میں خصوصی خوبصورتی اور آرائشی روشنی کا نفاذ کیا جا رہا ہے۔ ان علاقوں میں صفائی، ہریالی، پھولوں کے انتظامات اور لائٹنگ پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اجلاس سے منسلک تمام راستوں پر اسٹریٹ لائٹس کی 100 فیصد تصدیق مکمل کر لی گئی ہے۔ تصدیق کے دوران خراب پائی جانے والی تمام لائٹس کو تبدیل کر دیا گیا ہے، جس سے سمٹ کے دوران اہم راستوں پر بہتر روشنی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ برکس سربراہی اجلاس 2026 کی تیاری میں تقریباً 350 اسٹریٹ لائٹس کو فلیکسس اسٹینکر زلگا کر ان کا فیس لفٹ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ اور فرانسیسی وزیر فلپ بپٹسٹ نے ورچوئل میٹنگ کی

آئندہ انٹرنیشنل اسپیس سمٹ، اور بنگلورا سپیس ایکسپو میں فرانس کی شرکت پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: سائنس اور ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے فرانس کے اعلیٰ تعلیم، تحقیق اور خلائی وزیر پروفیسر فلپ بپٹسٹ کے ساتھ عملی طور پر ایک دوطرفہ میٹنگ کی اور خلا میں تعاون، بشمول انسانی خلائی پرواز، جدید خلائی ٹیکنالوجیز اور ان کی خلائی ایجنسیوں اور صنعتوں کے درمیان زیادہ مصروفیت پر مزید اتفاق کیا۔ یہ بات چیت پیرس میں 9-10 ستمبر 2026 کو طے شدہ بین الاقوامی خلائی سربراہی اجلاس اور 7-9 ستمبر 2026 کو شیڈول بنگلورا سپیس ایکسپو سے پہلے ہوئی تھی۔ دونوں فریقوں نے پیرس سمٹ میں ہندوستان کی شرکت اور بنگلورو اسپیس ایکسپو کے ساتھ ساتھ اس میں فرانس کی شرکت پر تبادلہ خیال کیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان بین الاقوامی خلائی سربراہی اجلاس میں شرکت کرنے اور فرانس کے ساتھ اپنی دیرینہ خلائی شراکت کو مزید مضبوط کرنے کا منتظر ہے۔ انہوں نے کہا کہ سمٹ کی توجہ خلائی سائنس، ٹیکنالوجی اور ایپلی کیشنز، خلائی معیشت اور محفوظ جگہ پر مرکوز ہے، خلائی شعبے کے مستقبل پر بین الاقوامی مکالمے اور تعاون کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان نے بیرونی خلا کے پائیدار استعمال، رسائی، خلاء پر مبنی سائنسی اعداد و شمار کی کھلے پن اور سالمیت، اور فریکوئنسی مینجمنٹ کے لیے بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین کے ریگولیٹری فریم ورک کے لیے تعاون کے لیے مجوزہ سربراہی اجلاس کی فراہمی کا خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ان اقدامات کو حتمی شکل دینے کے دوران فرانسیسی فریق کے ساتھ تبادلہ خیال کے لیے ہندوستان کی تیاری سے آگاہ کیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے یہ بھی بتایا کہ، اگر فرانسیسی طرف سے مفید سمجھا جاتا ہے، تو ہندوستانی وفد کے ارکان اضافی شعبوں پر پریزنٹیشن دے سکتے ہیں۔ پروفیسر فلپ بپٹسٹ نے خلا میں ہندوستان-فرانس کے موجودہ تعاون کو مزید مضبوط اور تیز کرنے کی فرانس کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے سربراہی اجلاس کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کے مجوزہ ویڈیو پیغام کے لیے ہندوستان کا شکریہ بھی ادا کیا اور تقریب میں اپنانے کے لیے تجویز کردہ اعلانات پر ہندوستانی فریق کے ساتھ مسلسل مشاورت کا خیر مقدم کیا۔ مستقبل پر بین الاقوامی مکالمے اور تعاون کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ ہندوستان نے بیرونی خلا کے پائیدار استعمال، رسائی، خلاء پر مبنی سائنسی اعداد و شمار کی کھلے پن اور سالمیت، اور فریکوئنسی مینجمنٹ کے لیے بین الاقوامی ٹیلی کمیونیکیشن یونین کے ریگولیٹری فریم ورک کے لیے تعاون کے لیے مجوزہ سربراہی اجلاس کی فراہمی کا خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ان اقدامات کو حتمی شکل دینے کے دوران فرانسیسی فریق کے ساتھ تبادلہ خیال کے لیے ہندوستان کی تیاری سے آگاہ کیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے یہ بھی بتایا کہ، اگر فرانسیسی طرف سے مفید سمجھا جاتا ہے، تو ہندوستانی وفد کے ارکان اضافی شعبوں پر پریزنٹیشن دے سکتے ہیں۔ پروفیسر فلپ بپٹسٹ نے خلا میں ہندوستان-فرانس کے موجودہ تعاون کو مزید مضبوط اور تیز کرنے کی فرانس کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے سربراہی اجلاس کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کے مجوزہ ویڈیو پیغام کے لیے ہندوستان کا شکریہ بھی ادا کیا اور تقریب میں اپنانے کے لیے تجویز کردہ اعلانات پر ہندوستانی فریق کے ساتھ مسلسل مشاورت کا خیر مقدم کیا۔

روسی سفیر ڈینس علیپوف نے برکس سربراہی اجلاس سے قبل نئی دہلی کی قیادت کی تعریف کی

ہندوستان میں روس کے سفیر ڈینس علیپوف نے جمعہ کو برکس گروپ کی ہندوستان کی قیادت کی تعریف کی

نئی دہلی: ہندوستان میں روس کے سفیر ڈینس علیپوف نے جمعہ کو برکس گروپ کی ہندوستان کی قیادت کی تعریف کی، آنے والے سربراہی اجلاس کی کامیابی پر مضبوط اعتماد کا اظہار کیا اور بلاک کو چلانے میں نئی دہلی کے فعال کردار کی تعریف کی۔ ہندوستان کی صدارت میں تیاریوں اور رفتار پر بات کرتے ہوئے، سفیر علیپوف نے سربراہی اجلاس سے قبل ایک خصوصی انٹرویو میں، کلیدی آپریشنل فریم ورک کو متعارف کرواتے ہوئے کثیر شعبہ جاتی پیشرفت کو آگے بڑھانے کی نئی دہلی کی صلاحیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ "میں یہ کہنا چاہوں گا کہ برکس سربراہی اجلاس اور ہندوستانی سربراہی اس سال کامیابی کے ساتھ انتظام کرنے کے لیے تیار ہے۔ بہت کامیابی سے، وزارتی سطح پر سینکڑوں ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ ایلچی نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے نئی رفتار میں تعاون کرتے ہوئے موجودہ کثیر جہتی منصوبوں کو بغیر کسی رکاوٹ کے آگے بڑھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم مختلف ٹریکس اور پروجیکٹس پر آگے بڑھے ہیں جن کی تجویز پچھلی کرسیوں اور ہمارے ذریعہ 2024 میں جب ہم نے برکس کی صدارت کی تھی۔ گروپ کے اقتصادی اور تکنیکی انضمام کے لیے نئی دہلی کے اسٹریٹجک وژن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، علیپوف نے ہندوستان کے دور اقتدار کے دوران چیمپیئن ہونے والے کئی اہم پلیٹ فارمز کا ذکر کیا۔ سفیر نے نوٹ کیا، ہندوستان نے اپنے اقدامات بھی تجویز کیے ہیں، جیسے اسمارٹ گرڈ، توانائی کا ذخیرہ، اسٹارٹ اپ انویشن ہب، انکیوبیٹر نیٹ ورک، لاجسٹکس سپلائی چین فریم ورک، اور بہت کچھ۔ روسی ایلچی نے کہا کہ گزشتہ برکس چیئرز کی طرف سے تجویز کردہ متعدد اقدامات پر بات چیت آگے بڑھی ہے، جس میں روسی تجاویز جیسے اناج کے تبادلے کا اقدام، سرحد پار ادائیگیوں اور سرمایہ کاری کا ایک نیا پلیٹ فارم شامل ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی طرف سے تجویز کردہ کئی اقدامات پر بھی روشنی ڈالی جن میں اسمارٹ گرڈز، انرجی اسٹوریج، اسٹارٹ اپ انوویشن ہب، انکیوبیٹر نیٹ ورک اور لاجسٹکس اور سپلائی چین فریم ورک شامل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ بات چیت بہت اہم ہونے والی ہے۔ روسی سفیر کے مطابق، برکس کی بات چیت وسیع طور پر تین شعبوں کے گرد گھومتی ہے: سلامتی، اقتصادی ترقی، اور عوام سے عوام کے رابطے اور ثقافتی تعاون۔ "ان تمام راستوں پر ہم نے ترقی کی ہے۔ اور اس زاویے سے، یہ کہنا پہلے ہی محفوظ ہے کہ اس سال ہندوستان کی چیئرمین شپ ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور سربراہی اجلاس اس کی تصدیق کرے گا۔ علیپوف نے تصدیق کی کہ اعلیٰ سطحی اجلاس سے قبل صدارت کے نتائج خود بولتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، "پہلے ہی یہ کہنا محفوظ ہے کہ اس سال ہندوستان کی صدارت ایک بہت بڑی کامیابی ہوئی ہے، اور سربراہی اجلاس اس کی تصدیق کرے گا۔ توقع ہے کہ روسی صدر ولادیمیر پوتن ہندوستان میں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کریں گے، ان کے دورے سے دوطرفہ تعلقات کے ساتھ ساتھ گروپ بندی سے متعلق وسیع تر مسائل پر بات چیت کا موقع ملے گا۔

بھارت اور تھائی لینڈ کی بحریہ نے صلاحیت سازی، تربیت کے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی: ہندوستانی اور رائل تھائی نیوی کے درمیان اسٹاف بات چیت کا 14 واں ایڈیشن نئی دہلی میں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا، جہاں دونوں فریقوں نے مزید تعاون کے لیے شعبوں کی نشاندہی کرتے ہوئے صلاحیت سازی اور تربیت کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ ہندوستانی بحریہ نے جمعہ کو کہا کہ ہندوستانی بحریہ اور رائل تھائی نیوی اسٹاف مذاکرات کا 14 واں ایڈیشن 03 ستمبر 26 کو نئی دہلی میں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ریئر ایڈمرل سچن آر سکیرا، اور ریئر ایڈمرل چکسوات ساؤنگ، ڈائریکٹر، پالیسی اور منصوبہ بندی کے دفتر، نیول آپریشنز ڈیپارٹمنٹ، نیول آپریشنز ڈپارٹمنٹ کو مضبوط بنانے کے لیے بات چیت کی مشترکہ صدارت کی۔ دوطرفہ مصروفیت، صلاحیت کی تعمیر اور تربیت کے عزم کی توثیق اور مزید تعاون کے لیے شعبوں کی نشاندہی کی گئی۔ جولائی کے شروع میں، مشرقی بحری بیڑے کے ہندوستانی بحریہ کے جہاز آئی این ایس اودے گیری اور آئی این ایس شکتی اور آئی این ایس کا وارا تینے رائل تھائی بحریہ کے ایچ ٹی ایم ایس چاو فارایا کے ساتھ گزرنے کی مشق (PASSEX) کی، جس نے سمندری سلامتی اور علاقائی استحکام کے لیے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ یہ مشق ہندوستانی بحریہ کے ایسٹرن فلیٹ کے بحری جہازوں نے تھائی لینڈ کے ساہپ کے دورے کے اختتام کے بعد کی تھی۔

انڈیا کے زرمبادلہ کے ذخائر 740.803 بلین ڈالر کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے

ممبئی: ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی طرف سے جمعہ کو جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، 28 اگست کو ختم ہونے والے ہفتے میں ہندوستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 11.475 بلین ڈالر بڑھ کر 740.803 بلین ڈالر کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے۔ اعداد و شمار کے مطابق اس اضافے سے ملک کے ذخائر میں مارچ کے آخر کی سطح سے 49.696 بلین ڈالر اور ایک سال پہلے کی اسی مدت کے مقابلے میں 46.574 بلین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ بیرملکی کرنسی کے اثاثے (FCA) ذخائر کا سب سے بڑا جزو ہے جو ہفتے کے دوران 9.337 بلین ڈالر بڑھ کر 600.67 بلین ڈالر تک پہنچ گیا۔ جبکہ ایف سی اے ہولڈنگز مارچ کے آخر سے 48.387 بلین ڈالر اور ایک سال پہلے کے مقابلے میں 16.73 بلین ڈالر زیادہ ہیں۔ مزید برآں ہفتے میں سونے کے ذخائر 2.191 بلین ڈالر بڑھ کر 116.409 بلین ڈالر ہو گئے۔ اور مارچ کے آخر سے سونے کے ذخائر میں 1.014 بلین ڈالر کا اضافہ ہوا ہے اور ایک سال پہلے کے مقابلے میں 29.641 بلین ڈالر زیادہ تھا۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ ہندوستان کے خصوصی ڈرائنگ رائٹس 18.81 بلین ڈالر تھے جو پچھلے ہفتے سے 43 ملین ڈالر کم ہیں۔ مارچ کے آخر تک ایس ڈی آر ہولڈنگز میں 188 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ آئی ایم ایف کے پاس ملک کی ریزرو پوزیشن ہفتے کے دوران 11 ملین ڈالر کم ہو کر 4.914 بلین ڈالر رہ گئی۔ مارچ کے آخر تک اس میں 106 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔

وزیر خزانہ سیتا رمن نے عالمی سی ای اوز کو

ہندوستان میں سرمایہ کاری کرنے کی دعوت دی

نئی دہلی: وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے نیویارک میں عالمی کمپنیوں کے سی ای اوز کے ساتھ ہندوستان کی تیزی سے ترقی کرتی ہوئی معیشت میں ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کے نئے مواقع پر بات چیت کی۔ ایکس پر پوسٹ کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق ٹل مین ہولڈنگس کے چیئرمین اور سی ای او سنجیو آہوجا کے ساتھ ایک میٹنگ میں وزیر خزانہ نے کہا کہ ہندوستان کا پالیسی ڈیزائن، بشمول حالیہ بجٹ کے اعلانات، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری کی سہولت فراہم کرتا ہے اور مصنوعی ذہانت (AI)، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، ڈیجیٹل خدمات اور انٹرپرائز ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں تیز رفتار ترقی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ شعبے ڈیٹا سینٹرز، اعلیٰ صلاحیت والے نیٹ ورکس اور قابل اعتماد پاور انفراسٹرکچر کی مسلسل مانگ پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تناظر میں، ٹل مین جیسی فرمیں ہندوستان کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی ترقی کے اگلے مرحلے میں حصہ لینے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہیں۔ دونوں نے بڑے پیمانے پر، لچکدار اور پائیدار ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کیمپس کی ترقی سے متعلق مواقع پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ مارش ری کے سی ای او وڈین کلیسورا اور کمپنی کی حکمت عملی اور کارپوریٹ ڈیولپمنٹ کے سربراہ دیوانشو دھیانی کے ساتھ ایک اور میٹنگ میں، وزیر خزانہ نے کہا کہ ہندوستان عالمی پیشہ ورانہ خدمات اور رسک مینجمنٹ فرموں کو ایک بڑی گھریلو مارکیٹ، ہنر مند ہنر، توسیعی انفراسٹرکچر، ڈیجیٹل صلاحیتوں اور تیزی سے اصلاحات پر مبنی کاروباری ماحول کا مجموعہ پیش کرتا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ طاقتیں دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت کے طور پر ہندوستان کی مضبوط اقتصادی کارکردگی کی بنیاد پر ہیں، جیسا کہ مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی میں 8.7 فیصد کی جی ڈی پی نمو سے ظاہر ہوتا ہے۔ مارش ری کی ٹیم نے حکومت ہند کے اصلاحی رجحان کو تسلیم کیا اور اس کی تعریف کی اور کہا کہ کمپنی ہندوستان میں اپنی موجودگی کو مزید بڑھانے اور وسعت دینے کی خواہشمند ہے، خاص طور پر جب کہ یہ ملک ایک باخبر ریگولیٹر IRDAI کے ساتھ برابری کا میدان پیش کرتا ہے۔ مارش ری نے یہ بھی بتایا کہ اس نے گفٹ سٹی پر اپنی توجہ کو مضبوط کیا ہے اور وہاں کی مصنوعات اور خدمات میں مالیاتی ماحولیاتی نظام کے ساتھ اپنی مصروفیت کو بڑھا رہا ہے۔

وزیر اعظم مودی کے ازبکستان دورہ نے مستقبل کے تعاون کی مضبوط بنیاد رکھی: سفیر رستم بائیف

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کے ازبکستان کے حالیہ دورہ نے دونوں ممالک کے درمیان مستقبل کے تعاون کے لئے ایک "مضبوط بنیاد" رکھی ہے۔ ہندوستان میں ازبکستان کے سفیر سردار مرزا یوسوپووچ رستم بائیف نے اس دورے کو "واقعی تاریخی اور دوطرفہ تعلقات میں ایک اہم موڑ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مودی کا ازبکستان کا پہلا سرکاری دورہ ایک اہم سنگ میل ہے، جس میں دونوں فریقوں نے اپنے تعلقات کو جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی طرف بڑھایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تاریخی دورہ تھا۔ اس دورے نے مستقبل میں تعاون کے لیے ایک مضبوط بنیاد رکھی، اور یہ واقعی ایک تاریخی دورہ تھا۔ یہ ترقی ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان دوطرفہ اسٹریٹجک شراکت داری کے 15 سال مکمل ہونے کے موقع پر ہوئی ہے۔ رستم بائیف نے کہا کہ سی ایس پیتمام عمودی اور دونوں ممالک کے درمیان تعاون کے شعبوں کا احاطہ کرتا ہے۔ 2030 تک دوطرفہ تجارت کو 5 بلین امریکی ڈالر تک لے جانے کے بلند حوصلہ جاتی ہدف پر، سفیر نے کہا کہ حالیہ برسوں میں تجارت کی رفتار کو دیکھتے ہوئے یہ ہدف حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پہلی بار، اس نے پچھلے سال ایک بلین کا ہندسہ عبور کیا ہے۔ ہمارے پاس تجارتی ٹرن اوور میں 3.1 بلین ڈالر تھا، اور آسمان کی حد ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنے اور کنیکٹیویٹی کو بہتر بنانے سے تجارتی حجم میں نمایاں اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔ دونوں ممالک نے طویل مدتی یورینیم کی فراہمی کے انتظامات اور اہم معدنیات میں تعاون کو گہرا کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے، رستم بائیف نے کہا کہ عالمی ٹیکنالوجی اور AI انقلاب کے درمیان تیزی سے اہم ہو جائیں گے۔ اہم معدنیات ایک اٹوٹ حصہ ادا کرتی ہیں۔ ازبکستان ان اہم معدنیات، نایاب زمینی دھاتوں کا ایک بہت امیر ذریعہ ہے۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان ڈیجیٹل ہائی وے کو مستقبل کے تعاون کے ایک اہم ستون کے طور پر بیان کرتے ہوئے، ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی کی مجوزہ توسیع پر بھی روشنی ڈالی۔ ڈیجیٹل ادائیگیوں پر، استمبائیف نے کہا کہ ہندوستان کے یو پی آئی اور ازبکستان کے ڈیجیٹل ادائیگی کے نظام کو سیاحوں، طلباء اور دیگر ممالک کے مسافروں کے درمیان آسان لین دین کی سہولت فراہم کرنے کے لیے مربوط کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد ظفیر الدین انصاری کی کتاب

ادبی نگارشات کی اشاعت پر اردو ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے اعزازی سند

حاجی پور: (محمد آصف عطا) ریاست بہار کی سرکردہ شخصیت اور سرگرم صاحب علم وقلم ڈاکٹر محمد ظفیر الدین انصاری سابق صدر شعبہ اردو للت نارائن متھلا یونیورسٹی کامیشور نگر دربھنگہ جو باصلاحیت استاد، مصنف اور خلیق مزاج انسان ہیں۔ جن کا حال مقام آشیانہ کالونی حاجی پور، ضلع ویشالی ہے۔ ملازمت سے 2019 عیسوی میں سبکدوش ہونے پر مستقل طور پر حاجی پور، میں قیام پذیر ہیں۔ حاجی پور، کے علاوہ بیرون حاجی پور، کے کئی ادبی پروگراموں میں شامل اپنی صلاحیت کی مثال قائم کی ہیں۔ جن میں مظفر پور، پٹنہ اور دربھنگہ بطور خاص شامل ہیں۔ انہیں محکمہ کابینہ سکریٹریٹ حکومت بہار کی جانب سے ان کی قابل قدر اور لائق ستائش کتاب "ادبی نگارشات" جو کئی اعتبار سے طلباء و طالبات نیز ریسرچ اسکالرز کے اہم اور کارآمد ہے۔ اس کی اشاعت کے لئے اردو مسودہ اشاعتی امداد منصوبہ 2025-26 کے تحت اشاعتی امداد اور سند سے نوازا گیا۔ نہایت خوشی کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر انصاری کو اعزازی سند میں صف اول مقام حاصل ہوا ہے۔ یہ اعزاز دو روزہ جشن اردو پروگرام کے دوران 29 آگست بروز سنیچر 2026 عیسوی کو منعقدہ نائب وزیر اعلیٰ جناب وجے کمار چودھری اور اردو ڈائریکٹر جناب ایس ایم پرویز عالم کے ہاتھوں باوقار تقریب میں پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد ظفیر الدین انصاری کی علمی، ادبی، تدریسی، سماجی اور تصنیفی خدمات کا اعتراف اہل علم و ادب اور شائقین اُردو ادب نے بخوبی کیا ہے۔ ادبی نگارشات "اردو ادب میں گراں قدر سرمایہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد ظفیر الدین انصاری میں شروع سے ہی لکھنے، پڑھنے کا شوق نمایاں ہے۔ ان کی پہلی کتاب "مطالعہ ادب" کی رسم اجرا 2025 عیسوی میں عمل میں آئی۔ کتاب کی ادبی حلقوں میں خوب خوب پذیرائی ہوئی۔ مطالعہ ادب میں شامل تمام مضامین، وسیع مطالع، گہرے غور وفکر اور قوت فیصلہ کے مظہر ہیں۔ اس کتاب میں اصلوب کی دلکشی اور رعنائی تمام مضامین میں شامل ہیں۔ ڈاکٹر محمد ظفیر الدین انصاری مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں درس و تدریس کا کام بخوبی انجام دے چکے ہیں۔ ڈاکٹر انصاری کی اس ادبی کامیابی پر مختلف علمی، ادبی اور سماجی حلقوں کی جانب سے مبارکباد کا سلسلہ جاری ہے۔ مشہور قلم کار و کالم نویس جناب انوار الحسن وسطوی، جناب ڈاکٹر عارف حسن وسطوی، ایڈووکیٹ نسیم احمد صدیقی، سید مصباح الدین، سابق ڈی ایس پی محمد خلیل، سینیر وکیل اعظم حسین، پروفیسر آفتاب اشرف، منصور خوشتر دربھنگہ، پروفیسر عید محمد انصاری، پروفیسر شہاب ظفر اعظمی پٹنہ، محمد سلام الدین ترجمہ افسر حاجی پور، ڈاکٹر ذاکر حسین، ماسٹر محمد عظیم الدین انصاری، ڈاکٹر عظیم انصاری، ماسٹر عبدالقادر بہاری، ماسٹر منصور عالم گدائی سرائے، ویشالی ضلع کے مشہور صحافی محمد شاہ نواز عطا، ندیم اختر خان، ماسٹر اشتیاق احمد خان، حافظ عبد الحق، حافظ تنظیم مظہری، اسامہ فاروقی، ماسٹر محمد شرف عالم ہاشمی، ایڈووکیٹ خالد حسین، ایڈووکیٹ اشفاق احمد، خطیب وامام حافظ منہاج عالم، ڈاکٹر محمد شرف الدین، ڈاکٹر محمد مصلح الدین، ڈاکٹر شگفتہ یاسمین، محمد فرید، شکیل احمد، رضی احمد، شاہین غزالہ، محمد احسن ظفیر، محمد اکرم ظفیر، محمد عبداللہ فرید، انجینئر محمد اسماعیل انصاری، انجینئر شبیر احمد، ماسٹر محمد اشتیاق احمد، آفتاب احمد، ماسٹر نظر عالم، راجو وارثی، محمد جمشید عالم عرف پیارے، محمد عرفان، محمد اکبر علی جندا ہا کے علاوہ ڈاکٹر انصاری کے شاگردان، عزیز بھی انہیں مبارکباد پیش کئے۔ اتنا ہی نہیں پروگرام میں شامل کئی سامعین نیز اردو ڈائریکٹوریٹ پٹنہ کے ملازمین مثلاً محمد جاوید اور محمد اختر انصاری وغیرہ بھی ڈاکٹر موصوف کو مبارکباد پ

ٹریپورہ میں ولیج کمیٹی انتخابات کی گہما گہمی

وزیر داخلہ امت شاہ اور مانک ساہا کی اہم ملاقات

نئی دہلی: ولیج کمیٹی انتخابات اس لیے بھی اہم ہیں کہ تقریباً 10 سال کے طویل وقفے کے بعد یہ انتخابات ہونے جارہے ہیں۔ 28 ستمبر کو ہونے والے انتخابات میں غیر ٹی ٹی اے ڈی سی علاقوں میں گرام پنچایتوں کی طرز پر کام کرنے والی 587 ولیج کمیٹیوں کے لیے ووٹنگ ہوگی۔ ان انتخابات میں مجموعی طور پر 634,2 انتخابی حلقوں کی 597,4 نشستوں کے لیے مقابلہ ہوگا۔ ترپورہ کے قبائلی علاقوں میں ہونے والے ولیج کمیٹی انتخابات سے قبل ریاست کی سیاست میں سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ جمعہ کو نئی دہلی میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور ترپورہ کے وزیر اعلیٰ مانک ساہا کے درمیان اہم ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں ٹیپرا موتھا پارٹی کے سربراہ پردیوت بکرم مانکیہ دیب برما اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے شمال مشرقی رابطہ کار اور پوری سے لوک سبھا رکن پارلیمنٹ سمبت پاترا بھی موجود تھے۔ ملاقات کے بعد وزیر اعلیٰ مانک ساہا نے اسے ''مفید اور تعمیری'' قرار دیا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کے ساتھ ترپورہ سے متعلق کئی اہم امور پر بات چیت ہوئی۔ ان کے مطابق گفتگو میں باہمی اہمیت کے معاملات کے علاوہ ریاست کے عوام کی ترقی اور فلاح و بہبود سے متعلق مسائل پر بھی توجہ مرکوز کی گئی۔ تاہم وزیر اعلیٰ نے ملاقات میں ہونے والے کسی ٹھوس فیصلے کی تفصیلات ظاہر نہیں کیں۔ دراصل ترپورہ ٹرائبل ایریاز آٹونومس ڈسٹرکٹ کونسل سے وابستہ علاقوں میں ولیج کمیٹی انتخابات کو لے کر بی جے پی اور اس کی اتحادی ٹیپرا موتھا کے درمیان گزشتہ کچھ عرصے سے بات چیت جاری تھی۔ دونوں جماعتیں انتخابی حکمت عملی اور اتحاد کے حوالے سے کئی دور کی بات چیت کر چکی ہیں، تاہم اب تک کسی واضح نتیجے پر نہیں پہنچ سکی تھیں۔ ٹیپرا موتھا کے سربراہ پردیوت دیب برمانے 2 ستمبر کو جاری ایک ویڈیو پیغام میں پارٹی کا موقف واضح کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب تک سہ فریقی معاہدے میں طے شدہ شرائط نافذ نہیں کی جاتیں، ان کی پارٹی انتخابی اتحاد کے لیے تیار نہیں ہوگی۔ انہوں نے خاص طور پر مقامی قبائلی لوگوں کے زمین سے متعلق حقوق اور معاہدے میں شامل اس کے نکات پر زور دیا تھا۔ ٹیپرا موتھا اور مرکزی حکومت کے درمیان یہ معاملہ نیا نہیں ہے۔ طویل مذاکرات کے بعد 2 مارچ 2024 کو مرکزی حکومت، ترپورہ حکومت اور ٹیپرا موتھا کے درمیان سہ فریقی معاہدے پر دستخط ہوئے تھے۔ اس موقع پر وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعلیٰ مانک ساہا بھی موجود تھے۔ اس کے چند ہی دن بعد 7 مارچ 2024 کو ٹیپرا موتھا بی جے پی کی قیادت والی ترپورہ حکومت میں شامل ہوگئی تھی۔ 13 ارکان اسمبلی والی پارٹی کے حکومت میں شامل ہونے سے ریاست کی سیاست میں اہم تبدیلی دیکھی گئی تھی۔ اب ولیج کمیٹی انتخابات سے قبل ایک بار پھر زمین کے حقوق اور معاہدے کی شرائط کا معاملہ سیاسی بحث کا مرکز بن گیا ہے۔ انتخابات کے پیش نظر بی جے پی نے بھی اپنی تیاریوں میں تیزی کر دی ہے۔ پارٹی کے پانچ مرکزی رہنما اس ہفتے کے آغاز میں اگرتلہ پہنچے تھے۔ ان میں قومی جنرل سکریٹری (تنظیم) بی ایل سنتوش، شمال مشرقی رابطہ کار سمبت پاترا، شمال مشرقی شریک رابطہ کار راجیو بہر، مرکزی نگران راج دیپ رائے اور جی آر روندر راجو شامل تھے۔ 1 اور 2 ستمبر کو ان لیڈروں نے ریاستی بی جے پی لیڈروں کے ساتھ مسلسل میٹنگیں کیں۔ ان اجلاسوں میں انتخابات کی تیاری، تنظیمی صورتحال اور آئندہ کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ مانک ساہا، ریاستی بی جے پی صدر ابھیجیک دیبرائے، سابق وزیر اعلیٰ بپلپ کمار دیب، راجیہ سبھا رکن راجیو بھٹاچاریہ اور سینئر وزیر رتن لال ناتھ سمیت کئی رہنما ان میٹنگوں میں شریک ہوئے۔ ولیج کمیٹی انتخابات اس لیے بھی اہم ہیں کہ تقریباً 10 سال کے طویل وقفے کے بعد یہ انتخابات ہونے جارہے ہیں۔ 28 ستمبر کو ہونے والے انتخابات میں غیر ٹی ٹی اے ڈی سی علاقوں میں گرام پنچایتوں کی طرز پر کام کرنے والی 587 ولیج کمیٹیوں کے لیے ووٹنگ ہوگی۔ ان انتخابات میں مجموعی طور پر 634,2 انتخابی حلقوں کی 597,4 نشستوں کے لیے مقابلہ ہوگا۔ ایسے میں بی جے پی اور ٹیپرا موتھا کے درمیان تال میل کو صرف انتخابی حساب کتاب تک محدود نہیں سمجھا جارہا، بلکہ اس کے اثرات ترپورہ کی قبائلی سیاست اور دونوں جماعتوں کے باہمی تعلقات پر بھی پڑ سکتے ہیں۔

روس ہندوستان کی توانائی کی ضروریات کیلئے پرعزم

نئی دہلی: دوطرفہ توانائی کے تعلقات کی مضبوط تصدیق کرتے ہوئے، ہندوستان میں روس کے سفیر ڈینس علیپوف نے کہا کہ ماسکو نئی دہلی کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے روسی تیل کی تجارت کو نشانہ بنانے والی مغربی ثانوی پابندیوں اور محصولات پر تنقید کی، اور زور دے کر کہا کہ اس طرح کے اقدامات تعمیری عالمی مشغولیت کے بجائے تعزیری ''دباؤ کی حکمت عملی'' کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مغربی ریگولیٹری جانچ اور ثانوی پابندیوں کے خطرات کے درمیان ہندوستان-روس توانائی اتحاد میں ماسکو کے اعتماد سے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے، سفیر علیپوف نے نئی دہلی کی آزاد خارجہ پالیسی پر روشنی ڈالی۔ سوال یہ ہے کہ ہندوستان کتنا پر اعتماد ہے؟ ہندوستان نے دکھایا ہے کہ وہ اپنی زمین پر کھڑا ہے اور اپنے قومی مفادات کا دفاع کر سکتا ہے۔ اور جب ہم تیل کی تجارت سے متعلق پابندیوں کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو محصولات کا تعلق روس اور ہندوستان کے درمیان تیل کی سپلائی میں تعاون سے بھی ہوتا ہے۔ یہ مفادات ہندوستان کے لیے سب سے اہم ہیں۔ مغربی پابندیوں سے خطاب کرتے ہوئے، ہشمول تیسری پارٹی کے ممالک کو بڑے روسی تیل پیدا کرنے والوں کے ساتھ نمٹنے سے روکنے کے لیے تیار کی گئی ثانوی پابندیوں، ایٹچی نے روس کی قیمتوں کے مقابلے والی مارکیٹ کی پوزیشن کو متاثر کرنے والے تعزیری فریم ورک کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم اتنا تیل فراہم کرنے کے لیے تیار ہوں گے جتنا کہ بھارت کو ضرورت ہے، بدقسمتی سے، پابندیاں اور ٹیرف لگانے والوں نے ایماندارانہ تعاون کے بجائے دباؤ کے ہتھکنڈوں کا راستہ اختیار کیا ہے، جس کی وجہ سے وہ ممالک بھارت کو تیل کے معاملے میں ہم سے بہتر سودے کی پیشکش کرنے سے روکتے ہیں۔ ہندوستان میں روس کے سفیر ڈینس علیپوف نے جمعہ کو برکس گروپ کی ہندوستان کی قیادت کی تعریف کی، آنے والے سربراہی اجلاس کی کامیابی پر مضبوط اعتماد کا اظہار کیا اور بلاک کو چلانے میں نئی دہلی کے فعال کردار کی تعریف کی۔ ہندوستان کی صدارت میں تیاریوں اور رفتار پر بات کرتے ہوئے، سفیر علیپوف نے سربراہی اجلاس سے قبل ایک خصوصی انٹرویو میں، کلیدی آپریشنل فریم ورک کو متعارف کرواتے ہوئے کثیر شعبہ جاتی پیشرفت کو آگے بڑھانے کی نئی دہلی کی صلاحیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ برکس سربراہی اجلاس اور ہندوستانی سربراہی اس سال کامیابی کے ساتھ انتظام کرنے کے لیے تیار ہے۔ بہت کامیابی سے، وزارتی سطح پر سینکڑوں ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ ایٹچی نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے نئی رفتار میں تعاون کرتے ہوئے موجودہ کثیر جہتی منصوبوں کو بغیر کسی رکاوٹ کے آگے بڑھایا ہے۔ روسی ایٹچی نے کہا کہ گزشتہ برکس چیئرز کی طرف سے تجویز کردہ متعدد اقدامات پر بات چیت آگے بڑھی ہے۔

تھینک یو ڈیئر پی ایم مودی، بھارت۔اٹلی کے تعلقات مزید مضبوط کرنے کا عزم

وزیر اعظم نریندر مودی کی مبارکباد پر میلونی کا جواب، کہا۔

جارجیا میلونی نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ اٹلی اور بھارت مستقبل میں اپنے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ انہوں نے بھارت-مشرق وسطیٰ-یورپ اقتصادی راہداری کو ترقی دینے کے لیے بھی دونوں ممالک کے مشترکہ تعاون پر زور دیا۔ اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعظم مودی نے انہیں دوسری عالمی جنگ کے بعد اٹلی میں سب سے طویل عرصے تک مسلسل وزیر اعظم رہنے والی رہنما بننے پر مبارکباد دی تھی۔ میلونی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر وزیر اعظم مودی کے پیغام کا جواب دیتے ہوئے کہا، ''تھینک یو ڈیئر پی ایم مودی، آپ کے الفاظ اور آپ کی دوستی کے لیے شکریہ۔ اٹلی اور بھارت کے درمیان تعلقات آج پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہیں۔'' میلونی نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان شروع کی گئی خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری بھارت اور اٹلی کے تعلقات کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس شراکت داری کا مقصد دونوں ممالک کی مہارت اور صلاحیتوں کو یکجا کر کے تعاون کے نئے مواقع پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور اٹلی کے سامنے باہمی تعاون کے غیر معمولی مواقع موجود ہیں اور دونوں ممالک کو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جارجیا میلونی نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ اٹلی اور بھارت مستقبل میں اپنے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ انہوں نے بھارت-مشرق وسطیٰ-یورپ اقتصادی راہداری کو ترقی دینے کے لیے بھی دونوں ممالک کے مشترکہ تعاون پر زور دیا۔ اس سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو جارجیا میلونی کو اٹلی میں مسلسل سب سے طویل عرصے تک وزیر اعظم رہنے کا ریکارڈ قائم کرنے پر مبارکباد دی تھی۔ وزیر اعظم مودی نے کہا تھا کہ میلونی کی یہ کامیابی اطالوی عوام کے ان کی قیادت پر اعتماد اور بھروسے کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میلونی کی دوستی نے بھارت اور اٹلی کے درمیان خصوصی اسٹریٹجک شراکت داری کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مودی نے کہا تھا کہ وہ دونوں ممالک کے عوام کے خوشحال مستقبل کے لیے قریبی تعاون جاری رکھنے کے منتظر ہیں اور آنے والے برسوں میں میلونی کی مسلسل کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ جارجیا میلونی 22 اکتوبر 2022 سے اٹلی کی وزیر اعظم ہیں۔ جمعرات کو مسلسل 1,413 دن تک عہدے پر رہنے کے بعد وہ دوسری عالمی جنگ کے بعد اٹلی میں سب سے زیادہ عرصے تک مسلسل وزیر اعظم رہنے والی رہنما بن گئیں۔ انہوں نے سابق وزیر اعظم سلویو برلسکونی کا سابقہ ریکارڈ توڑتے ہوئے یہ نیا سنگ میل حاصل کیا ہے۔

خارجہ سیکریٹری مصری نے کواڈ شیرپا اس میٹنگ کی میزبانی کی

انڈو پیسفک سیکورٹی، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی، اقتصادی تعاون پر بات چیت کی

نئی دہلی: خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے کواڈ شیرپاوں کی ایک میٹنگ کی میزبانی کی جس میں سمندری اور بین الاقوامی سلامتی، اقتصادی خوشحالی اور سلامتی، اہم اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز، اور انسانی امداد اور آفات سے متعلق ردعمل (ایچ اے ڈی آر) پر بات چیت کی گئی۔ وزارت خارجہ نے جمعرات کو کہا کہ راجدھانی میں آسٹریلیا کے نائب سیکرٹری ایلی لاسن، جاپان کے سینئر نائب وزیر برائے خارجہ امور ہیرویکی نامازو، اور جنوبی اور وسطی ایشیا کے لیے امریکی خصوصی ایلچی اور ہندوستان میں سفیر سرجیو گورنے میٹنگ میں شرکت کی۔ وزارت خارجہ کے مطابق، یہ میٹنگ مئی میں یہاں منعقدہ کواڈ وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے بعد ہوئی تھی اور اس کے نتائج کو آگے بڑھانے اور اگلی کواڈ وزرائے خارجہ کی میٹنگ کی تیاری کے لیے بلائی گئی تھی۔ شیرپاس نے جاری کواڈ اقدامات میں پیش رفت کا جائزہ لیا اور عملی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا، آزاد اور کھلے ہند-بحرالکاہل کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے مشترکہ عزم کی تصدیق کی۔ وزارت خارجہ امور نے ایک بیان میں کہا، بات چیت میں کواڈ تعاون کے اہم شعبوں کا احاطہ کیا گیا۔ شیرپاوں نے ہند-بحرالکاہل میں ہونے والی پیش رفت کے ساتھ ساتھ وسیع تر علاقائی اور عالمی تناظر میں بھی خیالات کا تبادلہ کیا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ شیرپاوں نے ٹھوس، ایکشن پر مبنی اقدامات'' پر توجہ مرکوز کرنے کی اہمیت کا اعادہ کیا اور کواڈ وزرائے خارجہ کی اگلی میٹنگ تک مسلسل مشاورت کے منتظر ہیں۔ ترجیحی شعبے: بحری سیکیورٹی، اقتصادی خوشحالی، جدید اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور قدرتی آفات میں انسانی امداد (HADR) پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ مستقبل کا لائحہ عمل: تمام کواڈ ممالک نے آزاد اور خودمختار ہند-بحرالکاہل کے عزم کو دہرایا اور آئندہ کواڈ وزرائے خارجہ کے اجلاس کے لیے نئے اقدامات کا خاکہ تیار کیا۔ عملی اقدامات کا پلان: امریکی سفیر نے واضح کیا کہ کواڈ اب ایک واضح مقصد کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور اس میٹنگ میں ٹھوس نتائج کے حصول کے لیے ایک مشترکہ ایکشن پلان تیار کیا گیا ہے۔

ہندوستان۔نیوزی لینڈ ایف ٹی اے اکتوبر سے لاگو ہوگا

اس معاہدے میں نیوزی لینڈ کی جانب سے ۱۵ سالوں میں ۲۰ بلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ بھی شامل ہے

نئی دہلی: سرکاری ذرائع کے مطابق بھارت۔نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدہ اکتوبر 2026 میں نافذ ہونے کا امکان ہے۔ معاہدہ، جس پر اپریل 2026 میں دستخط ہوئے تھے، نیوزی لینڈ کو 100 فیصد ڈیوٹی فری ایکسپورٹ فراہم کرے گا۔ اس معاہدے میں نیوزی لینڈ کی جانب سے 15 سالوں میں 20 بلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ بھی شامل ہے۔ ہندوستان۔نیوزی لینڈ کے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریقوں نے معاہدے کے اختتام اور اس پر دستخط کا خیر مقدم کیا ہے اور اس کے جلد از جلد نفاذ اور موثر نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے مل کر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے جمعرات کو کہا کہ آئندہ آزاد تجارتی معاہدوں (FTAs) اور مارکیٹ تک رسائی کو گہرا کرنے کی کوششوں کے ساتھ، ہندوستان حریفوں سے کم شرحوں پر عالمی تجارت کے 75 فیصد تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ گوئل نے یہاں ایک تقریب میں کہا کہ ہندوستان کے نو ایف ٹی اے، تقریباً 60 ٹریلین ڈالر کی جی ڈی پی کے ساتھ معیشت کا احاطہ کرتے ہوئے، عالمی تجارت کے تقریباً دو تہائی تک ترجیحی رسائی فراہم کریں گے۔ انہوں نے دنیا بھر میں ہندوستان کی تجارت کو وسعت دینے کے لیے ایف ٹی ایز کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے لیے توجہ مرکوز، جامع اور ملک گیر کوششوں پر زور دیا۔ تاجر ملک بھر میں مل سکتے ہیں۔ عہدیدار نے کہا کہ ہندوستان اور چلی دونوں اگلے ماہ تک اس معاہدے پر بات چیت مکمل کرنے کے خواہاں ہیں۔

اہلکار نے کہا کہ ہم اب ہند بدش کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان چلی سے اہم معدنیات کی فراہمی کے وعدوں کو دیکھ رہا ہے۔ چلی کی زراعت اور باغبانی کے شعبوں میں دلچسپی ہے۔ تجارت کے سکریٹری راجیش اگروال نے حال ہی میں چلی کا دورہ کیا تاکہ تجارتی معاہدے کی بات چیت کی پیشرفت کا جائزہ لیا جاسکے۔ جی ہاں، آپ کی معلومات بالکل درست ہیں۔ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزادانہ تجارتی معاہدہ (FTA) اکتوبر 2026 سے نافذ العمل ہونے جارہا ہے۔

عصرِ حاضر کے بحرانوں کا حل نبوی سفارتی ماڈلز میں ہے

ڈاکٹر بیسنک سنانی جرمن اسوۂ نبی اکیڈمک کانفرنس کے گزشتہ ایڈیشنز کے تحقیقی مقالات پر مشتمل کتاب کی رونمائی کرتے ہوئے

نئی دہلی: ڈاکٹر بیسنک سنانی نے کہا کہ عصرِ حاضر کے عالمی مسائل اور بین الاقوامی تنازعات کا پائیدار حل نبوی سفارتی ماڈلز میں مضمر ہے، جنہیں موجودہ حالات کے تناظر میں سمجھنے اور عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ وہ جامعہ ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی میں منعقدہ پانچویں اسوۂ نبی بین الاقوامی اکیڈمک کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے، جس کا موضوع ''نبی کریم ﷺ کے سفر و ہجرت: باہمی تعلقات اور رواداری کی اخلاقیات'' تھا۔ انہوں نے کہا کہ انفرادی، سماجی اور سیاسی زندگی میں رسول اکرم ﷺ کے اخلاقی و سفارتی اصولوں کا گہرائی سے مطالعہ ضروری ہے اور اقوام متحدہ سمیت عالمی پلیٹ فارمز پر ریاستوں کی نمائندگی کے موجودہ نظام پر بھی ازسرِنو غور کیا جانا چاہیے۔ کانفرنس میں قومی و بین الاقوامی جامعات سے وابستہ تیس سے زائد محققین نے تحقیقی مقالات پیش کیے، جبکہ اسوۂ نبی کانفرنس کے چوتھے اور پانچویں ایڈیشنز کے منتخب مقالات پر مشتمل کتاب کی رونمائی بھی کی گئی۔ افتتاحی تقریب کی صدارت جامعہ ہمدرد کے وائس چانسلر نے کی، جبکہ ایس ایس ایف انڈیا کے سکریٹری احمد شریف، جامعہ ہمدرد کے رجسٹرار کرنل طاہر مصطفیٰ اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر پی وی زبیر نے خطاب کیا۔ مختلف علمی نشستوں کی صدارت ڈاکٹر محمد جنید، ڈاکٹر عتیق الرحمن، ڈاکٹر محمد فضل الرحمن، ڈاکٹر زبیر پی ایم، ڈاکٹر بلال کٹی، ڈاکٹر صفیہ عامر، پروفیسر محی الحق اور ڈاکٹر ندرت معینی نے کی۔ یہ کانفرنس ایس ایس ایف انڈیا، جرمنی کی ٹوننگن یونیورسٹی، جامعہ ہمدرد نئی دہلی اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد کے اشتراک سے منعقد ہوئی، جس کا اگلا مرحلہ 9 ستمبر کو مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد میں ہوگا، جبکہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور حیدرآباد چارمینار میں سیرت النبی ﷺ کے سالانہ لیکچرز بھی منعقد کیے جائیں گے۔ تقریب کا اختتام جامعہ ہمدرد کے شعبۂ اسلامی علوم کی سربراہ ڈاکٹر ابرہ امان انترابی کے خیر مقدمی کلمات اور ایس ایس ایف انڈیا کے جنرل سکریٹری دلشاد احمد کے کلماتِ تشکر پر ہوا۔

ماضی میں جمہوری عمل سے دور رہنا اچھا فیصلہ نہیں تھا: بلال غنی لون

سرینگر: جموں و کشمیر کے سیاسی رہنما بلال غنی لون نے کہا ہے کہ ماضی میں جمہوری عمل سے دور رہنا ''اچھا فیصلہ نہیں تھا۔ انہوں نے خطے میں پیش آنے والی سیاسی تبدیلیوں اور چیلنجز پر بھی اظہار خیال کیا۔ ایک انٹرویو میں بلال لون نے کہا کہ ماضی میں ''ہڑتال کیلنڈر'' جاری کرنے کا عمل زیادہ تر سید علی شاہ گیلانی کی قیادت والے سخت گیر حریت دھڑے سے وابستہ تھا۔ حریت کانفرنس اور کشمیر کے سیاسی ماحول سے متعلق سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میرواعظ کی قیادت والے حریت دھڑے کے نظریات سے قطع نظر، خطے کو متعدد دباؤ کا سامنا رہا، جن میں انتہا پسند عناصر، عسکریت پسند تنظیمیں اور پاکستان کی جانب سے دباؤ شامل تھا۔ بلال لون کے مطابق ان عوامل نے جموں و کشمیر کی سیاسی صورتحال پر گہرا اثر ڈالا اور جمہوری و سیاسی عمل کو مزید پیچیدہ بنایا۔ ان کے بہ ریمارکس ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب کشمیر کی سیاسی تاریخ، علیحدگی پسند تنظیموں کے کردار اور جمہوری عمل میں شرکت کی اہمیت پر ایک بار پھر بحث جاری ہے۔

۹ ستمبر کو وزارتِ داخلہ سے مذاکرات

ایپکس باڈی نے کرگل۔لیہہ پدیاترا ملتوی کردی

لیہہ: ایپکس باڈی نے وزارتِ داخلہ کی جانب سے 9 ستمبر کو نئی دہلی میں لداخ سے متعلق مسائل پر ڈیلی کمیٹی کی سطح کے مذاکرات کے اعلان کے بعد کرگل سے لیہہ تک مجوزہ ''پد یاترا'' ملتوی کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ مارچ گزشتہ برس 24 ستمبر کے واقعات میں جان گنوانے والوں کی یاد میں ستمبر کے دوران منعقد کیے جانے والے پروگراموں کا حصہ تھا۔ تاہم مذاکرات کی تاریخ سامنے آنے کے بعد قیادت نے فی الحال مارچ ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایپکس باڈی کے رہنماؤں نے امید ظاہر کی کہ حکومت 9 ستمبر کے مذاکرات میں سنجیدگی کے ساتھ پیش رفت کرے گی، بالخصوص لداخ کو اسمبلی اور مزید جمہوری و سیاسی حقوق دینے سے متعلق تفصیلی مسودے پر بات آگے بڑھے گی۔ رہنماؤں نے کہا کہ مذاکرات میں جان گنوانے والوں کے اہل خانہ کو مناسب معاوضہ، زخمیوں کی مدد اور مظاہرین کے خلاف درج کیے گئے مبینہ طور پر غیر منصفانہ مقدمات کی غیر مشروط واپسی جیسے معاملات بھی حل کیے جانے چاہئیں۔ ایپکس باڈی کے مطابق آئندہ کے لائحہ عمل کا فیصلہ 9 ستمبر کے مذاکرات کے نتائج کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ اگر بات چیت میں خاطر خواہ پیش رفت نہ ہوئی تو ملتوی شدہ پدیاترا اور دیگر احتجاجی پروگرام 24 ستمبر کے قریب دوبارہ منعقد کیے جاسکتے ہیں۔

ناکامیوں کے بعد بھارت کی خلائی مہم کو بڑی کامیابی

جدید سیٹلائٹ خلا میں روانہ

سری ہری کوٹا: بھارت نے حالیہ خلائی مشنوں میں ناکامیوں کے بعد اہم کامیابی حاصل کرتے ہوئے GSLV-F17 راکٹ کے ذریعے EOS-05 ارتھ آبزرویشن سیٹلائٹ کامیابی سے خلا میں روانہ کر دیا ہے۔ سیٹلائٹ کو پرواز کے تقریباً 18 منٹ بعد مطلوبہ مدار میں کامیابی سے پہنچا دیا گیا۔ تقریباً 2,367 کلوگرام وزنی EOS-05 بھارت کا پہلا ایسا امیجنگ سیٹلائٹ ہے جو جیوسنکرونس مدار سے زمین کی نگرانی کرے گا۔ تقریباً 36 ہزار کلومیٹر کی بلندی سے یہ بھارتی خطے کی مسلسل اور قریباً حقیقی وقت میں تصاویر فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس سیٹلائٹ کو زراعت، قدرتی آفات کی نگرانی، شدید موسمی حالات، ماحولیات اور اسٹریٹجک مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکے گا۔ اس کی مسلسل نگرانی کی صلاحیت سرحدی اور حساس علاقوں پر نظر رکھنے میں بھی اہم ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ کامیابی بھارت کے خلائی پروگرام کے لیے اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ جنوری 2026 میں PSLV-C62 مشن ناکام ہو گیا تھا، جبکہ 2025 میں بھی PSLV کو ایک ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ان ناکامیوں کے بعد بھارت کے خلائی پروگرام کی قابل اعتماد کارکردگی پر سوالات اٹھے تھے۔ EOS-05 دراصل اس صلاحیت کے حصول کی دوسری بڑی کوشش ہے۔ 2021 میں اسی نوعیت کا EOS-03 سیٹلائٹ GSLV کے کریوجینک مرحلے میں خرابی کے باعث مدار تک نہیں پہنچ سکا تھا۔ تازہ مشن میں GSLV نے اپنی تاریخ کا سب سے بھاری سیٹلائٹ بھی کامیابی سے اٹھایا ہے۔ اس کامیابی کو بھارت کی بڑھتی ہوئی خلائی صلاحیتوں اور عالمی خلائی شعبے میں اپنی پوزیشن مزید مضبوط بنانے کی کوششوں کے لیے اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔

فکیٹ۔دہلی پرواز 300 فٹ آگئی تھی نیچے

نشہ آور مادہ کے استعمال کی تصدیق، ایئر انڈیا نے پائلٹ کو ملازمت سے کیا برطرف

نئی دہلی: ایئر انڈیا کے ترجمان نے بتایا کہ فوکیٹ-دہلی پرواز کے پائلٹ ان کمانڈ کی جانچ میں ایک 'سائیکوایکٹو سبسٹنس'، یعنی نشہ آور مادہ پایا گیا۔ ایئر انڈیا نے کہا کہ حفاظت، فٹنس اور ضوابط کی خلاف ورزی کے معاملے میں کمپنی کی 'زیرو ٹالرنس' پالیسی کے تحت پائلٹ کی ملازمت فوری اثر سے ختم کر دی گئی ہے۔ ایئر انڈیا کی فوکیٹ-دہلی پرواز کے پائلٹ کے خلاف بڑی کارروائی کی گئی ہے۔ 4 اگست کو فوکیٹ سے دہلی آنے والی پرواز اچانک تقریباً 300 فٹ نیچے آ گئی تھی، جس کے نتیجے میں کئی مسافر زخمی ہو گئے تھے۔ اب تحقیقات میں پرواز کے کمانڈنگ پائلٹ کے جسم میں ایک نفسیاتی اثر رکھنے والے مادے کی موجودگی کی تصدیق کے بعد ایئر انڈیا نے اسے فوری طور پر ملازمت سے برطرف کر دیا ہے۔ ایئر انڈیا کے ترجمان نے بتایا کہ فوکیٹ-دہلی پرواز کے پائلٹ ان کمانڈ کی جانچ میں ایک 'سائیکوایکٹو سبسٹنس'، یعنی نشہ آور مادہ پایا گیا۔ ایئر انڈیا نے کہا کہ حفاظت، فٹنس اور ضوابط کی خلاف ورزی کے معاملے میں کمپنی کی 'زیرو ٹالرنس' پالیسی کے تحت پائلٹ کی ملازمت فوری اثر سے ختم کر دی گئی ہے۔ پرواز AI 2379 ایئربس A320-251N طیارے کے ذریعے چلائی جا رہی تھی، جس کا رجسٹریشن نمبر VT-EXO تھا۔ طیارے میں دو پائلٹ اور عملے کے 6 ارکان سمیت مجموعی طور پر 145 افراد سوار تھے۔ ابتدائی 10 صفحات پر مشتمل رپورٹ کے مطابق طیارے کے دہلی ایئرپورٹ پر اترنے کے بعد 24 افراد کو طبی امداد فراہم کی گئی تھی۔ ان میں سے 4 مسافروں کو شدید چوٹیں آئی تھیں۔ ایئر کرافٹ ایکسیڈنٹ انویسٹی گیشن بیورو (اے اے آئی بی) نے بتایا کہ معاملے کی تصدیق کے لیے کی گئی جانچ میں پائلٹ کی سائیکوایکٹو سبسٹنس سے متعلق رپورٹ 'منفی نہیں' پائی گئی۔ اے اے آئی بی نے کہا کہ سائیکوایکٹو سبسٹنس کے استعمال کی تصدیق انتہائی تشویش کا معاملہ ہے اور اس نے شہری ہوابازی کے ڈائریکٹوریٹ جنرل (ڈی جی سی اے) کو ترجیحی بنیاد پر مناسب کارروائی کی سفارش کی ہے۔ تحقیقاتی ادارے کے مطابق ابتدائی طور پر اسے اطلاع دی گئی تھی کہ دہلی جاتے وقت پرواز کو ٹربولنس کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ تاہم جمع کیے گئے شواہد اور مسافروں کو پہنچنے والی چوٹوں کے جائزے کی بنیاد پر اس واقعے کو حادثے کے زمرے میں شامل کیا گیا۔ اے اے آئی بی نے بتایا کہ تحقیقاتی ٹیم مختلف ذرائع سے حاصل کیے گئے اعداد و شمار اور ریکارڈ کا جائزہ لے رہی ہے۔ تحقیقاتی ٹیم نے دہلی ایئرپورٹ پر طیارے کے عملے اور فلائٹ کریو کے ارکان سے بات چیت کی۔ بعد میں پرواز میں موجود دونوں پائلٹوں سے الگ الگ بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ تحقیقاتی ادارہ واقعے کے تمام پہلوؤں کی جانچ کر رہا ہے تاکہ طیارے کے اچانک نیچے آنے کی وجوہات اور پائلٹ سے متعلق ضوابط کی خلاف ورزی کی مکمل تصویر سامنے آ سکے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

بہترین کھلاڑیوں کو کبھی نہ کبھی ریٹائر ہونا ہی پڑتا ہے

میسی کے ریٹائرمنٹ پر گانگولی کا بیان

نئی دہلی: پانچ مرتبہ کی فیفا ورلڈ کپ فاتح برازیل کی ٹیم رواں سال دوستانہ میچ کھیلنے کے لیے بھارت آئے گی۔

دونوں ممالک کے درمیان یہ تاریخی مقابلہ 3 اکتوبر کو کولکتہ کے ووِیکانند یوا بھارتی کریڑانگن میں کھیلا جائے گا۔ دنیا کے عظیم ترین فٹبالرز میں شمار ہونے والے لیونل میسی بین الاقوامی فٹبال سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ بھارت کے سابق کپتان اور کرکٹ ایسوسی ایشن آف بنگال (کیب) کے صدر سورو گانگولی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بہترین کھلاڑیوں کو کبھی نہ کبھی ریٹائر ہونا ہی پڑتا ہے۔ فٹبالر لیونل میسی کی ریٹائرمنٹ پر گانگولی نے کہا کہ کھیل کا مطلب ہی یہی ہے۔ بہترین کھلاڑیوں کو کبھی نہ کبھی ریٹائر ہونا ہی پڑتا ہے اور انہوں نے طویل عرصے تک شاندار کھیل پیش کیا ہے، لیکن کھیل میں ایسا ہونا یقینی ہے۔ بہترین کھلاڑیوں کو جانا ہی پڑتا ہے اور انہوں نے ایسی وراثت چھوڑی ہے جس کی برابری کرنا بہت مشکل ہوگا۔ انہوں نے کہا: ''میں نے ارجنٹینا کے ایک اور بائیں پاؤں والے کھلاڑی ڈیاگو میراڈونا کو کھیلتے دیکھا ہے اور میسی بھی ارجنٹینا سے ہی ہیں۔ ایسی وراثت کو برقرار رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے، لیکن ارجنٹینا، برازیل، انگلینڈ، جرمنی، اسپین جیسے ممالک کھیل کے معاملے میں بہت عظیم ہیں، فٹبال کے معاملے میں بہت عظیم ہیں۔ یہ ایسے عظیم کھیل ممالک ہیں جو ہر بار عالمی معیار کے کھلاڑی پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے امید ہے کہ جلد ہی کوئی اور کھلاڑی سامنے آئے گا۔'' پانچ مرتبہ کی فیفا ورلڈ کپ فاتح برازیل کی ٹیم رواں سال دوستانہ میچ کھیلنے کے لیے بھارت آئے گی۔ دونوں ممالک کے درمیان یہ تاریخی مقابلہ 3 اکتوبر کو کولکتہ کے ووِیکانند یوا بھارتی کریڑانگن میں کھیلا جائے گا۔ اس مقابلے کے حوالے سے سورو گانگولی نے کہا: ''میں نے اس کے بارے میں سنا ہے۔ فٹبال ایک شاندار کھیل ہے۔ یہ بہت اچھا کھیل ہے۔ مجھے اسے دیکھنا پسند ہے۔ اور برازیل فٹبال کھیلنے والے عظیم ترین ممالک میں سے ایک ہے۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ وہ ایک بہت مضبوط ٹیم کے ساتھ آئیں گے اور اس سے ہمارے فٹبالرز کو اچھا تجربہ حاصل ہوگا، کیونکہ یہی سب سے اہم چیز ہے۔ جب آپ اپنے سے بہتر کھلاڑیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں تو آپ بھی بہتر بنتے ہیں۔ اس لیے یہ بھارتی فٹبال کے لیے بہت اچھا ہے۔'' بھارت کے سابق کپتان نے کہا، ''کھیل لوگوں کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔ جب آپ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو کھیلنے کے لیے لاتے ہیں، چاہے وہ فٹبال ہو یا کرکٹ، تو آپ انہیں ایک زندگی دیتے ہیں۔

بی سی سی آئی کا بڑا ایکشن، ۶۴ کھلاڑیوں پر ایک ساتھ پابندی

عمر سے متعلق ریکارڈ میں مبینہ جعل سازی پر کارروائی، 2022 کی انڈر-19 ورلڈ کپ فاتح ٹیم کے رکن روی کمار پر بھی پابندی، آسٹریلیا کے خلاف سیریز سے قبل روہت یادو کو ٹیم سے نکالا گیا، عمر سے متعلق دھوکہ دہی کے بڑھتے معاملات سے نمٹنے کیلئے بی سی سی آئی اور ریاستی کرکٹ ایسوسی ایشنز کی جانب سے دستاویزات کی جانچ کا عمل جاری ہے

نئی دہلی: عمر سے متعلق ریکارڈ میں مبینہ جعل سازی پر کارروائی، 2022 کی انڈر-19 ورلڈ کپ فاتح ٹیم کے رکن روی کمار پر بھی پابندی، آسٹریلیا کے خلاف سیریز سے قبل روہت یادو کو ٹیم سے نکالا گیا، عمر سے متعلق دھوکہ دہی کے بڑھتے معاملات سے نمٹنے کے لیے بی سی سی آئی اور ریاستی کرکٹ ایسوسی ایشنز کی جانب سے دستاویزات کی جانچ کا عمل جاری ہے۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے عمر سے متعلق ریکارڈ میں مبینہ گڑبڑی کے معاملے میں بڑا قدم اٹھاتے ہوئے ایک ساتھ 64 کھلاڑیوں پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب کرکٹ ایسوسی ایشن آف بنگال (سی اے بی) نے اپنے کھلاڑیوں کے لیے پری سیزن دستاویزاتی جانچ مہم شروع کی۔ پابندی کی زد میں 2022 میں بھارت کی انڈر-19 ورلڈ کپ فاتح ٹیم کا حصہ رہنے والے روی کمار بھی آئے ہیں۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا انڈر-19 کے خلاف آئندہ سیریز کے لیے بھارتی انڈر-19 اسکواڈ میں منتخب کیے گئے لیگ اسپنر روہت یادو پر بھی بی سی سی آئی نے دو سال کی پابندی عائد کی ہے۔ عمر سے متعلق ریکارڈ میں گڑبڑی سامنے آنے کے بعد روہت کو بھارتی انڈر-19 ٹیم سے باہر کر دیا گیا ہے۔ عمر سے متعلق دھوکہ دہی کے بڑھتے معاملات سے نمٹنے کے لیے بی سی سی آئی اور ریاستی کرکٹ ایسوسی ایشنز کی جانب سے دستاویزات کی جانچ کا عمل جاری ہے۔ سی اے بی کی حالیہ پری سیزن دستاویزاتی مہم کے دوران روہت یادو کے ریکارڈ میں مبینہ گڑبڑی سامنے آئی۔ روہت نے اتیج گروپ کرکٹ میں بنگال کی نمائندگی کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ان کی عمر سے متعلق ریکارڈ میں 27 ماہ کا فرق پایا گیا۔ انہیں آسٹریلیا انڈر-19 کے خلاف پانچ ون ڈے اور دو ملٹی ڈے میچوں کی سیریز کے لیے بھارتی اسکواڈ میں منتخب کیا گیا تھا، لیکن معاملہ سامنے آنے کے بعد ان کا نام ٹیم سے ہٹا دیا گیا۔ بی سی سی آئی سے منسلک تمام ریاستی کرکٹ یونٹس کو پابندی کے بارے میں اطلاع دے دی گئی ہے اور یہ فیصلہ فوری طور پر نافذ ہو گیا ہے۔ عمر میں گڑبڑی کے معاملے میں پابندی کی زد میں آنے والے کھلاڑیوں میں 2022 کی بھارت کی انڈر-19 ورلڈ کپ فاتح ٹیم کے اہم رکن روی کمار بھی شامل ہیں۔ سی اے بی کے ریکارڈ میں روی کمار کی عمر سے متعلق تقریباً 45 ماہ کا فرق پایا گیا ہے۔ اس فہرست میں بائیں ہاتھ کے اسپن آل راؤنڈر وشال بھٹی کا نام بھی شامل بتایا گیا ہے۔ سی اے بی نے کئی دیگر عمر گروپ کے کھلاڑیوں کے ریکارڈ میں بھی بے ضابطگیاں پائی ہیں۔ یہ کارروائی کھلاڑیوں کے دستاویزات اور تاریخ پیدائش کے ریکارڈ کی وسیع پیمانے پر جانچ کا حصہ ہے۔ انڈر-19 سطح پر عمر کی تصدیق کے لیے کھلاڑیوں کو پیدائش کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ اسکول اور کالج کے تعلیمی ریکارڈ سے متعلق دستاویزات بھی جمع کرانا ہوتے ہیں۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (BCCI) نے عمر میں مبینہ جعل سازی اور دستاویزات میں گڑبڑی پر سخت ایکشن لیتے ہوئے بنگال کے 64 کھلاڑیوں پر فوری طور پر پابندی عائد کر دی ہے۔

ویمنز ایشیا کپ، پاکستان کے خلاف اپنا دبدبہ برقرار رکھنے اتریں گی بھارتی بیٹیاں

دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں ہونے والے اس میچ میں بھارتی ٹیم پاکستان کے خلاف اپنے شاندار ریکارڈ کو برقرار رکھنے کے ارادے سے اترے گی

نئی دہلی: ویمنز ایشیا کپ 2026 کے نویں مقابلے میں ہفتے کو بھارت اور پاکستان کی خواتین ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں ہونے والے اس میچ میں بھارتی ٹیم پاکستان کے خلاف اپنے شاندار ریکارڈ کو برقرار رکھنے کے ارادے سے میدان میں اترے گی۔ ہرمن پریت کور کی قیادت میں بھارتی ٹیم کے لیے اب تک ویمنز ایشیا کپ میں سب کچھ درست رہا ہے۔ پہلے میچ میں تھائی لینڈ کو شکست دینے کے بعد ٹیم انڈیا نے ہانگ کانگ، چین کو 137 رنز کے بڑے فرق سے شکست دی۔ بلے بازی میں اسمرتی مندھانا اور شیفالی ورما کی جوڑی شاندار فارم میں ہے۔ مندھانا نے ہانگ کانگ کے خلاف سنچری بنائی تھی، جبکہ شیفالی نے تھائی لینڈ کے خلاف نصف سنچری اسکور کی تھی۔ ٹیم کو پرتیکا راول، کپتان ہرمن پریت کور اور دیپتی شرما سے بھی پاکستان کے خلاف بڑے اسکور کی امید ہوگی۔ وہیں رچا گھوش بھارتی ٹیم کے لیے ٹرمپ کارڈ ثابت ہو سکتی ہیں۔ ہانگ کانگ کے خلاف انہیں نمبر چار پر بیٹنگ کے لیے بھیجا گیا تھا، تاہم وہ صرف

11 رنز بنا سکی تھیں۔ بھارتی گیند بازوں میں دیپتی شرما اور نندنی شرما نے اب تک متاثر کن کارکردگی دکھائی ہے۔ دیپتی نے دو میچوں میں 6 وکٹیں حاصل کی ہیں، جبکہ نندنی کے نام 5 وکٹیں ہیں۔ سری چرنی اور پریما راوت نے بھی گیند بازی سے خاصا متاثر کیا ہے۔ پاکستان کے خلاف میچ میں بھارتی ٹیم کی نگاہیں ایک بار پھر اپنے اسپن اور دیگر گیند بازوں سے اہم وکٹیں حاصل کرنے پر ہوں گی۔ دوسری جانب پاکستان نے ویمنز ایشیا کپ میں اپنے سفر کا آغاز تھائی لینڈ کو 35 رنز سے شکست دے کر کیا ہے۔ بلے بازی میں منیبہ علی نے تھائی لینڈ کے خلاف نصف سنچری بنائی تھی، تاہم ان کے علاوہ پاکستان کی دیگر بلے باز رنز بنانے کے لیے جدوجہد کرتی نظر آئیں۔ گیند بازی میں سعدیہ اقبال نے صرف 11 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کی تھیں، جبکہ توبا حسن بھی 2 وکٹیں لینے میں کامیاب رہی تھیں۔ بھارت اور پاکستان کی خواتین ٹیموں کے درمیان اب تک مجموعی طور پر 17 ٹی 20 انٹرنیشنل میچز کھیلے گئے ہیں۔ ان میں بھارتی ٹیم نے 14 میچوں میں کامیابی حاصل کی ہے، جبکہ پاکستان کو صرف 3 میچوں میں فتح نصیب ہوئی ہے۔ دونوں ٹیموں کی آخری ٹکر خواتین ٹی 20 ورلڈ کپ میں ہوئی تھی، جہاں بھارتی ٹیم نے پاکستان کو 64 رنز سے شکست دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے خلاف بھارتی ٹیم کا پلڑا واضح طور پر بھاری رہا ہے۔ دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم کی پچ اب تک اسپن گیند بازوں کے لیے مددگار ثابت ہوئی ہے۔ تاہم، کریز پر وقت گزارنے اور سیٹ ہونے کے بعد بلے باز بھی مؤثر انداز میں رنز بنانے میں کامیاب رہے ہیں۔ ایسے میں پاکستان کے خلاف اہم مقابلے میں ٹاس، پچ کے حالات اور ابتدائی اوورز دونوں ٹیموں کے لیے خاص اہمیت رکھتے ہوں گے۔

ٹرائی سیریز، انوسنٹ کی طوفانی اننگز نے گیرہارڈ ایرسمس کی سنچری پر پانی پھیرا

زمبابوے نے نمیبیا کو ۵ وکٹوں سے دی شکست

نئی دہلی: نمیبیا کی جانب سے دیے گئے 157 رنز کے ہدف کو زمبابوے نے 18.1 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ انوسنٹ کائیا کی جارحانہ اننگز زمبابوے کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ رہی۔ ہدف کا تعاقب کرنے اتری زمبابوے کی ٹیم کا آغاز اچھا نہیں رہا۔ بین کرن صرف 5 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے، جبکہ برائن بینیٹ نے 17 گیندوں پر 22 رنز بنائے۔ ٹرائی سیریز کے پانچویں میچ میں زمبابوے نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نمیبیا کو 5 وکٹوں سے شکست دے دی۔ نمیبیا کی جانب سے دیے گئے 157 رنز کے ہدف کو زمبابوے نے 18.1 اوورز میں 5 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔ انوسنٹ کائیا کی جارحانہ اننگز زمبابوے کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ رہی۔ ہدف کا تعاقب کرنے اتری زمبابوے کی ٹیم کا آغاز اچھا نہیں رہا۔ بین کرن صرف 5 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے، جبکہ برائن بینیٹ نے 17 گیندوں پر 22 رنز بنائے۔ اس کے بعد کپتان سکندر رضا نے ذمہ دارانہ بلے بازی کرتے ہوئے 24 گیندوں پر 2 چوکوں کی مدد سے 29 رنز کی اہم اننگز کھیلی۔ تاہم انوسنٹ کائیا نے شاندار انداز میں بیٹنگ کرتے ہوئے میچ کا رخ اپنی ٹیم کے حق میں موڑ دیا۔ انہوں نے صرف 42 گیندوں کا سامنا کرتے ہوئے 8 چوکوں اور 3 چھکوں کی مدد سے 72 رنز کی دھواں دھار اننگز کھیلی۔ آخر میں تاديوانا شے مارومانی نے 12 گیندوں پر ناقابل شکست 13 رنز بنائے، جبکہ ریان برل نے چوکا اور چھکا لگا کر زمبابوے کو فتح دلا دی۔ اس سے قبل ٹاس ہارنے کے بعد پہلے بیٹنگ کرنے اتری نمیبیا کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ جین فری لنک 8 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ لارین اسٹین کیمپ نے 14 رنز بنائے۔ وکٹ کیپر بلے باز جین گرین بھی صرف ایک رن بنا سکے۔ 25 رنز پر 3 وکٹیں گرنے کے بعد نمیبیا مشکل میں نظر آ رہا تھا، لیکن کپتان گیرہارڈ ایرسمس اور الیگزینڈر روولکن نے اننگز کو سنبھالا۔ دونوں نے چوتھی وکٹ کے لیے 63 گیندوں پر 83 رنز کی اہم شراکت داری قائم کی۔ الیگزینڈر روولکن نے 31 گیندوں پر 2 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 29 رنز بنائے۔ ایرسمس نے ایک سرے کو مضبوطی سے سنبھالے رکھا اور 48 گیندوں پر 8 چوکوں اور 3 چھکوں کی مدد سے ناقابل شکست 88 رنز بنائے۔ ان کی شاندار اننگز کی بدولت نمیبیا نے 20 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 156 رنز کا مجموعہ کھڑا کیا۔ زمبابوے کی جانب سے برَیڈ ایونز اور کنڈائی ماتیگیمو نے 2،2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ سکندر رضا اور مزربانی نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ تاہم ایرسمس کی شاندار بلے بازی کے باوجود انوسنٹ کائیا کی جارحانہ اننگز نمیبیا پر بھاری پڑی اور زمبابوے نے میچ اپنے نام کر لیا۔

اکشے کمار جیوان کے بعد گول مال 5 میں بھی ویلن

بالی ووڈ کے ایکشن ہیرو اکشے کمار کی اس سال دو فلمیں ریلیز ہوئی ہیں، خوفناک فلم ''بھوت بنگلہ'' میں نظر آئے

ممبئی: (ایجنسیز) بالی ووڈ کے ایکشن ہیرو اکشے کمار کی اس سال دو فلمیں ریلیز ہوئی ہیں، خوفناک فلم ''بھوت بنگلہ'' میں نظر آئے، جس نے باکس آفس پر شاندار کمائی کی۔ اس کے بعد ''ویلکم ٹو دی جنگل'' ریلیز ہوئی جو کہ ہٹ بھی ہوئی۔ اب پریہ درشن کی باری ہے۔ اداکار 'جیوان' میں ویلن کا کردار ادا کریں گے اور اس کے بعد وہ اجے دیوگن کے ساتھ گول مال 5 کا بھی حصہ ہوں گے۔ اس فلم سے اکشے کمار کا گنجا روپ سامنے آیا، جسے خوب پذیرائی ملی۔ اب پہلی بار اکشے کمار نے اپنے منفی کردار پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے ہمیشہ یقین کیا ہے کہ ایک اداکار کے طور پر، آپ کو ناظرین کو حیران کرتے رہنا چاہیے، اور اس سے بھی اہم بات، خود کو۔ اکشے کمار اپنی مخصوص ہیرو ساکھ سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اداکار نے حال ہی میں اپنے ویلن کرداروں کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا میں ہمیشہ سے مانتا رہا ہوں کہ ایک اداکار کے طور پر، آپ کو ناظرین کو حیران کرتے رہنا چاہیے، اور اس سے بھی اہم بات، خود کو۔ حیوان کا کردار مکمل طور پر منفی ہے۔ جب کہ گول مال 5 مجھے منفی

کے بالکل مختلف، مزاحیہ پہلو کو تلاش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ حال ہی میں اکشے کمار نے انکشاف کیا کہ حیوان میں ان کا کردار ان کے سابق کرداروں سے بالکل مختلف ہے۔ مختلف طریقوں سے ویلن کا کردار ادا کرنے کا موقع تجربہ کو دلچسپ بنا دیتا ہے۔ اس کے لیے، یہ فرق وہی ہے جو دلچسپ ہے۔ ایک ویلن کو ہمیشہ خوفناک اور سنجیدہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ بعض اوقات، اس کا کردار مزاحیہ، پاگل اور غیر متوقع ہو سکتا ہے۔ اکشے کمار اور سیف علی خان پریہ درشن کی فلم میں ایک بار پھر ایک ساتھ نظر آئیں گے، جو 11 ستمبر کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ فلموں میں ہیرو کے بجائے ویلن کا کردار ادا کرنے کے حوالے سے اکشے کمار نے کہا کہ اتنے سالوں تک ہیرو کا کردار ادا کرنے کے بعد منفی کرداروں کو اپنانا ایک نیا تجربہ ہے کیونکہ میں اب اپنی ہیرو ٹیک امیج کو برقرار رکھنے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں۔

عزت کے نہیں، سزا کے حقدار ہیں...

سمے رینہ کو مہاراشٹر حکومت کی طرف سے نوازنے پر بھڑک اٹھے گجیندر چوہان

ممبئی: 'انڈیاز گاٹ لیٹنٹ 2' کی ایک قسط میں سمے رینہ اور اسٹینڈ اپ کامیڈین شیرون ورما کے درمیان ان کے آبائی مقامات کو لے کر بات چیت ہوئی۔ یہ گفتگو تب شروع ہوئی جب سمے نے اپنے مخصوص انداز میں سامعین سے شیرون کا تعارف کرایا اور ان کے بہار سے ہونے پر مذاق کیا۔ 'مہابھارت' میں یودھیشٹھر کا کردار نبھا کر گھر گھر میں پہچان بنانے والے اداکار گجیندر چوہان نے کامیڈین سمے رینہ کو لے کر جاری تنازع پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ 'انڈیاز گاٹ لیٹنٹ 2' کی ایک قسط میں بہار اور کشمیری پنڈتوں کے بارے میں کی گئی مبینہ ریمارکس پر کھڑے ہونے والے تنازع کے درمیان گجیندر چوہان نے اسٹینڈ اپ کامیڈی کی حدود پر سوال اٹھائے۔ آئی اے این ایس سے بات چیت میں انہوں نے کہا کہ اسٹینڈ اپ کامیڈین ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی کا ضرورت سے زیادہ مذاق اڑایا جائے یا کسی ریاست کے لوگوں کی بے عزتی کی جائے۔ گجیندر چوہان نے سب سے زیادہ سوال اس اعزاز پر اٹھایا جو حال ہی میں ممبئی میں ساہتر بیداری کی ایک تقریب کے دوران وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے سمے رینہ کو دیا تھا۔ انہوں نے کہا، ''یہ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ سمے رینہ جیسے کامیڈین کو نوازا گیا۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ اس عزت کے لائق ہیں۔ اگر آپ کامیڈی کے ذریعے کسی کو کچھ بھی کہتے ہیں، تو آپ عزت کے نہیں بلکہ سزا کے حقدار ہیں۔ کامیڈی کرنے کی بھی ایک حد ہوتی ہے اور فنکار کو اس حد کا خیال رکھنا چاہیے۔ کسی بھی

فنکار کو اپنی بات رکھنے کی آزادی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کسی شخص یا ریاست کے لوگوں کے خلاف کچھ بھی بول سکتا ہے۔ سپریم کورٹ بھی یہ واضح کر چکی ہے کہ آزادیِ اظہار کی اپنی حدود ہیں اور لوگوں کو اسی دائرے میں رہ کر اپنی بات کہنی چاہیے۔'' گجیندر چوہان نے کہا، ''کئی بار اسٹینڈ اپ کامیڈین، دوسرے کامیڈین یا فنکار مذاق اور اپنی بات رکھنے کے دوران حد پار کر جاتے ہیں۔ میرا ماننا ہے کہ ایسے معاملات میں یا تو لوگ ایسے مواد کو مکمل طور پر نظر انداز کریں یا پھر اگر بات سنگین ہے تو متعلقہ شخص کے خلاف معاملہ درج ہونا چاہیے۔ لوگوں کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ ملک میں کچھ بھی کہہ دینے کو آزادیِ اظہار نہیں کہا جا سکتا۔ آج کامیڈی کے نام پر کسی ریاست کے لوگوں کا مذاق اڑایا گیا ہے، کل کسی دوسری ریاست کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ بھارت مختلف ریاستوں، زبانوں اور ثقافتوں سے مل کر بنا ملک ہے، اس لیے کسی ریاست کے لوگوں کو اس بنیاد پر نشانہ بنانا کہ وہاں نوکری نہیں ملتی اور انہیں دوسری ریاست جانا پڑتا ہے، درست نہیں ہے۔ میری سمے رینہ کو صلاح ہے کہ کامیڈی کریں، لیکن اپنی حد میں رہ کر۔ کامیڈی کا مطلب کسی کی بے عزتی کرنا یا کسی ریاست کے لوگوں کے بارے میں کچھ بھی بول دینا نہیں ہوتا۔'' انہوں نے اپنے تقریباً 45 سالہ فلمی اور اداکاری کے کیریئر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، ''میں نے کئی بار ایسے شوز اور انٹرویوز دیکھے ہیں جہاں اسٹینڈ اپ کامیڈین ہی نہیں بلکہ دوسرے فنکار بھی اپنی بات رکھتے ہوئے حد پار کر جاتے ہیں۔

پہلی بار بھارت اور جاپان کے درمیان کھیلا جائے گا ٹی ۲۰ انٹرنیشنل میچ، بی سی سی آئی نے کیا اعلان

بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سائکیا نے کہا کہ بورڈ اس تاریخی موقع کا حصہ بن کر خوش ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور جاپان کی مردوں کی ٹیموں کا جاپان میں خصوصی ٹی 20 انٹرنیشنل میچ کے لیے ایک اہم لمحہ ہے۔

بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سائکیا نے کہا کہ بورڈ اس تاریخی موقع کا حصہ بن کر خوش ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور جاپان کی مردوں کی ٹیموں کا جاپان میں خصوصی ٹی 20 انٹرنیشنل میچ کے لیے اکٹھا ہونا کرکٹ کے لیے ایک اہم لمحہ ہے۔ سائکیا کے مطابق اس مقابلے سے بھارتی ٹیم ایک نئے مقام پر کھیل سکے گی اور جاپان سمیت مشرقی ایشیا میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک کرکٹ کو پہنچانے کا موقع ملے گا۔ بھارت اور جاپان کے درمیان سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل ہونے کے موقع پر رواں ماہ کے آخر میں دونوں ممالک کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان تاریخی ٹی 20 انٹرنیشنل میچ کھیلا جائے گا۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے جمعہ کو اس کا اعلان کیا۔ یہ پہلا موقع ہوگا جب بھارت اور جاپان کی مردوں کی ٹیمیں ٹی 20 انٹرنیشنل مقابلے میں آمنے سامنے ہوں گی۔ 'سوزوکی کپ' کے نام سے ہونے والا یہ میچ 22 ستمبر کو جاپان کے توچیگی پریفیکچر کے سانو انٹرنیشنل کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلا جائے گا۔ یہ مقابلہ 'اسپورٹ 75' نام کی ایک بڑی دوطرفہ پہل کا مرکزی پروگرام ہوگا۔ اس پہل کا آغاز جاپانی وزیر اعظم سناے تاکائچی اور بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے درمیان سربراہی ملاقات میں طے پانے والے معاہدے کے تحت ہوا ہے۔ اس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان کھیلوں کے تبادلے اور تعاون کو فروغ دینا ہے۔ بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سائکیا نے کہا کہ بورڈ اس تاریخی موقع کا حصہ بن کر خوش ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور جاپان کی مردوں کی ٹیموں کا جاپان میں خصوصی ٹی 20 انٹرنیشنل میچ کے لیے اکٹھا ہونا کرکٹ کے لیے ایک اہم لمحہ ہے۔ سائکیا کے مطابق اس مقابلے سے بھارتی ٹیم ایک نئے مقام پر کھیل سکے گی اور جاپان سمیت مشرقی ایشیا میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک کرکٹ کو پہنچانے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور جاپان کے درمیان مضبوط تعلقات اور طویل عرصے سے دوستی رہی ہے، اس لیے دونوں ممالک کے سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل ہونے کی تقریبات میں کرکٹ کی شمولیت خوش آئند ہے۔ شائقین کی بڑھتی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے منتظمین سانو گراؤنڈ کی موجودہ گنجائش 500 سے بڑھا کر 2,000 کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ٹکٹوں کی فروخت بھی جلد باضابطہ طور پر شروع ہونے کی امید ہے۔ بھارتی مردوں کی ٹیم 24 ستمبر سے 3 اکتوبر تک ایشین گیمز کے مردوں کے مقابلوں میں شرکت کے لیے جاپان میں موجود ہوگی۔ ایسے میں یہ میچ بھارتی ٹیم کے ایشین گیمز مہم سے قبل ایک اہم موقع بھی

ہوگا۔ جاپان کرکٹ ایسوسی ایشن کے چیف ایگزیکٹو ناؤ کی میاجی نے موجودہ عالمی چیمپئن بھارتی ٹیم کی جاپان آمد کو ملک میں کرکٹ کے لیے ایک اہم تبدیلی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ عالمی چیمپئن کو جاپان میں کھیلنے کے لیے مدعو کرنا ایسوسی ایشن کے لیے ایک یادگار لمحہ ہے۔ انہوں نے بی سی سی آئی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جاپانی کرکٹ شائقین بھارتی کھلاڑیوں کا استقبال کرنے کے لیے پرجوش ہیں۔ انہوں نے مقامی جاپانی کرکٹ شائقین سے بھی اپنی ٹیم کی حوصلہ افزائی کے لیے اس میچ میں شرکت کی اپیل کی۔ ایشین گیمز کے لیے بھارتی ٹیم کے ساتھ بائیں ہاتھ کے اسپن باؤلنگ آل راؤنڈر وکی اوستوال، تیز گیند باز ریسک سلام اور کارتک تیاگی نیٹ بولرز کے طور پر جاپان جائیں گے۔ تینوں کے پاسپورٹ اور ویزا سے متعلق رسمی کارروائی جاری ہے۔ امید ہے کہ یہ تینوں کھلاڑی 19 ستمبر کو نئی دہلی سے بھارتی ٹیم کے ساتھ ٹوکیو کے لیے روانہ ہوں گے۔ بی سی سی آئی کے ایک ذرائع نے بتایا کہ ان تینوں کھلاڑیوں کی پیش رفت پر سینٹر آف ایکسی لینس کے کرکٹ ہیڈ وی وی ایس لکشمن قریبی نظر رکھے ہوئے ہیں، جو ایشین گیمز میں بھارتی ٹیم کے ہیڈ کوچ بھی ہوں گے۔ ذرائع کے مطابق بھارتی بلے بازوں کو گیند بازی کرنے اور ایک کثیر کھیلوں کے مقابلے کا تجربہ حاصل کرنے سے ان کھلاڑیوں کو قیمتی تجربہ اور ایکسپوژر ملے گا۔ میچ کی تاریخ اور وقت: یہ میچ 22 ستمبر 2026 کو ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 9:30 بجے کھیلا جائے گا۔ کپ کا نام: یہ میچ 'سوزوکی کپ' (Suzuki Cup) کے ہیز تلے کھیلا جائے گا۔ خاص موقع: یہ مقابلہ بھارت اور جاپان کے مابین سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل ہونے کے جشن اور دونوں ممالک کے وزرائے اعظم کے درمیان طے پانے والے اسپورٹ 75 (Sport 75) اقدام کے آغاز کے طور پر کھیلا جا رہا ہے۔ ایشیائی کھیل 2026 کی تیاری: یہ میچ بھارتی ٹیم کے لیے آچی ناگویا (جاپان) میں ہونے والے ایشیائی کھیلوں سے قبل وہاں کے ماحول سے ہم آہنگ ہونے کا ایک بہترین موقع ثابت ہوگا۔ بی سی سی آئی کے مطابق، یہ اقدام کرکٹ کو روایتی خطوں سے باہر نکالنے اور جاپان سمیت مشرقی ایشیا میں اس کھیل کو فروغ دینے کی عالمی ذمہ داری کا حصہ ہے۔ اہمیت: یہ پہلا موقع ہوگا جب جاپان کی ٹیم مردوں کی بین الاقوامی کرکٹ میں آئی سی سی (ICC) کے کسی فل ممبر ملک کا سامنا کرے گی۔ اس کے علاوہ یہ میچ دونوں ٹیموں کے لیے ایشیائی کھیل 2026 کی تیاریوں کا ایک اہم حصہ بھی ہے۔